مثنوی نیرنگ خیال - از - محمد مرتضیٰ عاشق

مطبع شام اودھ

۱۲۹۹ھ

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

درین آوان سعادت اقتران بفضل ایزد متعال مثنوی عدیم المثال موسوم بہ

نیرنگ خیال

۱۲۹۹ھ

حسب فرمایش مصنف ممدوح الاوصاف بحسن اہتمام کارپردازان مطبع

در مطبع شاہد ادوا واقع لکھنؤ محلہ وزیر گنج زیور طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای رنگ طراز نقش ہستے — ای جلوہ فروز اوج و پستے

ہر شی مین عیان ہی نور تیرا — کس جا پہ نہین ظہور تیرا

موقوف ہی مہر و ماہ پر کیا — پرتو ہے ترا ہی ذرّا ذرّا

اصل ایک ہی جسکی ہین یہ دو روپ — جو چاندنی شب کی دن کی وہ دھوپ

ہی نار مین سوز نور مین ضو — شعلہ کی چمک چراغ کی لو

آنکھون مین ہی بس ترا ہی جلوا — گویائی زبان کی تو ہے گویا

یان عقل کو یہ گمان ہے بس — جو کچھ ہی وہ تیری شان ہی بس

بلبل کی صدا نہ گل کی بو ہے — سب کچھ نہین کچھ جو ہی سو تو ہے

ملتا نہین یون تو جستجو سے — ہے پاس مگر رگ گلو سے

[illegible]ا یہ کمال عقل ہے گم — تو سب مین ہی کہتی سب یہان ہم تم

کچھ گھر ترا لا مکان نہین ہے — صدقے ترے تو کہان نہین ہے

جسطرح جسے چاہے دیکھے سیر — دہو کی جگہ ہی کعبہ و دیر

جھگڑی ہی یہ کفر و دین کی ہین سب — کچھ اوس سے غرض نہ اس سے مطلب

دشمن ہی جو ہو خلاف ای دوست — الحق سچ بات ہی ہمہ اوست

عاشق یہ نہین کلام کے جا — بیہوش نہو بہک نہ اتنا

آئے نہ زبان پر کچھ خبردار — منصور یہان ہے قابل دار

تمہید مناجات و نعت سرور کائنات ختم الرسل مختار جز و کل محبوب خدا شہنشاہ دوسرا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و علے آلہ و صحابہ اجمعین

ای ساقی دستگیر ہشیار — اب رخصت ہوش ہی خبردار

غل صلِ علےٰ کا چار سو ہی — اب آج کچھ اور گفتگو ہی

معلوم ہی تجکو لاگ دل کی — بھڑکی ہوئی ہی یہ آگ دل کی

سامان ہین یہ سبکی سب خدا ساز — قصہ ہو وردِ دل کا آغاز

مطلب کی طلب مین دیر کیا ہی — ہان ہان دمِ عرض مدعا ہی

یارب مجھی محوِ عشق کردے — یارب مری آہ مین اثر دے

یارب دلِ پرجنون عطا کر — ہر اشک کو رنگِ خون عطا کر

وہ دل کہ بھری ہون جسمین ارمان — وہ دل کہ مری طرح پریشان

وہ دل کہ رہے ہمیشہ رنجور — وہ دل کہ ہزار ون جسمین ناسور

وہ دل کہ ہو پایمال صد غم — وہ دل کہ بسانِ زلف برہم
وہ دل کہ ہو جسکو عشق کا جوش — وہ دل کہ ہمیشہ خود فراموش
وہ دل کہ ہو ابتدا سی مردہ — وہ دل کہ ہزار نیش خوردہ
وہ دل جسی جان ہو نہ پیاری — وہ دل کہ ہو زندگی سی عاری
وہ دل کہ شراب عشق سی چور — وہ دل کہ ہمیشہ غم سی مسرور
وہ دل کہ ہو مستِ جامِ الفت — وہ دل جسی رنج سی ہو راحت
بہاتا ہو جسی قلق جیون سے — بیتاب رہے تسلیون سے
وہ دل کہ ہو درد کا جو مسکن — وہ درد کہ چارہ گر سے بدظن
ہو جسکی مراد نامرادے — سمجھی غمِ دہر کو جو شادے
جو لالہ و گل کو داغ جانے — جنگل کو جو سبز باغ جانے
شادی سی رہی ہمیشہ دلتنگ — ہو جسکو خوشی کا نام ہی ننگ
جو عیش سی بد دماغ وہ دل — جو رنج سی باغ باغ وہ دل
کسواسطی مین یہ چاہتا ہون — بس تیری حبیب پر فدا ہون
محبوب کی اپنی دی محبت — جبتک ہی یہ دم رہی محبت
بیخود ہون یہ الفت نبیؐ سے — مطلب ہی رہی نہ پہر کسی سے
الفت کا نہ چھٹنے پائے پیشہ — دیوانہ بنا رہون ہمیشہ
باقی رہی دم مین جب تلک دم — اِس غم کی سوا نہو کوئی غم
دلدادۂ نامِ پاک کردے — آخر اوسی در کی خاک کردے
حاصل رہی عمر بہر سے سیر — اس عشق مین خاتمہ ہو بالخیر

پونچھین جو لحد مین بھی نکیرین
دیدون یہ جواب ہو کی بیچین

دیوانۂ دل فریفتہ ہون
محبوبِ خدا کا شیفتہ ہون

اور حشر کی دن بھی جب جگائین
سرشارِ شرابِ شوق پائین

مستانہ کلام ہو زبان پر
ہردم وہی نام ہو زبان پر

دیدار کا جب مزا اوٹھاؤن
اشعار یہی زبان پہ لاؤن

سردفترِ مرسلان محمدؐ
شاہنشہِ دوجہان محمدؐ

ای نورِ چراغِ بینشِ خلق
وی باعثِ آفرینشِ خلق

ای آئینہ دارِ حق نمائے
وی نائبِ منصبِ خدائے

مطلوبِ خدا ای انس و جانی
محبوبِ حبیبِ دوجہانی

کیونکر نہ کہون کہ تو خدا ہے
دراصل ہی ایک پر جدا ہے

ساماں ہی یہ تیری دم کا سارا
پیارا کیسا خدا کا پیارا

مطلب کوئی اسکا سمجھی کیا خاک
لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

رتبہ یہ کسیکو کب ملا ہے
محبوب کوئی تری سوا ہے

پایا تجھے جسنے حق کو پایا
سایہ ہے ترا خدا کا سایا

ہون تجھپہ فدا مری دل و جان
پیارے تری آل پر سی قربان

اصحاب تری جو ہین حق آگاہ
راضے جنسے ہوا ہی اللہ

خاصانِ خدا ہین وہ مقرر
صلوات و سلام اون سبھون پر

بلند پایگی خامہ بمدح جناب ہلال رکاب خورشید جاہ فلک بارگاہ

دارا سطوت سکندر صولت عدل گستر و یکتای زمن حضور فیض گنجور
جناب میر محبوب علی بادشاہ نظام حیدرآباد دکن دام اقبالہم و ملکہم

پھرتی ہی ہوا کا رخ پھرا ہون
اساقے سابے پکارتا ہون

یہ موج ہوا کے زور پر بل
گھنگھور گھری ہوئی یہ بادل

برسات کی فصل مینہ کی بوچھار
ترسین مینوش کب تلک یار

لا جامِ شراب پر ٹکانے
اوٹھی ہین گھٹائین کالی کالے

ڈہلکا خمِ سے کہین خدا را
سوکھے گھاٹون نہوا وتارا

کیا بات ہی فیض عام کردے
اب آج تو اپنا نام کردے

ہو بحرِ کرم کا اسقدر جوش
بیہوش پڑی ہوی ہون مینوش

مطلب اتنا ہی ہُن مری جان
ہوتا ہون مین اوسکا اب ثناخوان

جو ساری خدائی مین ہی یکتا
ممکن نہین جسکا مثل حاشا

اظہار جو نام کا ہے منظور
اور تنگی بحر سی ہون مجبور

ہمت کو کرون ذرا ادہر صرف
ہر شعر کی ابتدا اسی لون حرف

ہی بات کی بات اور نئی ہے
یکتائی کی اک دلیل بھی ہے

آغازِ نامۂ نامی

عالم مین رہے اسکے آباد
فرمان فرمای حیدرآباد

اللہ و نبی ہون اسکی حامی
حکام جہان کرین غلامی

لطف و کرمِ شہِ حجاز سے
ہر دم ہون معین شاہ غازے

یاور سلطان لافتے ہو
سایہ حسنین پاک کا ہو

جم جاہ فلک جناب ذیشان
سلطان جہان وجان سلطان

نام آور ونامدار عالم
یون کہیے کہ یادگار عالم

اب طول سخن ہی لاوبالے
وہ کون کہ بندگان عالے

بے مثل جو بان سے ہے سراپا
اللہ کے شان سے ہے سراپا

وہ لوح جبین وہ چہری کا نور
ماشاءاللہ چشم بد دور

اعجاز ہے ہر سخن کرامات
مقبول خدا ہی جو کہی بات

لازم ہوئی اوسکی مدح گوئی
ہمسر نہین جسکا آج کوئی

افضال خدا رہی شب و روز
ہر شب شب قدر روز نوروز

خالق سہی اب اتنی التجا ہے
ہر لحظہ خدا سے یہ دعا ہے

طالع رہین اسکی بر سر اوج
یہ تاج شہے ہو افسر اوج

اس رتبے کا اب کوئی نہین شاہ
ہی اسکا مطیع ہو کہین شاہ

بس دم سی ہی اسکی بادشاہی
سکہ ہو یہ مہ سے تا بماہی

حق بات کی کہنی مین ہی کیا ڈر
اب آج جہان مین اس سی بڑہ کر

ضمنا بھی کوئی کہے تو بیجا
دیکھا نہ سنا نہ ہے نہوگا

وہ رعب وہ داب ہی خداداد
آئے جسی دیکھکر خدا یاد

رتبے کا مفتخر ہی اک زمانہ
کونین مین ہی غرض یگانہ

مقبول خدا ہی میر احمد وح
کیا جانیے کیا ہی میر احمد وح

یارای سخن یہان نہین ہی
یہ ذکر کہان کہان نہین ہی

رہتا ہی ابسے کا ذکر سبکو
رہ رہ کے ہی اسکے فکر سبکو

محبوب لقب ہی مصطفےٰ کا
پیارا معشوق ہی خدا کا

حیدر داماد اور وصی ہی
پس بعد نبی علی علی ہی

بی شبہ کچھ اسمین شک نہین ہے
مثل اسکا فلک تلک نہین ہے

وہم بشری ہی منزلون دور
ہین شان خدا حضور پُر نور

بس بس کہین بڑھ نجائی یہ بات
یہ ذات ہی مجمع کمالات

علم ایسا کہ عالم اوسکو مانین
عقل ایسی کہ عقل کل ہی جانین

لی نام اگر کوئی تجہر دم
دن بہر نہین عمر بہر نہو غم

یہ شوکت و شان و حشمت و فر
اس عہد مین کسکو ہی میسر

بی شبہہ و شک ہے یہ شہنشاہ
سلطان جہان خلیفۃ اللہ

اس مدح کو لائی منہ کہان سے
یہ وصف ادا ہون کس زبان سے

دیندار و خدا پرست و باداد
اس سن مین یہ بات ہی خداداد

شایان ہی اسی کو تاجداری
رونق ہی اسی کی دم سی ساری

اسوقت فلک جناب ہی یہ
اس دور مین آفتاب ہی یہ

ہون تابع حکم اسکی محکوم
شاہنشہ روس و قیصر روم

دنیا مین رہی یہ شاد و آباد
دشمن پامال دوست دلشاد

آباد ہی دہر اسکی دم سے
رونق ہی اسی کی دم قدم سے

معشوق خدا کا ہی یہ عاشق
محبوب کا ہی محب صادق

اللہ رہے سدا نگہبان
اقبال و ظفر مطیع فرمان

قائم رہے تا بدور ہستے | با امن و امان و تندرستے
با حشمت و جاہ و بخت و اقبال | زندہ یہ رہے ہزارہا سال
اور ہو یہ شمار کا قرینہ | دو لاکھ برس کا اک مہینہ
لاکھون برس ایسی ہی گذر کر | عالم مین رہے یہ سایہ گستر
ہان ختم دعا ہوا بہ تمکین | آمین آمین ثم آمین
اک اک کی زبان پہ ہی یہ مذکور | ایسے بھی بشر ہین چشم بد دور
وہ رعب وہ داب وہ شجاعت | وہ خلق وہ حلم وہ سخاوت
اپنے اسکے کو جسکا اقرار | یکسان دست کرم گہر بار
نام آورونا مدارونامے | فخر اوسکی سمجھتے ہین غلامے
بخشش حد بیان سے ہی افزون | اقبال کا اوج کیا بتاؤن
کیخسرو نامور سے بہتر | اس شہ کے ہزارہا ہین چاکر
ہمشکل حسین جسری بہادر | دریاے کرم کانے بہادر
لاکھون مین ذہین ایسا خوشگو | عیان ہو تو مان جاے اسکو
نازم بخداے قادر پاک | کین گوہرے آفریدہ از خاک
خوش شعر و خوش نو فہیم و دانا | مداح ہے جسکا اک زمانا
یون کہنے کو عالم اور بہی ہین | پر جیسی کہ یہ ہین ایسے ہی ہین
انسان کہے مگر سکت کیا | کوزے مین سما سکا ہی دریا
عاشق اسوقت تم کہان ہی | توبہ کر کسکا مدح خوان ہی
کر ختم دعا یہ طول مطلب | آمین کہین ہم تو ہاتھ اوٹھا اب

یارب بہ تصدقِ محمدؐ — یارب بپے روحِ پاک احمدؐ
ای کُل کے مراد دینی والی — صدقے مین نبیؐ کی اور علیؑ کی
اس رتبی پہ ہووی یہ جہاندار — جمشید ہو جسکا ہر مکاندار
ممدوح کی عمر ہو ہزاری — خطبون مین رہی یہ نام جاری
دنیا رہی جب تلک یہ دم ہو — دولت ہر دم تہِ قدم ہو
ہر وقت رہے بصد مسرت — شادان خندان بجاہ و حشمت

سببِ تالیفِ مثنوی نیرنگِ خیال و عذرِ تقصیر بخدمتِ جملہ اہل کمال

ہر سو ہی تری پکار ساقے — لی آگئے پھر بہار ساقے
بدلی بالکل ہوا کی صورت — زورون یہ ہی اب خدا کی رحمت
امید نہ تھی یہ تیری دم سے — اس وقت ملے نہ آنکھ ہم سے
کس فکر مین چپ ہی تو مری جان — آدیکھ یہ قدرتی ہی سامان
مجبور ہوئی تو ہاتھ پھیلای — بی مانگی کبھی ندی ہمین ہای
لی سُن تجھی اک بیان سنائین — گذری ہوئی داستان سنائین
مدت سی یہ قصد تھا ہمارا — قصہ کوئی نظم ہو تو اچھا
پھر آتے تھے یہ بھی دہیان اکثر — سودائی ہی کچھ خدا خدا کر
اگلا وہ گذر گیا زمانا — توبہ یہ زبان پہ بھی نہ لانا
کیا کہتا ہی یہ خدا بچائے — شاعر نہو گھاس کھود کھائے
دنیا ہی کا اور ڈھنگ ہی اب — یہ نام بھی لو تو ننگ ہی اب

بالفرض کہا بھی کچھ تو بیکار — اس جنس ہی کا نہین خریدار
کہنے کو کہو کوئی سُنے گا — خالی کوئے داد بھی نہ دیگا
لکچر ہی نہ ہی کوئی یہ اپیچ — بکنے کو پڑے بکا کرو ہیچ
اس عہد کے دور اور کچھ ہین — اب باتین ہین اور اور کچھ ہین
بالکل وہ بدل گئی خیالات — اب عیب ہین اگلی سب کمالات
یہ بھی نہ سہی تو کیا پڑی ہے — یان پیٹ کی فکر ہر گھڑی ہے
اس کام مین ہی یہی تو مشکل — بگڑا ہوا مانتا نہین دل
ظالم نے کہا مرا نہ مانا — کچھ خاک نہ چل سکا بہانا
کی لاکھ طرح زمانہ سازے — کچھ پیش گئی نہ فقرہ بازے
اصرار اسے یہ تھا بہ تکرار — کیا کہتی ہو عذر سب ہین بیکار
محنت کبھی رایگان نہین ہی — کیا اب کوئی قدردان نہین ہی
ہم کہتی ہین وہم کی دوا کیا — بیکار کو ٹالتے ہو کیا کیا
اِسبات کا ہو جواب ارشاد — کیا کم ہی نظامِ حیدرآباد
جو قدرشناس چشم بد دور — اب آج خدائی مین ہی مشہور
خود کامل و قدردان کامل — معقول تم اب بھی ہو نہ قائل
اوسوقت جہی بھی جوش آیا — مطلب کی سنی تو ہوش آیا
فوراً اوسی وقت جی مین ٹھانی — لکھون سپے نذر اک کہانی
حیرت کی شبیہ تھا جو قصّا — نیرنگ خیال نام رکھا
تدبیر تو خوب ہاتھ آئے — تقدیر اگر گرہی رسائے

اب اسکی صلہ مین مال و زر لو	دامن چلو ہو تیون سی بھر لو

التماس بخدمت شعرا

اب اک شعرا سی بھی غرض ہے	مدت سی یہ عارضی مرض ہے
شاعر نہین نکتہ دان نہین مین	کامل نہین خوش بیان نہین مین
سچ ہی جانین اسے سخنور	ہر بیت مری ہی عیب کا گھر
پھر چاہی فقط یہ دل لگے کا	دعوی نہین مجکو شاعری کا
کیا وجہ یہ فن بہت ہی باریک	کہتا ہون قسم سی میری نزدیک
واللہ یہ کام ہے وہ مشکل	ہوتا نہین سو برس مین حاصل
دشوار بہت ہے یہ طریقہ	تو یہ مجھی اسمین کیا سلیقہ
اس بات کو چاہیی فراغت	ہو فکر جو فکر سی ہو فرصت
اک عیب یہ اور اسمین ہی سخت	بی دل کی لگاؤ کے یہ کمبخت
پھیکا بالکل ہی بی مزا ہے	شیرینی ہی یہ کچھ نہ ذائقا ہے
دکھ پائی کی شعر جب سنی ہین	جو فقرے ہین سب جلی بھنی ہین
اوروں کی بات جیت ہی سست	مضمون آمد کی ہوتی ہین چست
باتین کہین اسکی یہ ساری	ہم کیا اور نظم کیا ہماری
آغاز بیان کا وقت آیا	انجام بخیر ہو خدایا

آغاز داستان جہاندار شاہ کی گھر مین شاہ عالم کی ولادت کا بیان صفت اسکی حسن و جمال کی اور خود پسندی اوس نونہال کی

ساقی تری صدقے پہر پلا دی
جام مے لالہ رنگ لادی

چُلّو بہر دے کے اسمین تاخیر
کچھ جرم خطا گناہ تقصیر

لا جام شراب ناب اوٹھالا
اللہ ہے عفو کرنے والا

صدقے تری چاہتا ہی یہ جی
گردش مین ہو ساغر صبوحی

دی جام یہ جام ارغوانی
لی تجہسی کہین نئی کہانی

ہی راست و دروغ سی وہ آگاہ
کہتے ہین کہ ایک تہا شہنشاہ

لکھتا ہے زمانہ دادگستر
عادل خوشرو سخی دلاور

شاہون کا جو شاہ تہا وہ جمجاہ
اس سی لقب اوسکا تہا جہاندار

سرسبزی ملک تہی خدا داد
اور پایۂ تخت نزہت آباد

افضال خدا سی سبطرح اوج
تعداد و شمار سی سوا فوج

اللہ اللہ ری کارخانی
برسون کی بہری ہوئی خزانی

ونرات برس رہا زر و سیم
حاصل مین خراج ہفت اقلیم

اولاد کی لیکن آرزو تھے
دن رات اسی کی جستجو تھے

باری خالق نے رحم کہایا
نخل امید بار لایا

طالع ہوا مہر برج اقبال
خورشید جمال ماہ تمثال

کہنے ہی کو تہا وہ آدمی زاد
نقشے مین بعینہ پری زاد

صورت کی وہ شکل چشم بددور
زیبا ہی جو صدقے کیجیے حور

چہری سی خدا کی شان ظاہر
اقبال کی سب نشان ظاہر

منہ مانگی مراد جب یہ پائے
شادی بڑی دہوم سی رچائی

ایسا ہوا جشن اوس چھٹی کا — ابتک نہ سنا کبھی نہ دیکھا
کیا کیجئے اوس خوشی کا مذکور — ہے طول مین اختصار منظور
وہ شاہ جہان پناہِ عالم — مشہور ہوا بہ شاہ عالم
وہ مالکِ ملک و وارثِ تخت — وہ صاحبِ جاہ و حشمت و بخت
پروان چڑھا سلامتی سے — مکتب بھی ہوا ہنسی خوشی سے
عالم فاضل ادیب دانا — حاضر ہوئی دست بستہ اون جا
پڑھنے لکھنے غرض لگا وہ — پہلی ہی سے ہونہار تھا وہ
اللہ رے کمالِ عقلِ کامل — چندی مین ہوا فراغ حاصل
ہر علم مین کمسنی ہی سی طاق — جسکام مین پوچھیے وہ مشاق
آغاز پہ جب شباب آیا — وہ نامِ خدا جوان نکلا
جرات مین زبان زدِ زمانہ — صورت مین شکل مین یگانہ
رستم سے زیادہ زورِ بازو — اور اوس پہ فروتنی کی خو بو
وہ ذہن رسا وہ فہم کا ڈھنگ — بقراط کی عقل جس جگہ دنگ
جب فضل خدا سی وہ فلک قدر — بڑھ بڑھ کی ہوا ہلال سی بدر
کرنی لگا کاروبار شاہی — تفویض ہوئی جہان پناہی
اوس سن مین وہ صاحبِ فراست — تھامی تھا باپ کی ریاست
کہتی ہین مگر وہ غیرتِ حور — تھا حسن شباب پر یہ مغرور
کچھ ایسی چڑھی تھی اوس قمر کو — ہنستا تھا سدا زمانے بھر کو
انسان سی تو آنکھ کیا ملائے — خاطر مین پری کو بھی نہ لائے

شادی کا کبھی جو ذکر آتا — کس طرح مذاق مین اوڑاتا
دیکھی ہی اگر کسی کی تصویر — کہتا تہا یہی وہ مہر تنویر
سب آدمی ہین خدا کی بندی — اور یون تو جو پوچہتی ہو مجہسی
کیندڑا ہی زمانی سی نیا ہے — شکل اسکی ہی کیا یہ کیا بلا ہے
ماشاء اللہ اور دیکھو — چتون تو ذرا بغور دیکھو
توبہ بڑی بول سی ہی توبا — منہ دیکھیے اسکا میرا تلوا
ہوتا جو کوئی حسین مقابل — کہتا وہ نہین یہ میری قابل
ہنستا ہی تہا صبح و شام سب کو — رکہتا تہا ہزارون نام سب کو
اکثر کہتا تہا یہ سبھی وہ گل — سناٹا خدائی مین ہی بالکل
دنیا ہی مین مہ جبین ندیکھا — معشوق کوئی حسین ندیکھا
باقی کسی گل کی اب نہین بو — سب مرگئی جسقدر تہی خوشرو
باتین ہین پرانی سب خیالی — اب حسن سی ہی زمانہ خالی
یون کہیے آسمان زمین ایک — بیمثل غرض حسین نہین ایک
اک بات یہ سب سی بڑہ کی تہی ہاے — چرچا کہین عشق کا جو سن پایے
گہڑیون ہنستا تہا اوس بیان سی — کہتا تہا یہ قہقہی لگا کے
کچھ خبط ہوا ہی عشق کیا ہے — یہ بہی کہو اک ڈہکوسلا ہے
سودا ہی جنون ہوا ہی تمکو — الفت کوئی شی ہی خیر مانگو
اقسام جنون ہزار ہا ہین — یہ لوگ مرض مین مبتلا ہین
دیکھو تو کوئی کتاب حکمت — وحشت کا ہی روگ یا محبت

باقی نہین گو رواج اِسکا لازم ہی کرین علاج اسکا
یہ بھی نہین جانی وہ ہنسی کو دیکھا ہی بچشم خود کسی کو
یا یہ کہ سُنے سُنائے مذکور باتین ہین وہ سب قیاس سی دور
لیلی مجنون کی قصہ خوانی طوسطے مینا کی ہی کہانی
اور ہمتو غلط ہِی جانین کچھ ہو بی دیکھی کبھی نہ مانین کچھ ہو
چُپ رہتی تھی پاس رہنی والی کہہ بھی اوٹھتی تھی کہنی والی
آمنّا جُو کہا بجا ہے طاقت ہمین بولنی کی کیا ہی
کس مُنہ سی وہ لکھی آپ کی بات اعجاز ہی ہر سخن کرامات
ہر چند خلافِ داب ہی یہ دنیا مین مگر عذاب ہی یہ
خالق نہ کری کسی پہ دل آ ہی وہ ساعتِ بد خدا نہ دکھلای
کیا عرض کرین جناب عالی کیفیتِ عشق ہے نرالی
کیا کیا حکمانے زور مارے بیمار کبھے بچے نہ اسکے
الفت کو جنون کہین کہ سودا اچھا ہوتے کوئے نہ دیکھا
عیسی بھی فلک سی گر اوتر آئین اپنا مُنہ لیکی صاف رہ جائین
افلاطون ومن بخود ہین ہے بقراط کا دسترس نہین ہے
جز شربت وصل اسکا نسخا ممکن نہ ہوا نہ ہمنے دیکھا
افسانے قیس و کوہکن کے جھوٹے ہی سہی پہ یہ تو سنیئے
دیکھی ہین بچشم خود وہ نیرنگ ہو عقل فرشتون کی جہان دنگ
بھید اسکی سمجہ نہین کسکی آئے بات اتنی ہی بس خدا بچائے

سب سُنکے وہ دشمن مروت
ناواقف کو جستۂ محبت

اکثر تو ہنسی مین ٹالتا تھا
گہ طنز سے یہ جواب دیتا

سچ بات مین کچھ برا نہ مانو
دیکھا ہے تو پھر یقین جانو

تائید کلام کی ہی بیکار
مجکو نہ یقین ہوگا زنہار

ہر شخص یہ بات جانتا ہی
بے دیکھی کوئی بھی مانتا ہی

شاہ عالم کا خواب مین دل آجانا اور وزیرزادے کا سمجھانا ضبط عشق سے آہ وزاری دل ہی دل مین بیقراری کیفیت اوس انتشار کی اور حکما کی راے سے روانگی شکار کی

ساقی اتری صدقے جلد لا جام
کیا دیر ہی اب ہمین پلا جام

دکھلا بنت العنب کی تصویر
تاخیر کی حد ہی اتنی تاخیر

کچھ بھی تجھی پاس ہی ہمارا
گذرے گا یونہین شباب سارا

کب تک مرےجان یہ دم دلاسے
اب شربت دید کی ہین پیاسے

گذری جاتی ہی رات ساری
لے عفو کر اب خطا ہماری

اک بات سُن اور ہمسی جانی
پی لین تو کہین مے ہی کہانی

ذکر آگے یہ قصہ مختصر ہی
اس طرح زبان خامہ پر ہی

اک رات وہ صاحب فراست
سرشار شراب کبر و نخوت

سوتا تھا کہ طرفہ خواب دیکھا
اک دلبر لاجواب دیکھا

کافر بت مہ جبین پری زاد
آئی جسی دیکھکر خدا یاد

سب کہتے ہین آفتاب محشر
یہ سیکڑون درجی اوس سی بہتر

مشہور ہی جو وہو ین کا بہی چاند
کیا اصل ہی اوسکی روبرو ماند

دیکہا تو غضب کا سامنا تہا
تہا قہر خدا وہ خواب کیا تہا

صرف ایک نظر کا تہا گنہگار
برچہی سی کلیجی کی ہوئی پار

کیا شکل نصیب نی دکہائی
بس آنکھ لڑی کہ آفت آئی

باتین تو بنائی تہین بہت سی
پر چوٹ بہی کہائی اس غضب کی

دل تہام کی رہ گیا وہ مضطر
جاتا رہا آپ سے تڑپ کر

سینے مین تپان تہی جان محزون
آنکھون سی روان تہا دمبدم خون

سرگرم نظارہ تہا کچھ ایسا
پلکون سی بلائین لی رہا تہا

صدقی ہو ہو کی گرد پہر کے
جہک جہک کی قدم پر اوسکی گر کے

تہی لب پہ سخن یہ وحشیانہ
ای وجہ ہلاکت زمانہ

میرا ابہی وہیان کیونکر آیا
تجکو مرے پاس کون لایا

یکتا ہی جہان حسین ایسا
حیرت ہے کہ مہ جبین ایسا

اس طرح کرم کری چلا آی
اب اور سوا تو کیا کہا جای

یان ہوش وحواس جو غلط ہین
یہ بندہ نوازیان فقط ہین

تہی وقف زبان ادہر یہ تقریر
خاموش ادہر وہ شکل تصویر

یان خواب مین اتنی دل لگی تہی
وان بجنی لگی سحر کی وردی

شہزادی کی اسمین کہل گئی آنکھ
دیکہا نہ اوسی تو بند کی آنکھ

اتنی ہی مین ہو گیا یہ مجنون
سمجہا نہ کہ خواب دیکہتا ہون

جب یون ہی نظر پڑی نہ وہ حور / مضطر ہوئی آپ چشم بد دور

ہر سمت کو دیکھ دیا کھ ناچار / ملتی ہوئی آنکھین اوٹھی اکبار

ہُشیار ذرا ہوئی تو سمجھے / کیا خوب یہ خواب دیکھتی تھے

لیکن سینے مین دم خفا سا / سنسان نظر مین گھر وہ سارا

تھا دل کے لگاو کا یہ ایما / ملجائے کہین وہ ماہ سیما

وحشت کا یہ ہر گھڑی اشارا / چھوڑو بھی یہ راج پاٹ سارا

ہاتھ اپنی پرائے سے اوٹھاو / جس طرح ہو اوسکو ڈھونڈہ لاؤ

کہتا کبھی خود ہی وہ پریرو / سودائے ہڑے ہوا ہی کچھ تو

ڈھونڈ ہین کسی جا کی کچھ پتا ہی / آخر یہ جنون نہین تو کیا ہی

ہوتی کبھی مشورت یہ جی سے / کہنی کی ہی بات یہ کسی سے

قسمت سی نیا قلق ہی درپیش / قہر درویش و جان درویش

سمجھاتا تھا لاکھ لاکھ جی کو / دیکھ اِسکے خبر نہو کسے کو

تو بہ کہین دل بھی مانتا ہے / سچ کہتے ہین عشق بد بلا ہے

جاتا ہی نہ تھا وہیان کمبخت / آفت مین پڑی تھی جان کمبخت

اِتنے مین وزیرزادہ آیا / سب قصۂ غم اوسے سُنایا

ہاتھون کو وہ جوڑ کر باداب / بولا کہ حضور ایسی ہی خواب

اکثر ہین غلام نی بھی دیکھے / کچھ ایک ہی دو نہین بہت سے

پھر اوسنے کہا کہ یہ تو بتلا / بیتابیِ دل کا ہی سبب کیا

رہ رہ کے ہی خود ہی مجکو حیرت / نازل ہوئی یہ کہان کی آفت

بیکار کو جان پر بنے ہے — مر جائیے بس یہی بنی ہے
کچھ تم سے زیادہ دنگ ہون مین — باتے ہی نہ دل تو کیا کرون مین
بتلاو نجات کی کوئی شکل — ہر وقت ہی روبرو وہی شکل
ہی پیشِ نظر وہی پریزاد — نہ یاد بحالِ خویش فریاد
بہتیرا دل سنبھالتا ہون — باتون مین وہ بات ٹالتا ہون
لیکن نہین دل سے غم نکلتا — کچھ بس ہی نہین ہمارا چلتا
رونا ہے کہ یہ ہنسی کی جا ہی — کیا مفت خدا کا غم ہوا ہی
ازبسکہ تھا مزاجدان وہ خوشخو — تقریر کا پا کے اور پہلو
کرنی لگا ذکر ادہر ادہر کے — باتون باتون مین کان بھر کے
پھر کہنے لگا حضور پر نور — میری نزدیک تو یہ مذکور
بالکل بیجا ہی محض بیکار — آئندہ جو کچھ رضای سرکار
تھا بسکہ فہیم شاہزادہ — کی اور نہ گفتگو زیادہ
اتنا تو کہا کہ سچ ہی یہ پند — ہین اسکی جواب مین ہوا بند
مہمل ہون نہ کچھ فضول ہون مین — ناحق حجت کو طول دون مین
کرتا ہون جو اپنی دلمین انصاف — سودا ہی جنون ہی خبط ہی صاف
اب جانی ہی دو یہ فکر کیا ہی — لاحول ولا یہ ذکر کیا ہی
یون کہنے کو منہ سے کہدی اک بات — لیکن وہی سوچ دلمین دن رات
ہر دم وہی غم الم وہی رنج — آٹھون پہر ایک ساشش و پنج
کہتا تھا سمجھے کہ یا اسے — بجبیر یہ سنئے پڑے تبا ہے

دنیا سے الگ یہ شعبدا ہے — شاید بڑی بول کی سزا ہے

وہ بھی تو نہین جو پیار کرتے — دن رات کسی حسین پہ مرتے

پھر جتنا وہ چاہتا ستاتا — جی بھر کے ہمارا دل جلاتا

دکھ درد و غم و الم اوٹھاتے — جتنی اوٹھتی ستم اوٹھاتے

رخصت کی جو صبح یاس ہوتی — آنی کی بھی شب کو آس ہوتی

فرقت مین ہزار رنج کھاتے — وصلت کی بھی تو مزی اوڑاتے

روتے کبھی زار زار روتے — آخر کبھی ہمکنار ہوتے

لڑتے ملتے سناتے سنتے — بیکار تو یون سڑی نہ بنتے

مانا کہ نہوتا دل کو آرام — آتے جاتے تو رہتی پیغام

کر لیتے کبھی تو پیار بھی خوب — امید کا انتظار بھی خوب

ظاہر مین نہ جب رسائی ہوتی — خفیہ ہی خبر منگائی ہوتی

دلبر کو اگر حجاب ہوتا — اور جان کو اضطراب ہوتا

سوجھی ہوتی کچھ اور تدبیر — کچھوا منگواتی اوسکی تصویر

تسکین کسی طرح دل کو دیتی — راہ اور کوئی نکال لیتی

سمجھاتے کبھی مزاج پاکر — دھمکاتے کہ جان دینگی تجھپر

اور یہ تو نئی طرح کی ہی سیر — کچھ اصل نہ جسکی ہی نہ سر پیر

پوچھی جو کوئی کہ ہی یہ کیا غم — بتلاؤ اوسی بتائین کیا ہم

بے نام و نشان کی چاہ کیا خوب — کیا بات ہی واہ واہ کیا خوب

یہ کہنی کمال کا ہی یہ عشق — آپ اپنی خیال کا ہی یہ عشق

ہین آپ ہی جلوۂ رخ یار — اور آپ ہی اوسکے محو دیدار
اپنی پہ ہوئی ہین آپ مفتون — لیلی ہین ہمین ہمین ہین مجنون
ناحق کا الم اسے تھے تو یہ — بیکار کا غم اسے تھے تو یہ
چہندی جو رہا یہ حال اوسکا — جی ہونے لگا نڈھال اوسکا
بڑھتے بڑھتے ہوا یہ انجام — سب راز نہان تہا طشت از بام
جنون سی رمیدگی ہویدا — آنکھون مین جنون صاف پیدا
آخر کو تو یہ ہوا خلاصا — وحشی کوئی جیسے اچھا خاصا
تھا پھر تو یہ شہر بھر مین شہرا — شہزادے کو ہی خلل جنون کا
افسوس یہ کم سنی یہ آزار — آغاز مین انتہا کا بیمار
مان باپ کا پوچھیے نہ عالم — پرسش حکما سے تھی یہ ہر دم
اک تم سی سوال ہی ہمارا — ہو جاتا ہی یہ مرض بھی اچھا
خود رفتگی اسکے دور ہو گی — اسکی تو دوا ضرور ہو گی
ایسا تو نہین یہ مہلک آزار — جلینی کی ہو شکل جس سی دشوار
اکثر تو ہوئے ہین رو بصحت — جاتا ہے مرض مگر بدقت
پر مرضی حق مین دخل کیا ہی — کام اپنی وہ خوب جانتا ہی
وہ کہتے تھے ای حضور والا — ارشاد یہ آپ کرتے ہین کیا
ہی فضل خدا جناب عالی — دو روز مین ہوتی ہی بحالی
ایسی کوئی فکر کی نہین جا — کل پرسون ہی دیکھ لیجیے گا
اک عرض حضور سی ہی لیکن — کیا معنی بہار کی ہین یہ دن

ہو حکم انہیں برای صحرا
انکے حق مین ہوا ی صحرا

ہر وقت ہی مفید بندہ پرور
اکسیر کی نسخی سے بھی بڑھ کر

فرمایا حضور نے پھر اچھا
بھجواؤ ابھی سے پیش خیما

تم بھی ہمراہ انکی سب جاؤ
جس طرح سی ہو دل انکا بہلاؤ

ٹھنڈہی مین شکار کھیلنی جائین
تفریح کی واسطے ہوا کھائین

ارشاد کے دیر تھی سویرے
نکلے سو دشت خیمی ڈیرے

تیاریاں کرکے جلد ساری
بس چوتھی ہی دن چلی سواری

ہمرہ صد ہا رفیق ہمراہ
جانباز بڑے بڑے ہوا خواہ

یونہی تو یہ پر فضا تھا وہ بن
دیکھا نہیں باغ کا یہ جوبن

اللہ رے موافقت ہوا کے
فرحت ہوئی ایسی انتہا کے

ساری وہ کلفتگی ہوئی دور
دو روز مین سب مرض تھا کافور

ہر چند علاج تھا یہ مشکل
بہلا تو بحال ہو گیا دل

اس خوشخبری کی ایک عرضی
فوراً شہ داد گر کو لکھی

شان اوسکی یہ اوسکی کارخانی
کیا جلد کرم کیا خدائی

زندہ رہین بادشاہ عالم
حضرت سی تو سرخرو ہوئی ہم

پائے حکما نے حسب توقیر
خلعت منصب خطاب جاگیر

صحرا کی فضا ہی تھی کچھ اچھی
دراصل بھی کچھ بہل گیا جی

سچ ہی شُدنی کہین ٹلی ہی
تقدیر سی پیش کب چلی ہی

انسان اسی جگہ ہے مجبور
ہوگا وہی جو اوسی ہی منظور

اک روز کا اتفاق تھا | شہزادہ شکار کھیلتا تھا
بس اتنے مین سامنے ہی آکے | پایا تو ہرن ایک چھم چھما کے
نکلا وہ کنوتیان بدل کر | یہ چوکڑیان بھرین اوچھل کر
جاتا رہا آپ سے یہ بے فن | بیچین ہوا شکار افگن
آئی یہی دل مین اوسکی اکبار | زندہ اسے کیجیے گرفتار
ڈپٹا وہین گھوڑے کو اوٹھایا | چلایا وزیر مین بھی آیا
ازبسکہ وہ بادپا تھا رہوار | تو یہ ہوا ساتھ دینا دشوار
گھوڑون پہ ہوا کی جاتا تھا آپ | بجلی کی چمک دکھاتا تھا اسپ
گرد پایا تو ہو گئے ہوا سرد | بوسے کے ہوس مین گئی گرد
بیچارہ وزیرزادہ مضطر | پھر آیا تھوڑی دور جاکر
دیکھی اوسی جا پہ راہ کچھ دیر | کیا جانی کہ ہی نصیب کا پھیر
اب اور بھی ساتھ والے آئے | دن چڑھنے لگا تو سٹ پٹائے
ہر شخص تلاش کو پھر آیا | ڈھونڈا ہر چند پہ نہ پایا
بہتیرا سب نے خاک اوڑائی | قسمت نے مگر نہ کی رسائی
تھک کر یہ کہا ہوئی جو بیدم | اب آچکی پھر کے شاہ عالم
یہ کیسی بدی تھی اتنی ذلت | دیکھین ابھی اور کیا ہو آفت
سنتے ہی کی دیر اک ذرا ہی | پھر قہر خدا کا سامنا ہی
باپ اوسکا بڑا ستم کرے گا | سبکو ابھی توپ دم کرے گا
ٹلتی نہین سچ ہی ناگہانی | کوشش کی لاکھ خاک چھانی

لیکن نہ ملا سراغ اوسکا
پلٹے لیے دل پہ داغ اوسکا

روتے ہوئے پیش شاہ جا کی
سب کہنے لگے یہ سر جھکا کے

حاضر ہین حضور ہین گنہگار
بی شبہہ سزا کی ہین سزاوار

سو پشت کی آبرو ڈبو آے
ہم آپ کی لاڈلی کو کھو آے

کچھ لطف رہا نہ زندگے کا
یہ داغ کلنگ کا ہے ٹیکا

بس سنتے ہی شاہ مین نہ تھا دم
سکتے سے سکوت کا تھا عالم

ہر چند تھی حد کی بیقراری
لیکن بکمال بردباری

فرمایا کہ خیر اوسکی مرضی
مجبور ہین جو خوشی خدا کی

ہر حال مین شکر ہی خدا کا
وہ مال اوسی کا تھا مجھی کیا

کہرام تھا پھر تو ساری گھر مین
ماتم سا پڑا تھا شہر بھر مین

ہر فرد بشر تھا غم سی مغموم
ہر سمت تھی آہ و نالہ کی دھوم

القصہ وہ شاہ غم کا مارا
بیٹھا اک گوشے مین اکیلا

بلواکے وزیر کو بصد غم
فرمایا کہ تارک اب ہوئی ہم

ہی ملک کا اختیار تجکو
سونپا سب کار و بار تجکو

تھا پاس ادب سی عذر معیوب
کی عرض بہت بجا بہت خوب

باقی اوس دن سی تھا فقط نام
کرتا تھا وزیر شاہ کا کام

بیان شاہزادی کا طلسم ساحرہ مین پہنچ جانا زندگی سی بی آس ہونا جادوگرنیون کی ملاقات طلسم کی عجائبات پھر آپس کی توڑ جوڑ سے

نجات پانی پھر ہرن کی عجائبات اور حکیم صاحب سی ملازمت ہو جانی

سن تو سہی ساقی پری رو — کیون ہمسے یہ برخلاف ہی تو
وہ کیا ہوئی دوستی کی دعوی — اسدم یہ دشمنی ہے ہمسے
پھیلائی ہین ہاتھ کب سی مجبور — ملتے نہین آنکھ چشم بد دور
تیور ہین کچھ اور پائی جاتی — یہ ڈھنگ ہمین نہین خوش آتی
خوش ہو کہ خفا ہو کچھ نہین غم — اپنے عالم مین مست ہین ہم
کچھ ڈر نہین اسکا ہمکو واللہ — بہلاوی کی اپنی سوچ لی راہ
یعنی کہین اگلی پھر کہانی — لوٹین خود لطف خوش بیانی
اب کہتا ہے آگی یون سخن گو — بہاگا وہ ہرن جو اک طرف کو
ناتجربہ کار یہ جہاندار — کہتا تہا البیلے پن سی ہر بار
چھوڑون گا نہ ساتھ تا بمقدور — جی چاہی یہ بہاگی کتنی ہی دور
مانا کہ ہوا ہے یہ مین بجلی — تو بہ کرو جان بچ سکی گی
لیکن وہ ہرن مزے دکھاتا — شہزادے کو چھچلیان کھلاتا
کرتا جاتا تہا سحر کا کام — یہ اوسکی رسیدگی کا تہا رام
کچھ دور تلک دکھا کی چھل بل — اکبار ہوا نظر سی اوجہل
آہو کو جسا منے نہ پایا — اب ہوش مین شاہزادہ آیا
ہاتھ آیا نہ کچھ تو پاؤن بہولی — کہوئی گئی چوکڑی وہ بہولی
اس فکر مین تہی یہ سوچتی تہی — لشکر کیا جانیے کب آئے

کیا حال بیان ہو اب وہان کا / لغزش مین ہی ناطقہ زبان کا

وہ دہوپ وہ لُو وہ دشت سنسان / وہ ریگ تپی ہوئی وہ میدان

اوٹھنا وہ بگولون کا ہوا سے / صرصر کے وہ گرم گرم جہونکے

یہ لُو کہ نکل رہا تھا لُو کا / سنسان وہ جا مقام ہو کا

تھی نام ہی چار کے کچھ اشجار / لیکن بالکل فضول بیکار

نے برگ و ثمر کچھ ایسے ویسے / تھوہر پیلو ببول جیسے

پھل کیسی خزان مین پھل نہی تھے / ساکھو شیشم تو جل رہی تھے

اوٹھتی تھی زمین سی وہ بخارات / تاری نظر آتی دن کو تھی رات

شبنم پہ پڑی تھی اُوس اوسجا / سبزہ کانٹون پہ لوٹتا تھا

دریا مین تھی موجزن شراری / لب خشک دکھاتی تھی کناری

طوفان عجیب تھے نمودار / اوڑتا تھا غبار تک دہوان دہار

وحشت بگڑی ہوئی کھڑی تھی / جنگل کی خوب بن پڑی تھی

پُرخوف و خطر تہا وہ بیابان / چُھٹ جائین بڑی بڑونکی اوسان

رستم بھی ہو گر تو رنگ فق ہو / روئین بدنون کا سینہ شق ہو

سناٹے ہوا کے وہ کہ ہول آئی / فولاد کا دل وہین پگھل جائی

اوٹھتی تھی نظر جو دائین بائین / آتی تھین درندون کی صدائین

ہر گام پہ جان کا ضرر تہا / جنگل کیا تہا قضا کا گھر تہا

اک پیڑ جو سایہ دار دیکھا / ٹھہرا وہین جاکے شاہزادا

لیکن بیزار زندگی سے / عاجز وہ غریب اپنی جی سے

مونس نہ جہان کوئی نہ غمخوار — بیچارہ بلا مین تہا گرفتار
اس سوچ مین تہا کمال دلگیر — اس خواب کی وہ نہین کیا ہو تعبیر
سمجھا یہ مین اپنی جی مین کیا تھا — آہو عنقا وہ کیا بلا تہا
اس دشت بلا مین یون اکیلی — ہم بہی اب جا شکار کہیلی
باقی نہین دوڑ دہوپ سی دم — رہوار ہلاک آپ بیدم
ساتھے بہی نہین کوئی اکیلا — دیکھون انجام کار ہو کیا
جرات سے ذرا جو کام لیتا — ڈہارس اس طرح دل کو دیتا
کچھ ڈر نہین سب ہی فکر بیکار — اللہ تو ہے مرا مددگار
مالک ہی وہ کوئی بات اوسکی — ہوتی نہین مصلحت سی خالی
اسمین بہی ہی کچھ ضرور حکمت — ہے رنج و الم کے بعد راحت
باتین یہی دل سی تہین کہ دیکھا — اک غول سوار پیدلون کا
پرچم تابان کھلی پہریرے — شاہانہ جلوس کس تزک سے
خوش لہجہ بہت نقیب طرار — برچھی بردار خاص بردار
اک تخت روان بہی ساتھ خالی — بنوٹ اوسکی بہی کچھ نرالی
آتی آتی سب اس تلک آئی — آداب قرینی سی بجا لائی
کی عرض جنہین حضور والا — تا حشر رہے یہ بول بالا
مالک جو یہان کا بادشاہ ہے — مشتاق بہت وہ آپ کا ہے
بہیجا ہی ہمین کہ سب کے جاؤ — مہمان کو ہماری جلد لے آؤ
حیران تہا بہت یہ مہر طلعت — کہتا تہا کہ واہ تیری قدرت

اس دشت مین اور یہ کارخانی — تو آپ ہی اپنی کھیل جانے
القصہ سوار ہوکے وہ گل — راہی ہوا وان سے باتجمل
کچھ دور چلا کہ طی تھی منزل — تھا شہر پناہ ہی مین داخل
دیکھا تو عجیب شہر آباد — رہنے والی ہین سب پریزاد
ساری ہین جواہرین عمارت — ایسی ہے جسے دیکھکر ہو حیرت
چوپڑ کا بہت وسیع بازار — دکانین سجی ہوئی طرحدار
مژدہ جو یہ دان کی شہ نے پایا — دروازے تک اوسکو لینے آیا
خوش خوش دونون ہوئے بغلگیر — صورت دیکھی تو جیسی تصویر
پھری سی عیان شباب کی دن — نوعمر بہت بہت ہی کم سن
حیران تھا جی مین شاہ عالم — کہتا تھا کہ اے الٰہ عالم
صحرا مین نئی بہار ہی یہ — کس ملک کا شہریار ہی یہ
اس دشت مین اور یہ شان و شوکت — اس سن مین یہ خلق یہ مروت
صورت سے مری نہین شناسا — اوسپر یہ تپاک عشق کا سا
رہنا نہ اسے کہین کا بھایا — اس دشت مین آکے گھر بنایا
ایسا تو سنا نہین کوئی شاہ — ہون جسکی ہتی سے ہم نہ آگاہ
ظاہر مین قریب یان سے ہی شہر — واقف نہون اس سے پھر یہ کیا قہر
ایسے ہی خیال کرکے جی سے — چاہا کہ کچھ اوس قمر سے پوچھے
خود رفتہ ہوا کچھ ایسا وہ گل — تھی بات وہ سہو مجو بالکل
غفلت کی پڑی سمجھ پہ پردی — ہونے لگے ذکر ادھر ادھر کی

خاصہ اتنے مین لوگ لائے
کھانے دونون نے ملکی کھائے

جب اس سے بھی فراغ پایا
شہزادہ یہ تب زبان پہ لایا

کس منہ سے ہون آپکا ثناخوان
واللہ نہ بھولے گا یہ احسان

اِس غربت مین یہ مہربانے
ہی لطف عمیم و قدردانے

آوارہ نصیب کے یہ خاطر
بس شکر مین ہی زبان قاصر

کہتا تھا جواب مین وہ خوشخو
شرمندہ تو کیجیے نہ مجکو

ہم کسکی ہین اور یہ گھر ہی کسکا
جو کچھ ہے سب آپکا ہی صدقا

آئی جو یہان تلک سواری
عزت افزائی کی ہماری

ہمصورتون مین بڑھائی عزت
خادم سے ہوئی نہ کچھ بھی خدمت

دونون مین غرض یہ خوش بیانے
تھی شستہ طلاقت لسانے

رات آگئی اسمین جب زیادہ
خود کہنے لگا وہ شاہزادہ

باقی ہی اب ایک عرض میری
گر ہو نہ خلافِ طبع عالی

آرام ذرا حضور فرمائین
نیند آئی ہی ہم بھی پانون پھیلائین

دن بھر کا تباہ تھا وہ غمکوش
لیٹا تو رہا نہ جان کا ہوش

پہلی تو تھکا تھا خوب سویا
آہٹ سے قریب صبح چونکا

دیکھا تو بغل مین وہ پری ہی
خورشید سے جسکو برتری ہی

سمجھا کوئے اور مہ جبین ہے
دیکھا تو نہین وہی حسین ہے

حیران ہوا کمال ششدر
پوچھا کہ بتا تو او ستمگر

پھر روپ ترا وہ دن کو کیا تھا
وہم کا ہی فقط ہمین دیا تھا

بولی وہ گلے لپٹ کے اکبار — کرلینے دو اب ذرا مجھے پیار
ہر وقت کا مقتضا یہی جانی — اب صبح کہین گی یہ کہانی
کوتاہ بہت ہی وصل کی رات — دو ہی باتون مین کٹ گئی رات
نکلے بھی نہ خوب دل کی ارمان — اِتنے مین سحر ہوئی نمایان
دونون خلوت سی باہر آئے — بیٹھے تو وہ ذکر شب کی نکلے
کہنے لگی ہنس کی وہ سخن ساز — کل دن کی حجاب مین تھا اک راز
شہزادے سنو تم اب مرا حال — سچ سچ پوچھو تو ہی یہ احوال
مین دختر شاہِ جن ہون اے شاہ — برسون ہوئی دیکھتی تری راہ
ہوتا تھا محل مین بھی گذر روز — دیکھ آتی تھی آپ جا کے ہر روز
موقع سے مگر نہ ہاتھ آیا — تنہا تجھکو کبھی نہ پایا
جب بہرِ شکار آگیا تو — خود لینے گئی مین بن کی آہو
باری تقدیر کی بھلائی — یہ دولت لازوال پائی
تھی کسکو نصیب سی یہ امید — خوش اس سی ہون کل ہی ہی مجھے عید
ساری ہی یہ سرگذشت جانی — لو کہہ چکی اپنے سب کہانی
یہ کہکے کہا اری کوئی جای — دلبر کو ذرا یہان بلا لای
پوچھا اسنی کہ شاہزادی — تعریف تو کیجیے کچھ انکی
بولی وہ شریر مسکرا کر — یہ میری وزیر کی ہی دختر
داخل صحبت مین اب ہوئی وہ — پر اوسکے لیے غضب ہوئی وہ
ٹلتی نہین بات ہونے والی — کہتی ہین وہ جوڑی دار اوسکی

عاشق ہوئی خود بھی اوس حسین پر
پر خوف کی ماری دم بخود تھے
آخر کو فتور یہ اوٹھایا
خفیہ لکھوائے ایک عرضی
لکھا سب حال پوست کندہ
خط پڑھتے ہی اوسکو غیظ آیا
تاکید سی کہدیا کہ جانا
جس طرح سی بیٹھی ہو اوسی طور
اوڑتا ہوا جب وہ بے تحاشا
کی عرض سنا کچھ اے پریزاد
یان عیش و نشاط کی تھی تدبیر
گھبرائی تو یہ کیا بہانہ
بولا وہ حضور جے بجا ہے
تاکید سے حکم ہی کہ جاؤ
بالکل جب ہو گئی وہ مجبور
کہنے لگے کچھ سنا مری جان
پوچھا اسنے پھر آؤ گی کب
بس آج کی رات کل سویرے
لڑکی ہین اوٹھکی آتی ہون مین

تنہائی مین وہ دُھنتی تھی سر
چلتی تھی نہ کوئی گھات اوسکی
باپ اوسکا جو شاہ جادوان تھا
بالا بالا وہ اوسکو بھیجی
عرضی گیا روز نامچہ تھا
اک خادم خاص کو بلایا
اپنے ہمراہ لیکے آنا
حاضر کرو میری پاس فی الفور
پیغام قضا کی طرح پہونچا
گھر چلیے کیا ہی شاہ نے یاد
سنتے ہی کلیجے پر لگا تیر
تم جاؤ یہ نہ ہون گی کل روانہ
دو پہر مجھے اپنی جان کیا ہے
بس ساتھ ہی اپنی لیکے آو
شہزادے کے پاس آئی رنجور
گھر جاتے ہین ہم خدا نگہبان
بولی وہ کہ رہ کی ایک ہی شب
تم اوٹھنے دیا و منہ اندھیرے
ان سبکو تو چھوڑے جاتی ہون مین

بولے اسمین وہ آفت دہر — اسوقت کی باتون نے کیا قہر
آپ انکو تو جانے دیجیے اب — پہر ہمسے یہ پوچھیے سبب
روتے دہوتے گیے وہ دمساز — یان اوسکی جگہ یہ فتنہ پرداز
آئی شہزادے پاس تنہا — کہنے لگی کہیے قصد ہی کیا
کچھ ہوش بہی آپ کی بجا ہین — جادو مین حضور مبتلا ہین
سچ کہتی ہون مین خدا ہی دانا — سب سحر کا ہے یہ کارخانہ
دہیان آپکا اب تلک کدہر ہی — گہربار کی اپنے کچھ خبر ہی
یہ دیونی ہی سدا کی مکار — جادوگرنی چڑیل مردار
خوبے شیخی کی اف ری ڈہڑو — کہتی ہی وزیرزادی مجکو
کہاتی ہون قسم مین شاہ عالم — شاگرد ہون مرتبہ نہین کم
اسنے کہا خیر ہے تجہے کچھ — دیوانہ بناتی ہی مجھے کچھ
وہ کوئی سہی پہر اس سی کیا کام — مجکو تو ہی اوسکے دم سی آرام
سمجھی یہ کہ سحر کی ہی تاثیر — پہلے لازم ہے اسکی تدبیر
کچھ پڑھ کے جو اوس طرف کیا دم — اب اسکا ہوا عجیب عالم
انداز ہی وحشیانہ بالکل — ہو تازہ قفس مین جیسی بلبل
مان باپ کی چہوٹنے کا صدما — نشتر زن دل خیال گہر کا
اک اور قلق نئی جان کہائی — وہ خواب کی شکل یاد آئی
ازبس ہوا بیقرار پہر تو — رونے لگا زار زار پہر تو
اسنے کہا کیا کہا تہا پہلے — اب ہوش بجا ہوئی تمہارے

یہ کہیے کہ تھا نصیب سیدھا — دل آگیا آپ پر ہمارا
اس بل مین الجھ گئے یہ کہتے — تو بہ نہین کیا نجات ہوتے
لیکن ہی یہ شرط کیجے اقرار — فرق آئے گا بات مین نہ زنہار
اب آج سے لیکے زندگی بہر — طاعت سے قدم نہوگا باہر
دیکھین گی نہ شکل دوسری کی — ہوگی نہ خلاف بات کوئی
اقرار یہ پہلے ہو تو ای ماہ — چلنے کی نکالدین ابھی راہ
شہزادہ کمال تھا پریشان — بیساختہ بول اوٹھا کہ ہان ہان
منظور بدل ہی مجکو جانئے — لکھدون جو نمانئے تو زبانئے
اقرار ہین سب یہ جان کی ساتھ — میری تو ہی زندگی تری ساتھ
پر خوف یہ ہی کہ جب سویری — نازل ہو وہ سر پہ آکی میری
کس طرح سے ہوگی پہر نکاسی — اک قہقہہ مار کے وہ بولی
کچھ تم سے سوا نہین ہین نادان — پہلے ہی کیا ہی اسکا سامان
اب خواب مین آئی پائی گی وہ — خمیازۂ عیش اوٹھائی گی وہ
تہوڑا ہی مزی اوڑا چکی خوب — دنرات خوشی منا چکی خوب
دشوار ہے مخلصی ذرا اب — جو کچھ کیا آگے آئے کا سب
یہ کہہ کے کیا کچھ ایسا جادو — چھو کرتے ہی وہ مقام تہا ہو
وہ جاہ وحشم نہ لاو لشکر — وہ باغ جواہرین نہ وہ گھر
پر خوف وخطر تہا اک بیابان — بالکل کف دست صاف میدان
خلوت کی نہ وہ خواصین چالاک — جز خاک نظر نہ آئے کچھ خاک

خادم نہ وہ خلوتی نہ وہ دھوم
بیچارہ ڈرا کمال جی مین
ظاہر کیا اس سی پیار کی ڈھب
یہ سوچ کے دل مین وہ طرحدار
بولا کہ ہی دم مین جب تلک دم
کس قید سی دی نجات تو نے
جس سے ہوا ساتھ عمر بھر کا
بولی وہ بتاؤ پھر ارادا
دن رات جہان رہین بآرام
اچھا نہین اس جگہ کا رہنا
وہ بولی کہ اب خطر ہے کسکا
اور تجھکو اگر یہی ہی منظور
یہ شہر یہ شہر یار چھوڑین
تو آ مرا ہاتھ ہاتھ مین لے
معلوم ہو راہ تک نہ جسکی
یہ کہکے زمین پہ ہاتھ مارا
فر فر اک سمت کی جو لے راہ
کچھ دیر یونہین سی گذری ہوگی
لے اب یہ نہین مقام ڈر کا

یا دشت تھا یا تھا وہ بوم
سوچا کہ مفر ہی اب اسی مین
مطلب تو یہ ہی کہ نکلی مطلب
لپٹا کے اوسی گلی سی اکبار
لی جان تری ہی ہو رہے ہم
بات اتنی ہی کی وہ بات تو نے
اب وہ یہان وطن کا ہی نہ گھر کا
ہم بھی کوئی گھر بنائین ایسا
بولا یہ کہ پہلے سوچو انجام
بات اتنی ہی مانو میرا کہنا
تو بہ کرو مجھکو ڈر ہے کسکا
ہم یان سی چلی چلین کہین دور
کیا واسطہ یہ دیار چھوڑین
وس شہر مین اب رہین گی جلکی
وان جائی کوئی یہ تاب کسکی
دم بھر مین ہوئی فلک کا تارا
سناٹے سے ڈر گیا وہ دیکھا وہ
ٹھہری تو یہ ادھر سی بولی
کھٹکا ہی مٹا دیا خطر کا

کہلتے ہین ہر اک طرح کے عقدے
ہین سحر کشا طلسم یان کے

ہے ایک حکیم اسکا بانے
اول بہی نہین ہی جسکا ثانے

کُہلتا ہی نہین کسی پہ یہ بہید
نقشہ ہے یہان کا نقش امید

اچہی ہوتے ہین یان مرض سب
ہی فرد یہ نسخۂ مرکب

ہین یان کے عجیب کل طلسمات
باہر ہی قیاس سی ہر اک بات

جسکا جی چاہے وہ چلا آئی
کیا دخل جو راہ جانی کی پای

کہانے پینے کی بہی نہین فکر
بہوکا پیاسا رہی یہ کیا ذکر

جس چیز پہ ہو خیال اسکا
نے منّت خلق وہ مہیّا

چاندی کی پہاڑ سونی کی ریت
سرسبز ہرے زمردین کہیت

وحشی جو درندی تک یہان ہین
سنتے ہین فصیح و خوش بیان ہین

ایسی تاثیر کی زمین ہے
جادو کا یہان اثر نہین ہے

جس شی کی طرف ہو طبع مائل
جس چیز کو چاہتا ہو کچھ دل

مل جائی گی بی طلب وہ اوسکو
کیا دخل جو بیش کم ذرا ہو

خواہش جس چیز کی ہو پائے
جو دل کی مراد ہو بر آئے

سنتے آتے ہین یہ بہی سب سی
وہ شخص کہین فقیر بنکے

پوشیدہ ہین کسی جگہ پر
تنہا بیٹہا ہی مُنہ چہپا کر

شہزادی نی شک نکالنے کو
ہنسکر کہا اوس سی خیر مانگو

باتین ہین یہ کہنی کی ساری
وحشت کہوتی ہو تم ہماری

جب اوسنی کہا قسم سی دو بار
بولا وہ کہ دوریان سی مُردار

اللہ نے مجھ پہ رحم کھایا / دم مین تری دام سے چھوڑایا

ہونے لگی گفتگو جو بے ڈھب / طوطے ہاتھون کی اوڑ گئے اب

بہلانے کو بولی مُنہ بنا کے / اٹھلا کے بہت چبا چبا کے

توبہ کوئی بات کا ہی اسلوب / اچھی یہ ہنسی ہی واہ کیا خوب

جب اسنے کہا کہ سچ کہو واہ / ہی جان کی خیر تمکو واللہ

کرتا ہون ہنسی نہ دل لگی مین / نفرت ہی یہ پہلے چوچلے ہین

رخصت چلو اپنے گہر سدہارو / غمزے کہین اور یہ نکہارو

اوسوقت وہ سمجھی پڑ گئی اوس مین / قابو سے نکل گیا یہ افسوس

الفت کے لگاؤ نے کیا جوش / سب بہول گئی یہ اوڑ گئی ہوش

جھلّائی تو آستین چڑہائے / چلّائے سنبہل وہ آفت آئے

لے تجکو جتا دیا خبردار / بچنا مری ہاتھ سی ہی دشوار

چاہا ناری سے آگ برسائے / جادو وہ کیا کہ جس سی جلجائے

پورا اسکے ہوا نہ تھا وہ لٹکا / یہ پُہکنے لگی آپ ہی سراپا

جادو کا وہ ہو گیا اولت پھیر / دم بہر مین تہی جل کی خاک کا ڈہیر

قدرت کی یہ دیکھتا تھا نیرنگ / کہتا تہا کہ عقل ہی یہان دنگ

کون اوسکے سوا بچانے والا / جل بُہن گیا خود جلانے والا

شکر یہ ادا کیا خدا کا / اک سمت کو پہر قدم بڑہایا

کہتا تہا مگر یہ شاہزادہ / طی ہو گئے نہ راہ پایہ پیادہ

سُنسان یہ جا ہی اور ہم ہین / اس جا پہ خدا ہی اور ہم ہین

تنہائی ہی اور یہ دشت پرخار
ظاہر مین تو موت کی ہین آثار

اچھی ہے یہ دل لگی نئی سیر
جیتے ہین یہ جان کی نہین خیر

منزل ہی یہان نہ میل منزل
مشکل وہ کہ سہل ہو مشکل

حیرت تھی کہ ای خدا کدھر جاون
کس طرح یہان سے مخلصی پاون

آخر ہو کر کمال دلگیر
ٹھانی یہی دل مین تن بتقدیر

اک سمت غریب منہ اوٹھا کر
چل نکلا خدا کے آسرے پر

کچھ دور چلا جو یہ دل افگار
اونچے نظر آئے ایک دیوار

تھا راہ کی ماندگی سے خستہ
مجبور لیا ادھر کا رستہ

ہر چند اوٹھا چکا تھا وہ ہوکا
پہلے بھی یہ پا چکا تھا دھوکا

لیکن جلدی قدم بڑھایا
درّانا وہ باغ مین در آیا

جا کر جو نگاہ چار سو کی
ہر سمت عجیب سیر دیکھی

شاداب ہرا بھرا ہی گلشن
زوروں پہ بہار طرفہ جوبن

جھاڑی روشین تمام شفاف
آئینی کی طرح سے زمین صاف

پانی کی بھری ہوئی وہ نہرین
آئین جنھین دیکھنی سی لہرین

موقع سے وہ مختصر عمارت
آراستہ سب پری کی صورت

سبزون پہ چنی ہوئی کئی خوان
کھانے پینے کا جسمین سامان

خواہش سے سوا بشر کی سب کچھ
ملتے نہ ہی تلاش اب کچھ

لیکن خالی جگہ وہ سنسان
انسان یہان کوئی نہ حیوان

چل پھر کے ادھر ادھر وہ غمگین
بیٹھا لب نہر بہر تسکین

دن اسمین قریب شام آیا
اب دیکھتا کیا ہے وہ سمن بر
آئین اوسی باغ مین چمن مین
لیکن یک رنگ سب کے جوڑے
اک طرز پہ چال ڈہال صورت
ہمشکل ہر ایک دوسری ہی
جب چہان چکین وہ باغ سارا
بیٹھا ہتا جہان یہ مہر تنویر
آتے آتے وہان جو آئین
انسان ہو یہ دل بہت نڈر ہی
کچھ خوف و خطر نہ دل مین آیا
یان آنی کی کسنی دی اجازت
بولا یہ دلیر سچ تو کہنا
یہ طرفہ جگت ہی ای تری شان
اندہیر کی گفتگو سنے آج
لیکن چلو سیر کرچکین جاو
ہنسنے لگین سب پر ایک بولی
ای کیون نہو واہ ری ارادی
فرمائیے جان کی تو ہے خیر

سورج نے شفق مین مُنہ چھپایا
پریان اوڑتے ہوئی ہوا پر
پہرنے لگین لالہ و سمن مین
قد قامت انکھ ناک نقشے
دن سن شوخی ہنسی شرارت
مو بہر کا نہ فرق ہتا کسی سے
آنکلین ادہر کو بھی قضا را
خاموش برنگ شکل تصویر
پرسش یہ جہکین پر اگ لائین
معلوم بہی ہی یہ کسکا گہر ہی
اس باغ مین کون تمکو لایا
کی تمنے یہ کیا سمجھ کے جرات
اولٹا ہمین دیتی ہو اولہنا
گہر والی ہوئین یہ ہم ہین مہمان
کیا بات ہی کمبخت کا ہی راج
ٹہنڈی ٹہنڈی بس اب ہوا کہا
باتین تو غضب ہین بہولی بہولی
ہین آپ بہی کتنی دل کی سادی
گہر والے بنی یہ باہم ہوئی غیر

یہ وہ ہے پرائے گھر مین آنا / اور خیر سے ڈھونڈے گیت گانا
بیگانے مکان مین اک تو آئین / لطف اوسپہ یہ دون کی اوڑائین
کچھ اپنا پرایا سوجھتا ہے / سودا ہے کہ خبط کیا بلا ہے
باتین یونہین دیر تک ہوا کین / پر ایک کی اپنی دُس سنائین
آخر اونہین سب مین ایک بیفکر / بولی چلو اب یہ جانے دو ذکر
تشریف کسی طرح سے لائے / مہمان ہین تمھاری اب تو آئے
وارد ہین یہان مسافرانا / لازم نہین کچھ زبان پہ لانا
گھر آئے کے چاہیے مدارات / مہمان ہین اب تو آج کی رات
ہونے لگے آپمین بات چیت اور / آغاز ہوا شراب کا دور
بعد اوسکی ہوئی یہ جشن کی ڈہنگ / پریون نی جمائی ناچ کی رنگ
راحت پائے ملا جو آرام / مسرور ہوا بہت وہ گلفام
حاصل یہ کہ نیند آئی سویا / جاگا تو خیال و خواب سب تہا
پریان نہ وہ باغ ہی نہ وہ گھر / خاموش کھڑا ہوا تہا ششدر
تہی خواب و خیال رات کی بات / ہیہات فقط خدا ہی کی ذات
دیکھی تہی جو پیشتر بہی یہ رنگ / سمجھا کہ ہین سب طلسم کی ڈہنگ
القصہ اسی طرح سی ہر روز / پہرتا تہا یہ مہر جلوہ افروز
دن بہر جنگل مین خاک بر سر / اور رات کو جشن تھے برابر
سارا شاہون کا کارخانا / صحبت پریون کی ناچ گانا
گذرین کئی منزلین اسی طور / کل اور تھے ٹھاٹھ آج کچھ اور

اکدن یونہین چلتی چلتی ناگاہ — کیا دیکھتا ہی یہ غیرت ماہ
آنکلے ہے وہ لالہ زار صحرا — بالکل باغ و بہار صحرا
سبزہ سے ہرا بھرا ہے جنگل — پھولون سے بسا ہوا ہے جنگل
صحرا ہی کہ رشک باغ فردوس — جو گل ہی وہ اک چراغ فردوس
چاندی سی منڈھی ہوئی شجر ہین — جادو کے تمام جانور ہین
سونے کے پہاڑ اونچے اونچے — الماس و گہر کے سنگریزے
وہ پھول کہ نظرون مین سمائین — وہ پھل جو خیال مین نہ آئین
دیکھا جو کچھ اور آگے چل کر — اک مرد بزرگ بوریے پر
بیٹھا ہے مگر یہ بیخودی ہے — بند آنکھ خدا سی لو لگی ہے
کچھ تن کی خبر نہ جان کا ہوش — ہی یاد خدا مین خود فراموش
آواز قدم کی اسکے پا کے — بولا درویش مسکرا کے
تشریف بھلے کو اب ہی لائے — احسان کیا قدم دکھائے
مشتاق تمھارے آنے کا تھا — اک عمر سے راہ دیکھتا تھا
جلدی جلدی قدم بڑھاؤ — آؤ یہ تمھارا گھر ہے آؤ
مرشد نے یہ مرتے دم کہا تھا — اس دشت مین ایک شاہزادا
آئے گا کمال رنج پا کر — دنیا کی مصیبتین اوٹھا کر
دینا یہ امانت اوسکو فی الفور — کہنا وہ جو پوچھے کچھ سوا اور
مشکل مین نہو جیو ہراسان — مولا کے کرم سے سب ہے آسان
جو بات کہ ذہن مین نہ آئے — جو بھید کہ عقل اوسی نپائے

پُر خوف و خطر جو راستا ہو
اندیشہ جہان یہ جان کا ہو

جب فکر سے کام کچھ نہ بن آی
جب پای خیال تھک کی رہ جای

آفت ہو ہزار سمت سی جب
عاجز ہو چہار سمت سی جب

اس جام سے اوسکی لیجیو فال
ظاہر ہو جاوے گا سب احوال

پہر لاکھ ہو کچھ نہ ماننا تم
قسمت کا نوشتہ جاننا تم

گٹھکا یہ ہے مُنہ مین جو دبائی
عنقا کی طرح نظر نہ آئی

اوڑنے مین ہوا سی جائی آگے
طرّہ یہ کہ بہوک پیاس بہاگے

پہنس جای طلسم مین کہین گر
رکھدے اسکو تو نہین زمین پر

پہر خوف و خطر نہ دلمین کچھ لای
جاہے جس سمت کو چلا جای

تعویذ یہ ردِّ سحر کا ہے
اک تاج ہے اک یہ نیمچا ہے

اس تاج مین ہے اثر یہ بڑھکر
جو دیکھ لے اِسکو ہو مسخّر

اژدر سے یہ نیمچہ سوا ہے
ہی ایک سے لاکھ تو کیا ہے

دس لاکھ کو دم مین چاٹ جائے
لوہے کا پہاڑ کاٹ جائے

درویش کے پاس اور کیا ہے
بابا بس جا ترا بہلا ہے

دل سی نہ بُہلائیو مری پند
مطلب نہ رہے گا پہر کبھی بند

تکلیف مگر اڑی یہ دینا
کچھ وقت پڑے تو کام لینا

باتین یہ تمام سُن سمجھ کے
راہی ہوا اوس جگہ سی آگے

پہر شبکو وہی فضا وہی باغ
ہنگام سحر فراق کا داغ

عاجز جو بہت ہوا یہ خوشخو
سونچا کہ اب اِسکے فال دیکھو

دل سی وہین رنج و غم کو ٹالا — وہ جامِ جہان نما نکالا
نیت یہ کیے درود پڑھ کر — کھلتا نہین یا ان کا حال مجھپر
کیا بھید ہی اس جگہ ہی کیا بات — ہر روز ہین نت نئی طلسمات
ہر شب ہے بہار زندگانی — ہر روز بلاے ناگہانی
پوچھو تو نہین کوئی بتاتا — نے پوچھے سمجھ مین ہی کب آتا
یہ کہکے جو ہین بغور دیکھا — واضح خط مین لکھا ہوا تہا
کچھ خوف کی جا نہین نہ ڈر ہے — سوؤ جو تو یہان تمہارا گھر ہے
تاخیر نہ سمجھو لاو بالے — تعجیل ہے مصلحت سی خالے
مشتاق کو اک نظر دکھادو — کل صبح ادہر کا راستہ لو
پڑھ کر یہ ہوا کمال خوشدل — طی کرنی تہی دن کی ساری منزل
جلدی جلدی قدم بڑہائے — کچھ پیڑ جو سایہ دار پائے
دم لینے ٹھہر گیا مسافر — سو جا کہ تہکے ہوئے ہو آخر
ٹھنڈی ٹھنڈی بہت ہوا ہی — تہم جاؤ کہ اضطراب کیا ہی
ہی نیند جوانیون کی مشہور — تہا راہ کی خستگی سی بہی چور
بیٹھا تو یہ بیخودی سی چھائی — آنکھین ہوئین بند نیند آئی

پرستان کا بیان خاورشاہ اور دلربا پری کی داستان شاہ عالم کی تصویر پہ دلربا پری کی طبیعت کا آنا پریون کا شاہزادی کی تلاش کو جانا اور پتا نپانا علم نجوم سے گرفتاری طلسم کا اظہار خود چلی جانا دلربا پری کا بحالت زار

قسمت سے راستے مین ملاقات ہو جانا اور شہزادی کو اپنے گھر لے آنا

ساقی ترے صدقے تو کہان ہے — للہ یہ وقت امتحان ہے
بیہوش ہین آج اسکے در پے — دیکھین تو ہے کسکو رغبت مے
ایسا ہے یہ ہم سے بھی ہوس کا — آئے نہ زبان پہ لفظ بس کا
کیا پی جو پیالے دو پیالے — کردو خُم مے کو آج خالی
میخانے مین بوند بھر نہ چھوڑو — مرجاؤ پہ مے سے مُنہ نہ موڑو
ہمچشمون سے بات مین نہ فرق آئے — ایسا ہو کہ اپنا رنگ جم جائے
بازی ہے زبان درازونکی ساتھ — میدان رہے ہماری ہی ہاتھ
اب یان سے اک اور داستان ہے — قابل سننے کے یہ بیان ہے
مشہورِ جہان ہے جو پرستان — سب رہتی ہین جس جگہ پری جان
طبقے سات اوسکے ہین برابر — اقوام بھی مختلف ہین اکثر
ہر ملک کا حکمران جدا ہے — قبضہ اک ایک قوم کا ہے
اون سب مین سے اک بلند اختر — مشہورِ جہان بہ شاہ خاور
پورب کی سمت کا تھا سلطان — تھراتا تھا جس سے کل پرستان
کہتے ہین وہ بادشاہ عادل — تھا حسن بشر پہ بسکہ مائل
اسوجہ سے اوسکا تھا یہ دستور — جتنے انسان ہین غیرت حور
پابندی مرد و زن نہ تھی کچھ — تعریف جہان ذرا اسُنی کچھ
کوشش کرکے بفکر و تدبیر — کھچوا منگوائی اوسکی تصویر
گھر بار پتا نشان سارا — نام اور حسب نسب سب اوسکا

دریافت کی ہو نہ جسمین حاجت
اک باغ بناکے نزہت آئین
حیرت کا مکان بنا دیا گھر
گاہے ماہے وہ داد گستر
یہ بھی کہتا ہی کہنے والا
اک ماہ جبین حسین دختر
صورت تھی کہ قدرت خدا تھی
ہر شخص تہا دل سی اوسکا خواہان
کرتے تھے نہ التفات زنہار
اکدن شدنی یہ ہونی والی
ہمجولیون سے کیا اشارا
جی چاہتا ہی کہ سیر کیجے
تصویرین بشر کی ہین جہان پہ
قسمت کا لکھا کہین مٹا ہے
آئی اوسی گھر مین وہ پریزاد
اتنے مین بدی پر آئی تقدیر
خود بن گئی جس سی نقش حیرت
اللہ ری اوسکی حسن کے ضو
سب گھر تہا وہ چراغ روشن

کثرت جو ہوئی تو کی یہ صورت
موقع سی سب اک جگہ لگائین
بتخانۂ چین نشاط جسپر
دیکھ آتا تھا سیروان کی جاکر
اوس گھر کی اندھیری کا اوجالا
تھی غیرت آفتاب محشر
مشہور اسی سے دلربا تھی
لیکن کسی رخ وہ آفت جان
دنیا ہی سی کچھ نہ تہا سروکار
گھبرائی جو بیٹھے بیٹھے خالی
دل آج کلفت ہے ہمارا
وہ بولین حضور سن تو لیجے
چلیے وہین دل لگی کو دم بہر
یان بندے کا اختیار کیا ہے
تصویرین دیکھتی پہری شاد
دکھلائی اوسی وہ ایک تصویر
سکتہ ہوا آئینے کی صورت
کاغذ یہ عیان تھی شمع کی لو
اس قہر کا تہا وہ رنگ روغن

دیکھے سے ہو جسکی جان بیچین
دم بھر دل مضطرب نہ لے چین

گھبرائی جو ہین بغور دیکھا
بطور کچھ اپنا طور دیکھا

لغزش سے یہ پاؤن لڑکھڑایا
چاہا سنبھلے مگر غش آیا

ہمراہ جو ساتھ والیان تہین
اس حال کو دیکھتی ہی کانپین

مردے کی طرح وہ غیرت گل
سرتا بہ قدم تہی سرد بالکل

باہر اوسے وان سے لاکے ڈالا
بازو باندہے گلاب چہڑکا

تلوے سہلائے منہ دُہلا کے
پہر آیا ہوش رفتہ جاکے

جب اور بھی بیخودی ہوئی دور
یون کہنے لگی وہ غیرت حور

گھر بھر کا ہجوم ہو گیا ہے
کچھ خیر ہی صاحبو یہ کیا ہے

کہنے لگین ساتھ والیان واہ
ابتک بہی نہین حضور آگاہ

یان جان اوڑی ہوئی تہی سبکی
کٹ جاتے ناک چوٹی کب کی

فضل اپنا کہو کیا خدا نے
اسدم تک دل نہین ٹہکانے

بے نور تہا گھر جہان تہا اندہیر
صورت جو یہ اور رہتی کچھ دیر

پہچانے نہ جاتی ایک کی شکل
ہوتی ہم سب کی اور ہی شکل

یان جتنے تہے کل پہ آفت آتی
کیا مفت خدا مین جان جاتی

اللہ وہ وقت بد نہ دکہلائے
ہم ایسی مصاحبت سے باز آئے

بولے وہ بگڑ کے ماہ پیکر
سرکو یہ چلو غل کرو نہ سر پر

کیا خوب بجا نہ تہی مری ہوش
دیوانہ بناتیان ہو خاموش

کچھ شامتین آئی ہین تمہاری
بولین وہ کہ یہ تو سچ ہی واری

لیکن اسوقت خیر گذرے — اللہ نے آبرو بچائے
آتا ہی جو دہیان وراز حال — اوڑ جاتی ہی جان وراز حال
ہول آتا ہی وہ گھڑی نہ آئے — ہمکو تو خدا نہ پھر دکھائے
کیا فضل و کرم ہوا خدا کا — توبہ نہین دشمنون مین کیا تھا
بارے وہ تو گذر گئے بات — جون تون وہ ٹہل کی آگئی رات
سونے کو پلنگ پر وہ مہرو — لیٹے تو لگے بدلنے پہلو
تنہائی سے کے وہ پہاڑ سی شب — کیا جان غضب مین پڑ گئی اب
چاہا نیند آئے پر نہ آئے — آفت شب غم نے سر پہ ڈہائے
ہونے لگی دل ہی دلمین الجھن — سینہ ہوا رنج و غم کا مسکن
آنکھون نے لگائین منہ کی جھڑیان — آنسو تھے کہ موتیون کی لڑیان
وہ پہلے پہل کا عشق آفت — ہی ہی وہ انیلے پن کی چاہت
اکبار وہ دل کسے پر آنا — وہ رنج و الم کا سر اوٹھانا
ناواقف کی وہ آہ و زارے — تازے تازے وہ بیقرارے
ہاتھون کو وہ حسرتون سے ملنا — گھبرا کے وہ کروٹین بدلنا
آنکھون مین سما گئی وہ تصویر — نیند آئی نہ کی ہزار تدبیر
ہونے لگین دل ہی دلمین باتین — کاہی کو کٹین گی غم کی راتین
کچھ دن بھی نہین ابھی تو گذری — اور حال یہ ہی بقول شخصی
گر یونہین رہی گی بیقرارے — تو ہو چکی زندگی ہماری
جب چین کسے طرح نہ آیا — بیتاب سوا رہے دل کو پایا

جلتے تھے وہ پھر تو اوسکے دمساز ۔ دلسوز قدیم محرم راز

اون سب سے کہا وہ حال اوسنے ۔ کچھ بھی نہ کیا خیال اوسنے

خود گم سی ہوئی تھی وہ مہِ عید ۔ تھی سب سے یہ بار بار تاکید

کیا کہتی ہون اک ذرا چلی جاو ۔ تصویر ہے وہ چھپا کے لے آو

راحت ہو کسی طرح تو جے کو ۔ ہم پیار کرین ذرا اوسے کو

یو نہین یہ ملال دل کا ٹالین ۔ حسرت اسی طرح سی نکالین

پایا جو یہ اوس قسم کا ایما ۔ بولے یہ پھر ایک ماہ سیما

ایسی تو نہین یہ کچھ بڑی بات ۔ مشکل تو یہ ہی جو کہل گئی بات

پھر بن نہ سکے گا کچھ بنائے ۔ جائے اور مفت جان جائے

اِس بات کو آپ غور فرمائین ۔ جو حکم ہو ورنہ ہم بجا لائین

منظور فقط ہی خیر خواہی ۔ اسوجہ سے اتنی عرض بہی کی

وہ بولی بجا ہی سب نصیحت ۔ لیکن نہین مانتی طبیعت

لکھے سے کسے کا ہے اجارا ۔ دلپر کچھ زور ہے ہمارا

دکھ درد ہو کچھ تو کچھ دوا ہو ۔ قابو مین جو دل نہو تو کیا ہو

کِس سے کہون حال اپنی جی کا ۔ سچ کہتے ہین کون ہی کسی کا

لوگو کوئے دادرس نہین ہای ۔ اپنے یہ بہی اپنا بس نہین ہای

ہین کیا جانون یہ کارخانے ۔ اچھا کیا جو کیا خدا نے

بدکام کا سچ ہی کون ساتھی ۔ یان سبکو پڑی ہی اپنی اپنی

عزت کوئی مفت کیون گنوائی ۔ کاہے کو کسی کی بات جائی

سب کھیل ہم آپ کھیل لین گے
پڑ جای گی جیسی جھیل لین گے

بپھری جو ذرا وہ آفتِ جان
پریون کی ہوئی حواس پران

تھرا گئین سُن کی اوس بیان کو
قدمون پہ گرین کہ جرم بخشو

چالاک جو سب سی تھی گل اندام
بولی وہ کہ مین کرون کی یہ کام

تصویر جو دا لئے لے نہ آؤن
مُنہ اپنا نہ آپ کو دکھاؤن

دم بھر مین یہ مرحلہ ہی سب طی
تو بہ کوئی ایسے بات کیا ہی

یہ کہکے گئی پلٹ بھی آئے
کی عرض کہ لیجیے مین لائے

اتنے کے لیے یہ قہر ڈھایا
خود روئین ہمین جُدا رولایا

دنیا رہے جب تلک یہ دم ہو
اب خوش مری جان کی قسم ہو

مُنہ دیکھکے اوسکا وہ پریرو
کہتی تھی کہ سچ ہی جو کہے تو

احسان یہ رہے گا عمر بھر یاد
وہ کام کیا کہ دل ہو اشاد

کی جیسی خوشی سی خیر خواہی
تو بھی یونہین خوش رہی الٰہی

کس پیار سے پھر اوٹھا کی تصویر
حسرت سی گلی لگا کے تصویر

کہتی تھی یہ چپکے چپکے وہ ماہ
کیون آنکھ نہین ملاتے اللہ

تم حسن پہ کسقدر ہو مغرور
صورت پہ نہ اسقدر رہو مغرور

اغماض کی اب نہ لو زیادہ
بتلاؤ تو اپنا کچھ ارادہ

ترساؤ گے ہمکو کیا مری جان
دل ہی مین رہین گی دل کی ارمان

مطلب ہی یہ ساری داستان سے
ہان نان کہو تم بھی کچھ زبان سے

زیبا ہی غرور مہ جبین ہو
بتلاؤ خفا تو کچھ نہین ہو

لے لیکے بلائیں گھر وہ کم سن | کہتی تھی کہ دیکھیں کب پھرین دن
کب زور نصیب اپنا دکھلائین | ایسا ہو کہ یہ قدم یہان آئین
قسمت کا ہوا اوج پر ستارا | آباد ہو تم سے گھر ہمارا
جب کچھ بھی حواس و ہوش مین آے | تو آپ ہی اپنی دل کو سمجھاے
تو بہ اسوقت ہی کہ ہر دہیان | کیا سوچ رہی ہون بیٹھی سامان
ہی چار طرف نصیب کی دہوم | تقدیر یہ دن دکھائی معلوم
تھے دل کے لگاو کے برے طور | حالت ہوئی دن بدن دگر اور
اک ہفتے ہی مین وہ ماہ کامل | انگشت نما رہے بہ مشکل
کچھ فکر نہ تھے بھلے برے کی | نوبت پونہچے یہ بیخودی کی
ہر لحظہ ترقیون پہ سودا | ہر وقت خیال بس اوسی کا
ہر روز زبانِ روزِ محشر | ہر شب شبِ گور کے برابر
بگڑی جاتی تھی ہر گھڑی کچھ | باتین ابھی کچھ تھین اور ابھی کچھ
دیکھے جو یہ رنگ اوس قمر کے | ہوش اوڑنے لگے تمام گھر کے
وابستہ جو تھے فقط اوسی سے | کہتی تھی وہ ایک دوسری سے
لو بی بی اک اور آفت آئے | دل آگیا کیا قیامت آئے
بیہوش ہوئی یہ خود فراموش | ہر لحظہ سوا ہی عشق کا جوش
چندی مین تو ہو گیا یہ لیکھا | حیرت ہوئی جسنے اوسکو دیکھا
چہلین تھین نہ وہ ہنسی نہ وہ دہوم | باتین بھی اوداس خود بھی مغموم
ہر بات مین نکلے غم کا پہلو | ہر وقت ٹپکنے ہے کو آنسو

پھرون پڑی رہنا چھپ کے سب سے
گوشے مین اکیلے منہ لپیٹے

رسوائی کے ڈر سے جان کھونا
تنہائی مین چپکے چپکے رونا

دیکھے جو یہ بیخودی کے آثار
ہمجولیان خاص تھین جو دو چار

کہنے لگین ہو کے وہ فراہم
کام آئین گی عاقبت مین کیا ہم

سختی کوئی اس سے بڑھ کی ہو گی
یہ بھی ہی کوئے نمک حلالی

سوجھو تو ہے حق دوستی کچھ
اب چاہیے کرنی فکر بھی کچھ

اسوقت بھی اسکے کام آئین
جو اپنے سے ہو وہ کر دکھائین

باہم یہ صلاح کر کے پہلے
پریون نے کہا یہ اوس پری سے

صدمہ نہین آپ کا گوارا
اب سنیے جو قصد ہے ہمارا

جاتی تو ہین جستجو مین اوسکی
اور آگے جو کچھ خدا کی مرضی

جائین گے جہان پتا ملے گا
لائین گے اوسی جو بس چلے گا

تھی اتنی ہی بات کی ضرورت
کہہ سن چکی اب حضور رخصت

وہ آپ خدا سے چاہتی تھی
دنیا سازی سے پر یہ بولی

ناصاحبو مین نجانے دونگی
تم سی بھی چھٹی تو کیا جیون گی

دم گھٹتا ہے رنج و غم کی ماری
جیتی ہون فقط اِسی سہاری

تم سب سے تو اتنی دل لگی ہی
ورنہ کوئے شکل زیست کی ہی

بولین وہ کہ یون تو ہم ہین بندے
پر صبر کرین حضور چندے

چاہا جو خدا نے بھی تو ای ماہ
دو چار ہی دن مین حسب دلخواہ

جلدی سے مراد پا کے آئین
پھر آنکھون سی یہ قدم لگائین

روتے دہوتے غرض بصد غم ۔ رخصت ہوئین وان سی وہ اوسی دم

ثابت تہا پتا نشان سارا ۔ اوس شہر مین تخت لا اوتارا

انسانون کی صورتین بنائین ۔ یون ڈہونڈہنے اوس محل مین آئین

کہتے ہین کہ چہوڑ کر پرستان ۔ جب ڈہونڈہنے آئین تہین وہ پریان

شہزادہ طلسم مین پہنسا تہا ۔ بیچارہ غضب مین مبتلا تہا

کہو جانے کی سن کی کہو گئین سب ۔ پریان دیوانی ہو گئین سب

پہر گہر کو پلٹ چلین وہ ناچار ۔ وہ گل نہ ملا یہ اور تہا خار

پہرتے ہوئے کوہ و دشت چہانے ۔ محنت نہ لگے مگر ٹہکانے

چہوٹون بہی اگر سراغ پائین ۔ اوڑ کر وہ ہوا کی طرح جائین

حتے المقدور خاک اوڑائے ۔ لیکن اوس گل کی بو نپائے

مجبور پلٹ کی گہر جب آئین ۔ بولی وہ پری کہو تو لائین

جو منہ سے کہا تہا کر دکہایا ۔ بتلاؤ کہین سراغ پایا

یا مفت خدا رہے تباہے ۔ دکہلانی ہی کی تہی خیر خواہے

ساری کوشش تہی منہ زبانی ۔ کہہ گذرو جو کہنی ہو کہانی

بولین بصد التجا وہ غم کوش ۔ کیا عرض کرین بجا نہین ہوش

کس منہ سی بیان ہو قصہ غم ۔ شرمندہ ہوئی حضور سی ہم

اپنا سا تو حوصلہ نکالا ۔ ساری دنیا کو چہان ڈالا

کی سعی تو ہمنے تا بمقدور ۔ قسمت سے ہین سب حضور مجبور

احوال وہان کا جب سنایا ۔ بولی وہ چہلو پتا تو پایا

محبوس طلسم ہے وہ دلدار ۔ یا ہے کہین سحر مین گرفتار
لیکن یہ کہو ہماری تقدیر ۔ تم سب کی نہین کچھ اسمین تقصیر
کہتے ہین کہ وہ پری شمائل ۔ تھی علم نجوم مین بھی کامل
سب طرحسی جب ہوئی وہ بیآس ۔ کھینچا اک زائچہ بصد یاس
ثابت ہوا پہلے ہی نظر مین ۔ ہے شکل مراد اپنے گھر مین
اس بات مین جب کیا تامل ۔ کس باغ مین ہے وہ غیرت گل
معلوم ہوا طلسم الیاس ۔ کچھ دور نہین مکان کی پاس
پہلے تو ہوئے کمال خوشدل ۔ پھر سوچی نہین بہت ہی مشکل
ہے پاس مگر ملیگا کیونکر ۔ اوس جاسی نکل سکیگا کیونکر
ہے کان نمک وہ جا تو گویا ۔ جو بہکے اودہر گیا سو کھویا
اس فکر مین پہلی ہوکے غمگین ۔ پھر دینے لگے یہ دل کو تسکین
مجبور وہ آنے مین حسین ہے ۔ تم جاؤ تو قید کچھ نہین ہے
وہ آپ طلسم مین پھنسا ہے ۔ ہم جائین وہین تو کیا برا ہے
دشوار تو اوسکی ہی رہائی ۔ ممکن ہے مگر وہان رسائی
چھوٹیگا بڑے بڑے گھربار ۔ یان اوس سی بھی کچھ نہین ہے سروکار
مانا کہ وہان کہان یہ آرام ۔ اچھا نہ سہی پھر اس سی کیا کام
جب دل ہی دیا تو کیا خطر ہی ۔ کچھ ڈر ہو جہان وہ اپنا گھر ہی
یہ سوچتے ہی وہ محو الفت ۔ خستہ دل ناوک محبت
چلنے کو ہوئی اودہر کے تیار ۔ مانع ہوئے رازدان کہ سرکار

اتنا تو نہ جان کے ہو انجان
لِلّٰہ سمجھیے جان کو جان

ہی ہی یہ غضب کہین نکرنا
بھولے سے قدم اودھر نہ دھرنا

یہ راہ ہے پر خطر سراسر
رونا ہی پڑے گا زندگی بھر

افسوس ہمین تو آتے ہین وہم
کیا قہر ہے مستل صاحب فہم

ایسا خود رفتہ ہو یہ بہکے
ہم چپ نہ رہین گی پاس رہ کے

لو اور سنو غضب خدا کا
کیا عشق مین جان دیجیے گا

ہاتھ آئے گا کچھ نہ جز ندامت
اب آئی ہی دشمنون کی شامت

کچھ سہل ہی گھر سی چھپ کے چلنا
اس قید فرنگ سے نکلنا

یہ جانتے ہین بہت ہو مضطر
لیکن رکھو نظر خدا پر

اس بات کا کرتے ہین ہم اقرار
گھر بیٹھے ملے تمہارا دلدار

بولے وہ ہٹو ہٹو چلو جاؤ
جو سمجھے اوسے یہ جا کے سمجھاؤ

قابو مین رہا نہین دلِ زار
ساری یہ نصیحتین ہین بیکار

دیوانے کو کارگر نہین پند
اب مین کسی امر مین نہین بند

بے قید ہوئے تو کیا شش و پنج
جینے کی خوشی نہ مرنے کا رنج

سچ کہتی ہون لاکھ مین ہین جاؤن
مرجاؤن مگر نہ باز آؤن

آخر نہ رکی وہ غیرت ماہ
لی اوسنی اوسی طلسم کی راہ

سر پیٹ کے رہ گئین سب اپنی
یان ہوش و حواس تھے کب اپنے

تقدیر کی سنیے اب بھلائی
گھر چھوڑ کے دلربا جب آئی

شہزادے کو بن چکا تھا درویش
باقی نہ رہا تھا کچھ پس و پیش

اک سمت بھی بلکہ چل چکا تھا
کچھ دور غرض نکل چکا تھا

چلنا تھا پیادہ پا جو دشوار
اسوجہ سے تھک کے وہ جہاندار

دم لینے کو سایے مین شجر کے
بیٹھا کہ چلین گے اب ٹھہر کے

اتنے مین رہا نہ ہوش باقی
غفلت ہوئی آنکھ لگ گئی تھی

قسمت نے دکھایا یہ تماشا
وارد ہوئے دلربا اوسی جا

مقسوم جو راستی پر آیا
سوتا اوسے راستے مین پایا

تھا بلکہ طلسم سے بھی باہر
تصویر ملا کے وہ سمن بر

محظوظ ہوئی کمال جی مین
کرتی تھی یہ شکر بیخودی مین

صدقے تری بے نیازیون کے
قربان مین چارہ سازیون کے

یہ روسیہ یہ جوش رحمت
ناچیز کنیز پر یہ شفقت

کچھ حد ہی نہین تری کرم کی
دلجوئی یہ مجھ اسیر غم کی

یہ تیری ہی شان ہے خدایا
جو جسنے طلب کیا وہ پایا

گھبرائی یہ تھی خوشی کی ماری
تھرّاتے تھے ہاتھ پاون ساری

ہشیار تلک نہ کرسکی وہ
وان سے اوسی طرح لی اوڑی وہ

پوشیدہ مکان مین سب سے خفیا
اوس رشک قمر کو لا اوتارا

پروانہ صفت وہ شمع پس کے
پھرنے لگی آس پاس اسکے

لے لیکے بلائین گہ وہ دلدار
سوتے ہی مین کرکے خوبسا پیار

خود پاون لگی دبانے اوسکے
یہ ہوش نہ تھے ٹھکانے اوسکے

شہزادے نے اسمین چشم وا کی
جاگا تو عجیب سیر دیکھی

یا سوئے تھے اک شجر کے نیچے / یا زانوئے حور سر کے نیچے
دیکھی تھی جو روز باغ کی سیر / سمجھا وہی شعبدہ یہ ہی خیر
کہنے لگا بلکہ اوس پری سے / باز آئے ہم ایسی دل لگی سے
اب آپ سدہاریے خدارا / غرض اتنی ہی ہے آج سے دوبارا
تکلیف نہ کیجیے گا للہ / گھبرائی بہت وہ غیرت ماہ
پہلے تو یہ کچھ اور جی مین سمجھی / مطلب رہی کی بات کو نہ پہونچی
جانا کہ بشر ہے غیرت حور / صورت یہ ہی شاید اپنی مغرور
جب یاد کیا کہ بچھڑ دوبارا / اس بات سے کچھ بندھا سہارا
جانا کہ طلسم مین پھنسا تھا / مجبور بھی اسے وہی ہے دھوکا
اب دل سے یہ اسکے شک نکالو / بات اور کسی طرف کو ٹالو
بولی یہ بنا کے روکھی صورت / لو اور سنو خدا کی قدرت
ہمکو تو خدا کا خوف آیا / مظلوم سمجھ کے رحم کھایا
کس قید شدید سے چھڑالاے / سمجھے یہ کچھ اور ایسا اتراے
اب سیئے گا جو چلے کی خوبی / محنت ہماری کنوئین مین ڈوبی
احسان فراموشی کے صدقے / بھرپایا ملے یہ ہمکو اچھے
ظاہر ہے کہ عقل سے نہین مس / مجھے التسلیم بندگی بس
ابتک نہین دل سے خبط نکلا / معلوم بھی ہے پڑی تھی کس جا
کس قید مین تھی یہ کچھ خبر ہے / ابتک اوسی نشئہ کا اثر ہے
شہزادہ یہ سن کے مسکرایا / بولا کہ مجھے یقین آیا

ممنون کرم کیا ہے تمنے — آفت سے چھڑا دیا ہے تمنے
لیکن یہ نوازشین ہین بیکار — ہے اوپری دل سے آپکا پیار
دیکھی ہوئی ہے یہ مہربانی — ہے ترس خدا فقط زبانی
شب بہر تو جو کچھ کہو وہ ہے کم — پہر صبح کو تم کہان کہان ہم
بیتاب تو تہی وہ خود فراموش — الفت نے کیا جو کچھ سوا جوش
یکبار لپٹ گئی گلے سے — کہنے لگی اوسکو پیار کرکے
ہے ہے وہی ابتلک یقین ہے — یہ باغ طلسم کا نہین ہے
برحق ہے خدا یقین مانو — اس گہر کو بہی کفش خانہ جانو
دہوکے کی یہ جا نہین ہے جانی — سنیئے تو کہون مین سب کہانی
پُر درد بہت ہے قصۂ غم — عاشق بخدا ہین آپکے ہم
وسواس سہی آپکو ہے شک اور — جادو ہے یہان نہ سحر کا طور
اس سر کی قسم خدا ہے دانا — کچھ اور خیال مین نہ لانا
پابند شریعت عرب ہین — ہم لوگ خدا پرست سب ہین
نیرنگ و طلسم کا تماشا — مطلق نہین اس جگہ یہ حاشا
کہیے تو ابہی اوٹہاون قرآن — مین جنس پری ہون یہ پرستان
پر دل کے لگاو سے ہون مجبور — الفت نے کیا ہے سخت رنجور
فرقت مین ہے زندگی سے جی تنگ — باقی نہین نام کو ذرا ننگ
سچ ہے کہ یہ عشق بد بلا ہے — الفت کا مرض بہی لادوا ہے
اتنا بہی نہ بیوفا ہو کوئے — مین نے تو حیا بہی کچھ ایسی کہوئے

جس سے رہی آبرو نہ عزت ۔ لیکن یہ سب آپ کی بدولت
باتیں جو میں کرتی ہوں وہ کیا ہی ۔ یہ قہر خدا کہیں سنا ہی
کہتا تھا یہ جی میں شاہزادا ۔ اللہ مرے ہی ماجرا کیا
اک اور عجب ہی اس بیان سے ۔ عاشق یہ مری ہوئی کہاں سے
خود ماہ جبین ہی یہ پریزاد ۔ جوبن یہ وہ روپ ہی خداداد
لاکھوں میں نہیں جواب جسکا ۔ ہمسر نہیں آفتاب اسکا
یہ حسن یہ دن یہ سن یہ جوبن ۔ یہ گات یہ سج یہ دھج یہ چتون
انسان تو غریب تاب کیا لای ۔ دیکھے جو ملک بھی تو پھسل جای
صورت مری کیا ہی اور میں کیا ہون ۔ انصاف یہ ہی خود اسکو چاہون
زیبا ہی جو شیفتہ ہون اسکا ۔ سو جان سی فریفتہ ہون اسکا
باور ہو یہ اولٹا النسی کیونکر ۔ عاشق ہو مری یہ ماہ پیکر
یوں کیا جو کوئی قسم بھی کھائی ۔ تو بہ ہے کبھی یقین نہ آئے
اس فکر نے ضغطے میں جو ڈالا ۔ پھر جام کو جیب سے نکالا
دیکھا تو یہی لکھا ہوا ہے ۔ ہاں ہاں یہ تمہاری مبتلا ہے
ہی النسل کی اپنے شاہزادی ۔ ہونی ہی تمہارے ساتھ شادی
لیکن ابھی کچھ دنوں ہی تاخیر ۔ آگے قسمت نصیب تقدیر
شہزادہ ہنسا یہ دیکھکر فال ۔ خوش دل میں ہوا کہ ہوں خوش اقبال
قابو میں پری یہ آئی صد شکر ۔ بے مانگے مراد پائی صد شکر
کہنے لگا اب وہ مہر تنویر ۔ کرتا ہوں میں عذر عفو تقصیر

سودائی سڑی نہ جانیے گا — دھوکا تھا بُرا نہ مانیے گا

اک بات کی اور بھی ہی حیرت — سُن لے دیکھے سے کہان کی الفت

ملتا نہیں کچھ پتا ٹھکانا — تمنے مجھے کس طرح سے جانا

بولی وہ کہ سنیے وجہ الفت — مین عرض کرون یہ سب حقیقت

دو چار ہی دن کا یہ تو ہی ذکر — مجھکو کسی بات کی نہ تھی فکر

ہی باپ مرا جو یان کا سلطان — مطبوع اوسی ہی حُسن انسان

کچھ قید نہین ہی مرد و زن کی — صورت سُن پائی جسکی اچھی

کھچوا منگوائی اوسکی تصویر — کیا دخل کہ ہو ذرا بھی تاخیر

کس شوق سی لاکھون جمع کی ہین — موقع سی محل مین اک چُنی ہین

ہے قابلِ دید کارخانہ — تصویرے وہ نگارخانہ

ممکن نہین جاسکے کوئی غیر — مین چھپ کے گئی تھی دیکھنے سیر

کمبخت وہین تو آفت آئے — یہ جان کا روگ مول لائے

دل نے آفت اُوٹھائی آخر — تصویر چُرا منگائی آخر

یون بھی نہوئی جو دل کو تسکین — پریان کئی ڈھونڈھنے کو بھیجین

جب جا کی پھر آئین وہ بھی ناکام — تب علم نجوم سے لیا کام

اس طرح کھلا طلسم کا حال — لیکن وہ جگہ کہ جی کا جنجال

اب سوچی کہ خود وہان چلی جاؤن — مطلب تو یہ تھا تمھین کہین پاؤن

مانی نہ غرض کسی کی بھی بات — پوشیدہ تمام گھر سے اک رات

لی راہ اودھر کی مُنہ اوٹھایا — تقدیر سے راستے مین پایا

سوتا وان سے اوٹھا کے لائی — جو دل کی مراد تھے بر آئی
میرا تو تمام تھا یہ قصا — فرمائین اب آپ حال اپنا
بولا وہ کہون مین اپنا کیا حال — بس حال یہ ہی کہ ہی برا حال
دور از وطن و غریب بے یار — مجبور ستم زدہ دل افگار
آوارہ مسافرت کا مارا — اللہ کے ذات کا سہارا
گھربار سے دور غم سے مضطر — ہمراہ نہ زاد رہ نہ رہبر
اسوقت مین ایسی چارہ سازی — یہ لطف یہ میہمان نوازی
حیرت کا مقام ہی سراپا — ممنون کرم ہون مین تمہارا
لیکن جو نہو یہ کچھ آپ کو شاق — اوس قصر کی دید کا ہون مشتاق
سچ جان یہ بات ای سمن بر — احسان کمال ہو گا مجھ پر
کہنے لگی وہ سہ دو ہفتہ — مجبور ہون کیا کہون مین توبہ
حیلہ ہے نہ ہے کوئی بہانا — شک اور کوئی نہ دل مین لانا
جانا ہی وہان کا سخت دشوار — کیا دخل فرشتے کو ملے بار
مجکو نہین جانے کی اجازت — پوشیدہ گئی تھی اور بدقت
لیکن مین کرون گی کوئی تدبیر — بولا یہ کہ پھر عبث ہی تاخیر
واللہ دل اسقدر ہی بےچین — ممکن نہین ایک دم بھی چین
یہ حال ہی جان منتظر کا — کچھ دیر ہوا اگر اور وقفا
مجکو تو یقین ہی دم نکل جائے — گھبرائی پری کہ کیا کرون ہائے
کچھ اور تو بات بن نہ آئے — دل نے یہی گھات بس سوجھائے

رکھوالون کے رکھ کے پاؤن پر سر — دے لیکے محافظون نے ملکر
تنہا پری نے سیر اسے تو بھیجا — خود خوف سے تھام کر کلیجا
ہر سو نگران تھی دائین بائین — تھین ورد ہزار ہا دعائین
کہتی تھی کہ بات تو بری ہے — قادر ہے مگر خدا قوی ہے
مالک ہی وہ نام اوسکا ہی پاک — پڑ جائی گی سبکی آنکھون مین خاک
حاصل یہ کہ وہ پری شمائل — تنہا ہوا اوس مکان مین داخل
دیکھا تو وہان کا تھا وہ نیرنگ — انسان تو کیا ملک بھی ہو دنگ
جادو کا مکان وہ اوتنی جا ہی — جو نقشہ ہے وان وہ دلربا ہی
جس سمت نظر اوٹھا کی دیکھا — بس گڑ گئین پتلیان اوسی جا
ہو تاب نظر بشر کی کیا جان — صدقے اوس قصر پر پرستان
نقشے اس رنگ کی تھی دو چار — بہزاد ہو جنسے نقش دیوار
خود گم ہوا آنکھ اوٹھی جدہر کو — ششدر رہا کہ دیکھیے کدہر کو
تصویر تھی اک سے اک پریزاد — گھر کیا تھا کہ شہر حسن آباد
حیران یہ مہ جبین کھڑا تھا — سکتہ تھا کہ سیر کر رہا تھا

شاہ عالم کا تصویر خانی مین جانا اور اوسمین اپنی معشوقۂ خیالی کی تصویر کا ہاتھ آنا جلدی مین قصد روانگی اور بیقراری دلربا پری کی ہمنشینون کا خوف سی افشائی راز کرینا دفعتہً دونون پر آفت آنی اور شہزادے کا تنہا راہ لینا

کیسی یہ شراب تھی دہوان دہار | ساقی ہمین تہامنا خبر دار
گرنے کو ہین اب نشے کے مارے | لے ڈگنے لگے قدم ہمارے
اک جام سے ہی وہ کیفِ مستی | بالکل بہولے ہین اپنی ہستی
ہین نشۂ مے سے اسقدر چور | شیشے کی پری نظر مین ہی حور
کہتا ہے یہ آگے کہنے والا | کچھ دیر وہ لطف دیکھا بہالا
اب اسمین فلک کو رشک آیا | بیچارے پر آسمان ڈہایا
بنیاد فساد کی یہ ڈالے | دکہلائے وہ شکل خواب والے
پہلے تو ذرا بغور دیکھا | پہچانتے ہی ہوا یہ لیکھا
غش آگیا گر پڑا زمین پر | بیہوش پڑا رہا وہین پر
بارے ہوئی کم وہ بیخودی آپ | مجنون کی دوا خدا نی کی آپ
ہوش آیا تو اب یہ ہوش آیا | کچھ ڈر نہ کیا نہ خوف کہایا
تصویر اوچک کی وہ اُتاری | پہلو مین لگا کی دل سی رکھی
پوشیدہ چرا چھپا کے لایا | گرتا پڑتا وہ باہر آیا
دیکھی جو ہین صورت اوس قمر کی | کہنے لگے ہنس کے شاہزادی
جی سیر مین لگ گیا جو کی دیر | اللہ غنے ہوئی بڑی دیر
باقی نہ یہان تہی جان ہین جان | کیا جانے کدہر کدہر گیا دہیان
توبہ خفقان ہی کیا بری شی | اسوقت کا اضطراب ہی ہی
اظہار قلق کے تھے اودہر سے | چپ چاپ یہ بیٹھے سن رہی تھے
کچھ منہ سے کہا تو یہ کہا ہان | سچ کہتی ہو تم مگر مری جان

مین کس سے کہون جو مجھپہ گذری — تاخیر کی وجہ خاص کیا تھی
کہیے یہ کہان بیان کا یارا — وفا ہو ہی مین دل نہین ہمارا
قسمت نے دکہائے اور سامان — لو جاتے ہین اب خدا نگہبان
لیکن یہ بات بہی رہے یاد — زندہ ہین اگر تو اے پریزاد
پہر ہوتی ہین آکی ہم قدمبوس — مرجائیں اگر تو جاے افسوس
احسان دعای مغفرت ہو — کہنا اللہ بخشے اوسکو
بولی وہ تڑپ کے غم کی ماری — باتین تو یہ سب سنین تمہاری
للہ زبان پہ بہے نہ لانا — جانا تو حلال کرکے جانا
حاضر ہون مجھے دریغ کیا ہی — لیجے وہ چہری ہی یہ گلا ہی
پہر ذکر اگر یہ کان تک آے — دم گھٹ کی ابہی ابہی نکل جاے
چہیڑا ہی نیا یہ تذکرہ خوب — خواہان مری جان کی ہو کیا خوب
یہ بات نہ منہ سے بہی نکالو — مرجاؤن جو نام جانے کا لو
میرا تمہین کچھ خیال بہی ہی — سچ ہی کہ فقط یہ دل لگی ہی
کچھ خوف خدا ہی دل مین لاؤ — آخر مرا جرم تو بتاؤ
کیا بات ہوئے خلاف مرضی — مین نے تو کوئی خطا نہین کی
ثابت مری کونسی ہی تقصیر — کس جرم کی دیتی ہو یہ تعزیر
جب اسنے کہا قسم سے واللہ — ای ماہ جبین خدا ہی آگاہ
دل مین یہ خیال بہی نہ تم لاؤ — بات اتنی ہی چند روز غم کہاؤ
تقصیر کا ذکر کیا ہے جانے — تمنے تو وہ کی ہی مہربانگی

بھولون گا جسے نہ زندگی بھر | امکان بیان سہی بہی ہی باہر
کہدینگی یہ ماجرا کسی دن | منظور خدا اگر ہے لیکن
اسوقت نہین جو اُس پر جا | کیا جانی ہی کیا سے کیا ارادا
باتین جو یہ بیخودی مین کی ہین | اب مجکو وہ یاد بہی نہین ہین
تہی اور بہی دلربا کو حیرت | کہتی تہی یہی وہ ماہ طلعت
جملہ ہی عجیب کچھ ہی بے ربط | یا تمکو جنون ہی یا مجھے خبط
اپنے تئین اسنے جب سنبھالا | تب اوسنے کمر مین ہاتھ ڈالا
تڑپی مچلی زمین پہ لوٹے | کی غرض جو راہ ہو نہ کھوٹے
لونڈی کو بہی ساتھ لیتی چلیے | یا جان نکال کے نکلیے
چلنے کا جو قصد ہی مصمم | تو بندہ نواز ساتھ ہین ہم
یان رہیے تو آپ کا ہی گھربار | اور چلیے تو ساتھ ہے گنہگار
یون جاؤ تو یہ خیال ہی خام | اب بکتے ہی کام اور کیا کام
مطلب ہے یہ اور مدعا کیا | تم یان سے گئے تو پھر رہا کیا
تھم جائیے لیکن اک ذرا دیر | دیکھے نہ یہ دن دہاڑے اندھیر
منظور ہوا اتنی عذر خواہی | آجاے سفیدی مین سیاہی
پھر شوق سے چلیے کچھ نہین غم | ہمراہ رکاب خاص ہین ہم
اسکی بہی سمجھ مین آگئی بات | سوچا چلو خیر ہونے دو رات
تقدیر کی سنیئے اب بھلائی | ناکردہ گناہ آفت آئے
یعنی وہی اوس پری کی ہمراز | آپس مین الگ ہوئی سخن ساز

لو بی بی قیامت آئی بالکل ہم سب کی تو شامت آئی بالکل
کہتے تھے کوئی ذرا سنو تو میں تم سے یہ پوچھتی ہوں لوگو
الفت میں یہ بو کھلا گئی ہے وحشت کی ہوا سما گئی ہے
کیا ہو جو یہ چھپ کے باپ ماں سے چلدے کسی سمت کو یہاں سے
توبہ کہیں آبرو نہ بیچے گے عزت نہیں جان پر بنے گے
پرسش تمھیں سب سے ہوگی بتلاؤ کیا اسکا جواب دوگی بتلاؤ
روتی تھی کوئی بصد محبت کہتی تھی کوئی خدا کی قدرت
مجبور رہے آدمی اسی جا کیا جلد بگڑ گیا ہی نقشا
افسوس وہ کون سی گھڑی تھی کمبخت یہ آنکھ کب لڑی تھی
نوج ایسی غضب کی لاگ لگتی اوس ساعت بد کو آگ لگتی
کہتی تھے کوئی مآل اندیش انجام کا بھی ہی کچھ پس و پیش
جان اپنی اگر ہو اب بچانی ماں سے کہو انکی سب کہانی
کہدیں کہ حضور ہی یہ افتاد آپے سے گذر گئی پریزاد
اسکا کوئی بند و بست کیجے الزام نہ کل کو ان کو دیجے
اپنی کوئی بات اگر منائے وہ جانے اور اوسکا کام جانے
ہاں ہاں کہ سنکے سب نے باہم رتّی رتّی غرض اوسی دم
دوہرایا پری سے حال سارا ہاتھ اوسنے اوٹھا کے سر پہ مارا
غصے میں کہا کہ کیا کروں ہائے غارت ہو یہ نا نصیب مرجائے
پیوند زمیں کے ہو یہ لنکا پردہ ڈھک جائے بدچلن کا

چالاک غضب ہوئی یہ فتنی ۔ ناپید ہوا اتنی ہی کی اتنی
کیا کوسون مین اسکو موت آئے ۔ ناشاد یہ نامراد جائے
کوسا پہلے تو کٹ کٹا کے ۔ پھر طیش مین شاہ پاس جا کے
رو رو کے بیان کی وہ سب نقل ۔ سچ ہی عورت ہی ناقص العقل
وہ مرد کی ذات اور سمجھ دار ۔ پوشیدہ وہان سہی اوٹھکی اکبار
دو چار قوی قوی جنون سے ۔ ارشاد کیا محل مین جا کے
جس شخص کو غیر جنس پانا ۔ زندہ مرے پاس لے کے آنا
ساتھ اوسکی کوئی جو دوسرا ہو ۔ اوسکو بھی وہین اسیر کرلو
پوشیدہ مگر یہ سب ہو تعمیل ۔ تاخیر نہو ذرا بہ تعجیل
تھی حکم ہی کی او نہین ضرورت ۔ فورًا قہر خدا کی صورت
نازل ہوئے سر پہ بے تحاشا ۔ دیکھا تو ہی اک نیا تماشا
ہی پھیر کچھ ایسا اس صدی کا ۔ ہمسایہ ہے آدمی پری کا
طرفہ نظر آئی ایک افتاد ۔ انسان کی بغل مین ہی پریزاد
پونہچا ہے یہ بیخودی کا عالم ۔ بیخوف کسی کا ڈر نہ کچھ غم
سر پر یہ چڑھا ہی عشق کا بھوت ۔ سرشار ہین دونون مست و مبہوت
فورًا وہین کرلیا گرفتار ۔ بس اور او نہین تھا کیا سروکار
آنًا فانًا مین قید کر کے ۔ فرّاٹا بھرا اوڑے وہان سے
یہ آن تھی پری کی ہوش اوس آن ۔ شہزادے کی جان مین نہ تھی جان
محجوب تھے اپنے جی مین ۔ کاٹو تو لہو نہ تھا کسی مین

دونون کو تھی ایک طرح کی یاس
بیچارے تھے زندگی سے بی آس

حاضر ہوئے شہ کی پاس جسدم
کیا کہیے اب اوس گھڑی کا عالم

سکتے سے پری تھی شکلِ تصویر
تھرّاتا تھا خوف سے وہ دلگیر

جسدم دیکھا سُنا یہ احوال
چہرہ ہوا بادشاہ کا لال

رسوائی کے ڈر سے دم بخود تھا
کہتا تھا کہ دون انہیں سزا کیا

فرمایا یہ بعد ساعت چند
اب انکو جدا جدا کرو بند

کل صبح کو حکم قتل دونگا
دونون کو مین توپ دم کرونگا

شہزادے کی قیدسی رہائی زہتی مین ماہرخ پریزاد کو قیدسی چھوڑانا اور دیو کی لڑائی بعد فتح دونون کا قصد وانگی شہزادے کا راستے مین اپنی کیفیت دوہرانا منزل مقصود تک پہونچ جانا

مجبور ہون کیا بتاؤن ساقی
کیونکر ترے پاس آؤن ساقی

پھرتا ہی عسس کے پاون ٹوٹین
آنکھین کہین محتسب کی پھوٹین

واعظ کا ہی اوج پر زمانہ
رندون کا ہی بند آب ودانہ

مسدود ہی میکدی کا رستہ
میخوار ہین سب خراب وخستہ

اوٹھا نہین شورِ قلقلِ مے
جو شیشہ ہے پنبہ در گلو ہے

بگڑا ہوا رنگ آج کل ہے
یہ جو گرہ حریف کا عمل ہے

ممکن نہین اک قدم بڑہانا
میخانہ یہ ہے کہ قید خانا

کیا دخل کسی کی ہو رسائی
اب زاہد خشک کی بن آئی

لیکن ہمت نہین مین ہارا　　دے لیتا ہون دل کو یہ سہارا
گر فضل خدا ہی شامل حال　　ان سبکا ہی بندوبست کیا مال
مانند نظر نظر سی پنہان　　یون نکلین گی جیسی دل ہی ارمان
ہی اسکی نظیر اگلی تقریر　　شہزادہ ہوا جو پابزنجیر
انجام کو سوچتا تہا ہر بار　　ابکے ہوئے نئے طرح گرفتار
مجبور رہین راہ کیا نکالین　　کیونکر سوِ یار راستا لین
اتنے مین وہ یاد آگئی بات　　تہی پاس جو شاہ جی کی سوغات
لیتے نہین اوس سے کام واللہ　　اس عقل کو بہی سلام ہی واہ
گٹکا وہی پہر تو منہ مین ڈالا　　اوڑ چلنے کا راستا نکالا
اک جست مین تہا بشر ہوا پر　　پیدا ہوئے صورت ہوا پر
پائی جو نجات اوس بلا سے　　باتین کرنے لگا ہوا سے
کہتا تہا خضر ملے بچی جان　　برحق ہی یہ بس خدا کی ہی شان
اللہ کا شکر ادا کیا پہر　　اک سمت کا راستا لیا پہر
تنہا اوسی سمت یہ دلاور　　دن رات اوڑا کیا برابر
اک روز کی بات پہرتے چلتے　　آواز سنے یہ کوئی جیسے
کہتا ہی بدرد و بیقراری　　ہی کون جو لی خبر ہماری
خالق مری رحم کر خبر لے　　ای مالک خشک و تر خبر لے
اس رنج و عذاب سی ہون بیچین　　ای چین کی دینی والی دی چین
اللہ مرے مدد کر　　ای دافع غم بلا کو رد کر

اپنا ہی تو چوٹ کھائی تھا دل | سنتی ہی صدا وہ ہل گیا دل
آواز کے آسرے سہارے | پونہچا اک باغ کے کنارے
دیکھا تو جوان اک پریزاد | کرتا ہی بلک بلک کی فریاد
سختی سی کڑی اوٹھا رہا ہی | زنجیرون مین غل مچا رہا ہی
لیکن کوئی پیش و پس نہین ہے | مظلوم کا دادرس نہین ہے
رنجور جو اس طرح سے پایا | مجبور پہ اوسکو رحم آیا
پوشیدہ یو نہین قریب جاکر | پہلے اوسی قید سی چھڑا کر
ظاہر ہوا اور بلطف پوچھا | کیون ہمسے کہو تو حال اپنا
تم کون ہو وجہ قید کیا ہے | بولا وہ یہ طرفہ ماجرا ہے
کچھ کیجئے پہلے اپنی تعریف | کس طرح حضور لائی تشریف
آزاد نہین مجھے کیا ہے | بندہ اپنا بنا لیا ہے
کس طرح سے ہو نہ عقل حیران | احسان اور اسطرحکا احسان
اس قید شدید سے چھڑایا | جان بخشی کرکے جی بچایا
آنا تو یہان کا ہے ذرا کام | اتنا واقف ہی پر یہ ناکام
پرخوف یہ وہ جگہ ہے واللہ | کیا دخل فرشتی کو ملے راہ
کیا خاک تھی مخلصی کی صورت | یان خواب مین بھی کسی کی صورت
ابتک تو کبھی نظر نہ آئی | ہان شکل خدا نے یہ دکھائی
ہین آپ خضر گمان ہی یہ | بے شبہہ خدا کی شان ہی یہ
واللہ اوسی مین ہی یہ قدرت | کیا جان ہی کیا کسی کی طاقت

پیدا کیسے کیے ہین بندے ایسے بھی بنا دیے ہین بندے
کہنے لگا ہنس کے وہ خود آرا شرمندہ نہ کیجیے خدارا
تعریف کا ہی خدا سزاوار بندہ کا ہو بندہ کیا مددگار
مطلب ہی وہی بنانے والا کام ایک کا ایک سے نکالا
یہ بات زبان پہ بھی نہ لاؤ حال اپنا ذرا مجھے بتاؤ
بولا وہ کہ حال کیا بتاؤن فی الحال تباہ و منتشر ہون
ہون نسل مین قوم آتشی سے مشہور ہون شاہزادگی سے
کہتے ہین بشر جسے پرستان ہی باپ مرا وہان کا سلطان
اک دیو پلید ای شہنشاہ رکھتا ہی کچھ اوس سی بغض للہ
کیا جانی کوئی ہی دشمنی کیا اک روز شکار کو مین نکلا
اس گھات مین ہر تون سی تہا وہ تنہا مجھے پا کے لے اوڑا وہ
چھٹتا کیا آکے دام مین صید لا کر اس باغ مین کیا قید
تقدیر نے دن برے دکھائے قسمت سے مری حضور آئے
اکسیر کی ہاتھ آئے بوٹے کیا معنی بلا سے جان چھوٹی
آفت سے بچا نجات پائے اللہ نے یہ گھڑی دکھائے
کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا ہون بندۂ بے درم تمہارا
ہر ہر بن مو اگر زبان ہو شکر یہ نہ آپ کا بیان ہو
اتنا ہے فقط کہ زندگے بھر خادم ہی غلام بندہ پرور
جبتک ہی بدن مین جان باقی قدمون سی لگا رہیگا فدوی

لیکن اتنا حضور کہیے — حیرت ہی مجھے ضرور کہیے
پریان مری ہوش ابتلک ہین — انسان ہین آپ یا ملک ہین
رکھی کوئی یان قدم یہ کیا تاب — رستم کا ہے زہرہ اسجگہ آب
انسان کی بھلا ہی کیا حقیقت — دیکھی نہین جن کی بھی یہ جرأت
طرفہ یہ کہ ڈر نہ خوف بیفکر — کچھ بیم و ہراس کا نہین فکر
گویا ہوا سنکے وہ نکو فال — تم پوچھتے ہو مرا جو احوال
ہے طول و طویل یہ حکایت — انشاء اللہ وقت فرصت
لیکن ہی یہ مختصر سی اکبات — چکر مین ہون مثل چرخ دنرات
دور از وطن و تباہ و گمنام — نے یار و دیار نے سرانجام
نادیدہ فدای چشم جادو — نے جرم شہید تیغ ابرو
نے مونس و نی رفیق و ہمدم — پامال جفا و کشتہ غم
یہ منزل سخت یہ کڑی کوس — طول شب ہجر سی بڑے کوس
تنہائی مین اور یہ راہ چلنی — تلوی نہین سینہ تک ہی چھلنی
ساتھے نہ جہان نہ رہ نہ رہبر — اک جان حزین و غم کا لشکر
بھولا وہ سب اپنی قصہ خوانی — رونے لگا سنکے یہ کہانی
کی عرض بس اب معاف کیجی — چرکے دل زار پر نہ دیجے
سننے کی جگر کو تاب کب ہے — تاخیر یہان مگر غضب ہے
چلیے نہ جدھر کا ہو ارادہ — غفلت لازم نہین زیادہ
ظالم کو کہین خبر نہو جائے — ایسا نہو اور کچھ بلا آئے

باتین یہی ہوتی تھین کہ یکبار
آواز کسی نے دی خبردار

دیکھا تو بسان کوہ البرز
اک دیو مہیب ہاتھ مین گرز

آفت سا کھڑا ہے سر پہ تولے
چنگھاڑ رہا ہی منہ کو کھولے

شہزادہ یہ ٹھاٹھ دیکھتے ہی
تڑپا بجلی کی طرح خود بھی

چل پھر کرنے لگا برابر
وار اوسنے کیا وہین سنبھل کر

خالی جو ہتائی رک گیا وہ
لنگر نہ تھما تو جھک گیا وہ

چوٹ اسنے بہی کی جو زد پہ آیا
اک وار مین دو کیا گرایا

اوندہا یونہین منہ کی بہل زمین پر
آیا وہ شفقے کر یہ منظر

قدمون سی لپٹ گیا پریزاد
بولا کہ یہ ہے اوسی کی امداد

ماشاءاللہ شیر ہین آپ
بیمثل بڑے دلیر ہین آپ

دیکھی نہین یہ لڑائی کی ڈہنگ
واللہ ہے یادگار یہ جنگ

کیا بات ہی جراتون کی کیا بات
اعجاز ہی سچ کہون کرامات

وہ خوف وخطر تو مٹ گئی سب
پھر کہیے کدھر کا قصد ہی اب

بولا یہ جری جدھر چلو تم
مین ہوش مین اپنی ہین کہ خود گم

القصہ اوڑے چلے وہان سے
دم بھر مین ہوا ے آسمان تھے

گھوڑون پہ ہوا کی دونون خوشخو
پران ہوئے مثل ہوش اک سو

اوڑتے کہین تیز بے تحاشا
رک جاتے کہین پے تماشا

بستی کہین پاتے تو اوترتے
راحت کے لیے مقام کرتے

اک روز برائے شب گذاری
دوہرائی حقیقت اپنی ساری

دکھلائے وہی شبیہ مرغوب
اپھے سے دل آپنے لگایا
اب حال وہان کا سنئے ایشاہ
ہی سمت جنوب یان سی یہ دو
سب کہتے ہین اوسکو فرحت آباد
بالکل رشک قمر حسین ہین
جو شاہ وہان کا حکمران ہے
رکھتا ہی وہ خسرو دلاور
ہے رشک قمر وہ سیم اندام
عالم ہے وہ خوبصورتی کا
حق حق تو یہ ہے کہ وہ ستمگر
رخ رو برو اوسکے کیا قمر کا
پر فہر یہ ہی وہ غیرت حور
جسکی ہی نہ حد نہ انتہا ہے
جوبن یہ گھمنڈ ہے کچھ ایسا
کیا دخل جو ذکر تک یہ آئے
اب اور بھی کوئی مہ جبین ہے
اللہ غنی یہ حال ہے بس
اور یہ تو سنا ہی مرد کا نام

کہنے لگا دیکھکر وہ کیا خوب
معشوق تو خوب ہاتھ آیا
خادم تو ہی اس سی خوب آگاہ
اک شہر بڑا حضور پر نور
انسان ہین وہان کی کل پریزاد
اتنا ہی فقط کہ پر نہین ہین
یکتائے جہان وہ نوجوان ہے
خورشید جمال ایک دختر
گیتی افروز اس سے ہی نام
ابتک نہ سنا نہ ہمنے دیکھا
ہے غیرت آفتاب محشر
خورشید ہے جسکے در کا ذرا
صورت پہ بھی اسقدر ہی مغرور
کچھ اصل نہین کسی کی کیا ہے
دعوی ہے یہ خوبصورتی کا
بھولے سے زبان پہ کوئی لائے
ہان یہ کہ نہین کہین نہین ہے
اغماض کا بھی کمال ہی بس
تو بہ تو جہ ہی مثل دشنام

جھوٹون کوئی شخص تا زبان لائی — بھولے سے جو لاے تو سزا پاے

نفرت ہی اس انتہا کی مشہور — ہوتا ہی نہین کبھی یہ مذکور

نسبت ناتے کا ذکر کیا ہے — وہ قوم کی قوم سے خفا ہے

ضدی از بس ہے وہ سمن بر — سمجھاتے ہین باپ مان بھی اکثر

الفت کے سبب سی یہ ہین مجبور — کرتے ہی نہین کبھی وہ منظور

اکثر وہ شریر آفت دہر — کہتی ہی یہ بات لگتی ہی زہر

ہی مرد کی ذات وہ فسادی — بے شادی سمجھیے کیسی شادی

اِس فکر سے اسقدر رہی جی تنگ — ہی نام ہی لینے سی مجھی ننگ

اِسدرجہ ہی نفرت اس بیان سے — شرم آتی ہی کیا کھون زبان سے

اپنے کھلے بندون خوب رہنا — کیا کام پرائی قید سہنا

اب چاہو بناؤ کیسی ہی بات — پابند کسی کی ہون بری بات

اک اور مزا ہے یہ تو سنیے — مرجائی کے جا ہی یہ تو سنیے

کچھ دل سی نہین بنائی ہمنے — بچپن مین بہت سُنی ہین قصے

چاہو جو انہین تو خود ہی چاہین — اپنے سے جو ہو سکے نباہو

انکو نہین کچھ خیال اوسکا — کیسا ہی بُرا ہو حال اوسکا

ڈھونڈھا ہی کرینگی یہ حسین اور — آج اور کہین تو کل کہین اور

پھر وان بھی نہین قیام دو دن — قسمت بازی ہی گذری جو دن

اس دام مین دم سی کون آئے — کیا ایسی پڑی جو دل لگائے

طینت میں ہی انکی جعلسازی — چھٹتی ہی نہین ہی فقرہ بازی

ظاہر ہین گھلے ملے بہت ہین — دکھلانے کے چوچلے بہت ہین
باطن ہین نہین خیال اِتنا — بھاگے ہین گے اِنسے چھٹو جتنا
جب کہی کہ دل نہین ملا ہے — بیکار پھر اسمین کیا مزا ہے
اکثر یہ سنے ہین کارخانے — ہین دور کی ڈھول بس سہانے
شہزادے سے کہکے سارا قصہ — گویا وہ ہوا یہ دست بستہ
اِسکی تو خدائی بھر مین ہی ہوم — خادم کو نہین اب آگے معلوم
بیجا ہے یہ ذکر یا بجا ہے — سچ کیا ہے دروغ اسمین کیا ہے

پہونچنا شاہ عالم کا شہرِ دلدار مین اور رسائی دربار مین پھر پوشیدہ باغِ محبوب مین سیر کو آنا غش کی بدولت گرفتار ہو جانا

رخصت اے زاہدِ ریائی — ہم سنتے ہین فصل گل پھر آئی
اُف رے ہوسِ شراب خواری — اِن روزون یہ شکل ہی ہماری
وحشی کوئی جیسے مست سرشار — آتا ہے یہی سمجھ مین ہر بار
کیا دیر ہے میکدے مین چلکر — ساقی سے یہ پوچھیے مچل کر
شیشون مین یہ تو نی کیا بھرا ہی — کیون یار یہ سرخ سرخ کیا ہی
بس اتنی ہی بات کی خوشی ہے — کہدے وہ کہ دُختِ رز یہی ہے
ہی آگئے یہ ذکر قصہ کوتاہ — تھے گھر کے پتے سے خوب آگاہ
مُنہ دونون نے اوسطرف اوٹھائے — کچھ روزونمین چلتے چلتے آئے
داخل ہوئے خاص شہر مین جب — چھوٹے بڑے دیکھنے لگے سب

بازار مین سیر کو جو نکلے — لوگ انکا تماشا دیکھتے تھے
گو لاکہ طرح کی ہو تباہی — چھپتا نہین رعب داب شاہی
کامون مین ہی اوسکی دخل کسکا — تہا سان گمان بہی نہ جسکا
چلتے پہرتے یہ دونون فی شان — جا نکلے جو زیر قصر سلطان
صورت مین تو تہی ہی غیرت ماہ — دیکہا جو انہین تو شاہ جمجاہ
یہ کہنے لگے درود پڑھکے — کیا شان ہے ایسی بہی ہین بندے
دیکہے سے بشر ہو جنکے حیران — صدقے تری صنعتون کے قربان
پہر خادمون سے کیا اشارا — لائو مرے پاس انہین خدارا
اسوقت چراغ ہوش گل ہین — پوچہون تو یہ کس چمن کے گل ہین
یہ سن یہ مسافرت یہ غربت — اس صورت پر یہ کیا ہی صورت
کس دکہ نے بہلایا گہر کا رستہ — کسواسطے ہین خراب خستہ
ایسا پاتے ہی لوگ آئے — ہاتہون ہاتہ انکو جاکے لائے
آپس مین یہ دونون مہر طلعت — کہتے تہے چلو خدا کی قدرت
ظاہر مین تو بن پڑی ہی تدبیر — اب آگے جو کچھ دکہائی تقدیر
پہونچی جو ہین قرب شہ وہ خوشخو — کی عرض نگاہ روبرو ہو
آداب تو جانتے ہی تہی سب — تسلیم کو جہک گئے مودب
دستور سلام سے تہی آگاہ — سجدہ اگرتے ہی وہ شہنشاہ
پہچان گیا یہ دونون کمسن — بولے شبہہ نہین شاہزادے لیکن
ڈالی ہی فلک نے کوئی افتاد — بیشک کسی وجہ سی ہین برباد

چہرے سے عیان ہی رعب شاہی | افسوس اور راہ سپہ یہ تباہی
یہ حسن و جمال اور یہ غربت | ایسون پہ یہ دُکھ خدا کی قدرت
ان پاؤن سہی اور یہ دشت گردی | ان پہول سہی گالون پر یہ زردی
پوچھا آہستہ پھر بہ شفقت | کیون تمپہ پڑی ہی کیا مصیبت
کیا وجہ ہمین بڑا عجب ہے | کیون نکلے ہو گہر سے کیا سبب ہے
دکھ درد نہ اپنا اب چھپاؤ | احوال ہمین بہی کچھ سناؤ
کیا وجہ جو اتنے منتشر ہو | شرماؤ نہ صاف صاف کہدو
کی عرض انہون نے دست بستہ | پُر درد حضور ہے یہ قصّہ
رنجور رہین پایمال غم ہین | شایان عنایت و کرم ہین
کچھ کہ نہیں سکتے کیا بتائین | ٹہکنے کی جگہہ ذری سہی پائین
لیکن کوئی غم نہیں رہا اب | بگڑے ہوئے کام بنگئے سب
عُسرت کا گذر گیا زمانہ | لایا اِس در تک آب و دانہ
چمکا ہے نصیب کا ستارا | اقبال ہے اوج پر ہمارا
وہ کیا کہ حضور سا شہنشاہ | سلطان جہان خلیفۃ اللہ
مستفسرِ حال ہے زبانے | مالک کی ہی یہ بہی قدردانے
ہی قدرشناس آپکا دم | اب خوش ہین ہمین نہیں کوئی غم
کیا فکر کا ذکر رنج کیسا | اسوقت تو دل غنی ہی ایسا
معراج کسی کو جیسے ہو جاے | یا دولت لازوال ہاتھہ آے
باتون سہی ہوا یہ شاہ مسرور | خلعت منگواکے حسب دستور

دونون کو عطا کیے اوسی آن — پھر اور تمام ساز سامان
سب کچھ اوسی دم کیا مہیا — کہنے ہی کی دیر تھی کہ کیا تھا
بعد اسکے خطاب و مُہر دیکر — بٹھلا دیا تخت کے برابر
اِنشا جو ہوا وہان سہارا — تب کہنے لگا وہ غم کا مارا
کیون بھائی بتاؤ اب کوئی گھات — تم سے مجھے پوچھنی ہی اک بات
وہ کیا کہ یہان تلک تو بارے — آ پہونچے ہین ڈوبتے اوچھلتے
شکر اسکا ادا کرین کہان تک — قسمت ہمین لائی تو یہان تک
اب وصل حبیب ہو تو جانین — دیدار نصیب ہو تو جانین
دیکھو کوئے راہ وہ نکالو — کچھ شکل ہماری زیست کی ہو
بالخیر نہین تو خاتمہ ہے — قصہ ہی تمام ہو چکا ہے
واللہ یہ اب ہی دل کا عالم — نشتر سا کھٹک رہا ہی ہر دم
ہی لحظہ بہ لحظہ بُرا حال — سینے مین ہی جان جی کا جنجال
اور سب سے سوا تو یہ غضب ہے — ہین سلب حواس ہوش کب ہے
بوالصمد التجا وہ دلگیر — بالفعل تو سوجھی ہی یہ تدبیر
چلیے ہم آپ آج چل کے — دیکھین تو وہان کی کیا ہین نقشے
مطلب کی سنے تو وہ دلاور — بیساختہ بول اوٹھا تڑپ کر
ہان ہان یہ صلاح ہی بہت ٹھیک — اس سے بہتر تو میری نزدیک
نکلے گی نہ حشر تک کوئی بات — انشاء اللہ ہونے دو رات
بالا بالا چلین گے ڈر کیا — کچھ خوف کی جا نہین خطر کیا

اب سنیئے نصیب کی بھلائی — جون تون شامِ امید آئی
یہ بھی اک ہونے والی افتاد — بےچین تھا دن سے وہ پری زاد
سویا سرِ شام پڑکے غافل — بیچارہ یہ تیر غم کا گھائل
بستر پہ تڑپ رہا تھا مدہوش — الفت کا ہوا جو کچھ سوا جوش
سوچا کہ چلا چلون اکیلا — دیکھون تو وہان کا رنگ ہی کیا
تنہائی کا اور جو پیش و پس ہے — تو ساتھ خدا کی ذات بس ہے
بیتاب تو تھا ہی اوڑ کے آیا — پوشیدہ وہ ٹھہر کے پھر کسی جا
کرنے لگا سیرِ گلشنِ یار — دیکھا تو بہشت ہی وہ گلزار
جو گل ہی وہ زر بکف ہی مغرور — آسیب خزان سبھی سبزلون دور
ہر برگ میں ہی نزاکتِ گل — ہر خار زبانِ تیز بلبل
گل پھول رہی ہین کیسی کیسے — ہر رنگ کے نت نئے شگوفے
پھولون سے سوا پھلون کا نقشا — خوشہ ہی کہ موتیون کا گچھا
تھالون مین وہ پیڑ چھوٹے چھوٹے — گلدانون مین جیسے گل کے دستے
چھتنارے سڈول خوبصورت — پھولون کی مہک خدا کی قدرت
زورون پہ بہار تازہ جوبن — سرسبز ہرا بھرا وہ گلشن
شاخون کی لچک وہ چشم بد دور — جیسے دمِ رقص ساعدِ حور
بلبل کے منجھے ہوئی وہ آواز — وہ نغمۂ دلکش و خوش انداز
مستی مین خوشی سے چہچہانا — گانا وہ بہار کا ترانا
سبزے سے زمین پر ایسی تزئین — بچھے ہوئے سبز جیسے قالین

نہرون کا وہ صاف صاف پانی
آبِ دمِ تیغ کے روانے

فوارون کی تھی وہ سربلندی
مقیش کی جھاڑ یا رو پہلے

وہ چودھوین شب وہ چاندنی رات
دن ہوتا تھا جسکے روبرو مات

نوعمر ہزار ہا خواصین
آپس کی ہنسی وہ دل لگی مین

سب شوخ مصاحبین وہ ناک
وہ ٹھاٹھ غضب غضب کی پوشاک

وہ چاندنی رات شب کا جلسہ
نکھرا ہوا اُس غضب کا جلسہ

چھٹکے ہوے چار سمت گلرو
غنچہ نہ سا پری وشون کا ہو

سیرِ شبِ ماہ کے تھے سامان
مقیش اوڑا رہی تھین پریان

مشتاق کو ولولہ جو آیا
اور آگے ذرا قدم بڑھایا

دیکھی وہ پری جڑاؤ کوٹھی
منزل تھی جو خاص اوس قمر کی

بارہ دری یا طلسم کا گھر
ہون جس سے حواس خستہ ششدر

نقشہ وہ کہ دل پہ جسکا ہو نقش
سو مرتبہ اوس سے کم فرح بخش

آگے وہ چبوترہ خوش اسلوب
نگینہ وہ کھچا ہوا بہت خوب

اک ڈال تمام شیشہ آلات
الماس تراش واہ کیا بات

گرمی مین یہ ٹھنڈی روشنی تھی
رکھے ہوئے سبز جھاڑ فرشی

چوکے پہ وہ فرش نور کا صاف
ہو عارض حور جیسے شفاف

تکیے سے لگی تھی مسند آرا
وہ مہر جمال ماہ سیما

صورت کی بیان کیا ہو صورت
دیکھو تو کہو خدا کی قدرت

آفت ہے کہ مہ جبین ہے یہ
اے صل علی حسین ہے یہ

گالون پہ صفائی کا یہ نقشا — جمتا ہی نہ تھا قدم نظر کا
چمکا تھا یہ آفتاب عارض — نور عارض نقاب عارض
ہر چند نظر جما جما کے — چاہا کہ جمال یار دیکھے
لیکن یہ چھوڑا نہ بیخودی نے — مہلت لینے نہ دی غشی نے
لغزش تو لگی تھی دم قدم سے — تیورا کے گرا زمین پہ دھم سے
تھا پاس جو وانسی تھوڑی ہی دور — خود چونک پڑی وہ غیرت حور
نزدیک جو اور بھی کھڑی تھین — دہشت سے اوچھل اوچھل پڑی تھین
ڈرپوک جو کچدلی تھین اکثر — اونکے تو بنی ہوئی تھی دم پر
آنکھین نڈرون کی پر نہ جھپکین — جو دیدہ دلیل تھیں وہ لیکین
پاس آئین تو دور سے کیا شور — مردہ کسی مرد کا ہی در گور
بولی کوئی سٹ پٹا کے ای ہی — اک کہتی تھی غل مچا کے ہی ہی
صدقے گئی اس بلا کو ٹالو — قربان ہین یا علی بچالو
اکثر کو غش آئے ڈر کے مارے — ہل چل سی پڑی محل مین سارے
چلائی کوئی کہ روشنی لاؤ — غل تھا کہین حبشون کو بلواو
کہتی تھی کوئی بحال مضطر — دیکھون تو بچے گی جان کیونکر
حضرت کو بھی اسمین ہوش آیا — نقشہ رہی وہان کا اور پایا
گھبراہٹ سے جو چلے جو اکبار — جلدی مین رہا نہ ہوش زنہار
دو چیزین بھول آئے دلگیر — اک نیمچہ اک اوسی کی تصویر
چمپت ہوئے جب یہ ڈھلکے وان سے — ہوش اوڑ گئے اور اون سبھون کے

دیکھی گئیں وہ نشانیاں جب
حیرت ہوئی اور بھی سوا اب

حیران بہت تھی شاہزادی
سر پکڑے ہوئے یہ کہہ رہی تھی

اسوقت کمال دنگ ہوں مین
کیوں صاحبو اسکو کیا کہوں مین

آتی ہی نہین سمجھ مین یہ بات
کیا جانیے ہین کون سے طلسمات

اسوقت ہی دل کا حال کیا کچھ
آتا ہی مجھے خیال کیا کچھ

انجام بُرا ہی یا بھلا ہی
آخر کو یہ شعبدہ ہی کیا ہی

کہنے کو تو دل لگی ہی واللہ
اعتقاد ہی پر نئی ہی واللہ

دیکھا تھا یہ شعبدہ نہ حاشا
نے شبہہ ہوا نیا تماشا

حاصل یہ کہ اوس جگہہ تھے جو جو
حیرت تھی کمال اون سبھوں کو

الفت بھی مگر ہی وہ بُری شی
کچھ عشق کے نام کو اثر ہی

از خود ہوا اوسکے دل مین پیدا
بیشک یہ کوئی ہمارا شیدا

آیا تھا کہ چل کے دیکھ آئین
اِس طرح نصیب آزمائین

تدبیر نہ وہ بھی کچھ بن آئی
تقدیر نے شکل یہ دکھائی

حکمت نہ وہ کارگر ہوئی کچھ
سوچے تھے کچھ اور ہو گئی کچھ

قسمت سے نہین کسی کا چارا
مقسوم سے آدمی ہی ہارا

حسرت یہ ہی اوسکی جا ہی افسوس
افسوس افسوس ہای افسوس

اب سنیے ادہر یہ خود فراموش
اوس جا سے اوڑا جو صورت ہوش

گرتا پڑتا تباہ و برباد
آیا گھر تک تو وہ پریزاد

بولا اپنے گئے تھے ای ماہ
یاں جان اوڑی ہوئی تھی واللہ

اسوقت تلک بجا نہین ہوش
دل تھا کہین مین کہین کہین ہوش

تنہا ہمین چھوڑ کر گئے تھے
کہیے تو سہی کدھر گئے تھے

اسنے کہا حال کیا کہا جاے
ٹھہرو کہتا ہون دم مین دم آے

تیور ابتک نہین ٹھکانے
تقدیر کے یہ بھی کارخانے

شکوہ کس منہ سے بخت کا ہو
بیتابی عشق کا برا ہو

اسوقت گیا تھا وان یہ ناکام
کیا مفت خدا ہوا تھا بدنام

برگشتہ نصیب کی اولٹ پھیر
وان غش مین پڑے رہے بڑی دیر

صورت بھی نہ دیکھنے مین آئی
اللہ رے نصیب کی برائی

یہ بھی سہی اور اک ہی آفت
تھی اپنی جو زندگی کی صورت

تصویر جو قدرتی ملی تھی
وہ بھی وہین دل کی طرح چھوٹی

یہ کاوش غم نہ جینے دے گی
یہ بھول ہماری جان لے گی

بولا یہ رفیق خاص اوسدم
اسکا تو حضور کچھ نہین غم

کہیے تو ہنر ابھی دکھائین
تصویر تو کیا خود او نکو لائین

یہ کہیے کہ اور خیر گذری
کھٹکا تو یہ تھا جناب عالی

وان دشمنون کا تو یہ تھا نقشا
باقی تھا نہ ہوش تن بدن کا

شیطان لعین کے کان بہرے
چپے چپے تو تھے ہی پہرے

کیا ہوتا خدا نخواستہ گر
قابو کوئی حریف پاکر

کر لیتا اوسی طرح گرفتار
یا اور کسی طرح کا آزار

وہ آپ کے دشمنون کو دیتا
کون اوس سے قصاص اوسکا لیتا

یہ بھی سنہی سب وہ خاک ہوتے
دشمن بالکل ہلاک ہوتے

اسدم کو کہان مگر مین پاتا
یہ روے سیہ کسے دکھاتا

اتنا تھا کہ جان سے گذرتا
اپنے تئین آپ مار مرتا

سمجھاتا تھا یہ پری شمائل
قابو مین اودھر رہا نہ تھا دل

تھی آتش عشق دمبدم تیز
شعلہ بڑھکر ہوا شرر ریز

بھڑکی تھی کچھ ایسی آگ غم سے
جلنے لگی جان ایک دم سے

تھی پیش نظر وہ ساری محفل
کرتا تھا کشش اوسی طرف دل

اشکون کا بندھا ہوا تھا اک تار
گرم آہین تھین سبکی سب دھوان دھار

یاد آتی تھی جب وہ صحبت باغ
سو طرح کے دل پہ ہوتے تھے داغ

سنبھلا نہ غرض قلق کے مارے
دُھننے لگا ہاتھ پاون سارے

کھاتا تھا پچھاڑین فرش غم پر
بگڑے تیور بنی جو دم پر

تھا لب پہ سخن یہ وحشیانہ
ہاتھ آیا اجل کو کیا بہانہ

کس طرح سے چھپ کے موت آئی
صورت نئی شکل سے دکھائی

برسون تو رہا حجاب دوری
ہاتھ آئی جو دم کی دم حضوری

اوسپر بھی فلک کو رشک آیا
کمبخت نے جل کے قہر ڈھایا

صحبت ہی وہ ہو گئی دگرگون
سچ پوچھو تو کیا نصیب ور ہون

دیکھی جو یہ اوسکی حالت زار
بولا بصد التجا وہ غمخوار

مہلت مجھے آٹھ دن کی دیجے
تھوڑے دنون اور صبر کیجے

پھر میری ضمانت اسمین واللہ
اسطور سے نکلے وصل کی راہ

خود آپ بھی جسکو ہان جائین — پیغام وہان سے اوسکے لئے آئین
بے خوف اوڑاے مزے پھر — جی بھر کے لگائے گلے پھر
دن رات مجھے دعائین دیجے — وہ بات کرون کہ یاد کیجے

شہزادہ قاف کی تصویر کی پھیر بدل سے چالاکی دکھانی اور شہزادی کی طبیعت آجانی قمر چہرہ کی نصیحت اور باہم ملاقات کی صورت

تلوون سے بھڑک کے سر تک آئی — ساقی جلدی پہونچ دوہائی
عزت جاتی ہی چشم تر کی — بجھتی ہی نہین لگی جگر کی
ساغر کوئی اس طرف بھی جانی — خالی یونہین خشک مہربانی
باقی نرہا وہ لطف اب کیا — کیون پھر گیا ہمسے تو سبب کیا
اگلی سی رہے وہی عنایت — لے اور سنائین اک حکایت
کہتے ہین وہ جان نثار اوسکا — دن بھر اوسی انتشار مین تھا
آخر یہ سوجھائی دل نے تدبیر — شہزادے کی لے کے ایک تصویر
اوس نقش مراد سے بدل لاو — چالاکی یہ چل کے اپنی دکھلاو
شاید یہی فقرہ کارگر ہو — الفت کا یقین تو ہی اثر ہو
نقشہ یہ دکھا کے راہ پر لاو — نادان ہی تو اسطرحسے بہلاو
پوشیدہ پہونچ کے دوسری رات — جو سوچ چکا تھا کی وہی بات

لکھکر اک مختصر سا پرزا — تکیے کے تلے سرھانے رکھا
جب صبح کو بعد استراحت — چونکی وہ فتنۂ قیامت
اوپر کو جو ہان نظر اوٹھائی — تصویر وہان نظر نہ آئی
ہان اور شبیہ ایک دلخواہ — لٹکی دیکھی تو کھٹکی وہ ماہ
اوٹھی تو پلنگ پہ سر وہ پرزا — پایا دیکھا تو یہ لکھا تھا

نامۂ عاشق سراپا سوز بنام معشوقۂ گیتی افروز

ای دلبر و دلربا و دلداز — ہی عرض یہ بعد شوق دیدار
اک عمر سے یہ اجل کا مارا — بس عاشق زار ہی تمھارا
واللہ حضور کی بدولت — کھینچی ہی وہ روز شب مصیبت
کچھ دل ہی مزے سے جسکے آگاہ — اب رحم کی جا ہی مجھپہ واللہ
مرتا ہون بچائیے مری جان — کب تک رہین دل کے دلمین ارمان
ہر چند خطا ہی سب اسی کی — لایا ہی جان پر خرابی
لیکن اسے آپ ہی سزا دین — چاہت کا مزا ذرا چکھا دین
ناکردہ گنہ حضور ہون مین — بے جرم ہون بےقصور ہون مین
گستاخی سے جو کی ہی یہ عرض — تو جان بچانا بھی تو ہی فرض
اسوقت کسی سے کیا مین ڈرتا — مرتا وہ مثل ہی کیا نہ کرتا
دم ناک مین آگیا ہی غم سے — اپنے صدقے مین رحم کھاکے
بلوائیے مجکو روبرو اب — ہی سمع خراشی کا یہ مطلب

خواہان فقط اتنی بات کا ہون
ہین آپ سے دو دو باتین لون

جینا یہ کوئی اب جو کیجیے گا
واللہ تو جان لیجیے گا

بچتے نہین بچنے کے کبھی ہم
قصہ یہ تمام ہی اوسی دم

کیا وجہ کچھ ایسی بن گئی ہے
مر جانے کی دل مین ٹھن گئی ہے

مرتا ہون مین واسطے خدا کے
تم ذبح کرو وہین بلا کے

یون حد سے زیادہ کچھ ہوس ہے
اتنا اظہار شوق بس ہے

اس خط کا جواب اے گل اندام
رکھ دیجیو بام پر سر شام

پہلے تو وہ پڑھ کے مسکرائی
پھر سوچ کے ناک بھون چڑھائی

لیتی رہی دم بخود بڑی دیر
دل ہی دل مین رہی اولٹ پھیر

کچھ سوچ کے پھر اوٹھا کے خامہ
لکھا خود بھی جواب نامہ

جواب از جانب دلدار بنام عاشق زار

جن صاحب کا یہ خط مرے نام
آیا ہے اونھین یہ پہونچے پیغام

بیکار نہ اسمین ہو کہین طول
ہین آپ بھی خوب شخص معقول

ابتک تو یہ ہی ہنسی کی تقریر
کیجائیگی پھر کچھ اور تدبیر

توبہ شیخی نہین بشر ہون
لیکن بخدا بڑی نڈر ہون

نٹ بدہیا اپنی رہنے دیجے
دھوکا ہے یہ شعبدے نہ کیجے

کام آئیگا کچھ نہ سحر جادو
اک بات مین ہوگا سب اونچھو

یہ بھان متی کے سے تماشے
ہمنے بھی بہت ہین دیکھ ڈالے

تم شعبدہ باز ہو مین نٹ کھٹ
الفت ہی لگے جتانے جھٹ پٹ

مین کہتی ہون عقل کیون ہوئی گم
کیون ہوتی ہی عشق عاشقی کیا
یون چاہتے ہو مجھے تو چاہو
تمسے بھی نہین مجھے عداوت
بالفرض محال ہی تو کیا ہی
بیہودہ عبث یہ ذکر کیسا
تصویر مری اگر اوتاری
بلوانے کا ہی اگر اشارا
لیکن تم کہتے ہو کہ بلواو
مطلب مین بھی سنون تو کیا ہی
کیا آئی ہی دل مین بیٹھے بیٹھے
لیکن اتنا ذرا رہے دھیان
وہ بات نہ لب پہ لائیے گا
کھوے دیتی ہون اسلیے کان
رکھدی کوٹھے پہ پھر وہ تحریر
دیکھی تو ہوا کچھ اور نقشا
بگڑا فوراً مزاج کا ڈھنگ
حاضر ہوئے خادمانِ الفت
پڑنے لگی اور ڈھب سے چتون

چاہت کیا شی ہی کون ہو تم
بتلاؤ یہ کونسی ہی چساڑیا
عاشق گھر بیٹھے ہو تو کیا ہو
عنقا ہی نہین تو یہ محبت
موقع کیا حق جتانے کا ہی
تم خوش رہو اپنے گھر مجھے کیا
چوری وہ کھل گئی تمھاری
ہر چند مجھے نہین گوارا
اچھا دروازے پر چلے آو
آخر کیا قصد آپ کا ہی
کچھ ہرج نہین سنون گی کہیے
دنیا مین ہین سب طرح کے انسان
بگڑے مطلب ہی جس سے سارا
عادت کار ہے مری بہت دھیان
اور آپ اوٹھا کے اوسکی تصویر
تصویر الم ہوئی سراپا
ہونے لگی عقل و عشق مین جنگ
ظاہر ہوئے سب نشان الفت
ہونے لگی خاص دل مین الجھن

رنگ اوڑ گئے لن ترانیون کے — مشہور ہین دن جوانیون کے
بھاگا وہ غرور کبر و نخوت — الفت نے دکھائی اپنی صورت
رنگ اپنے خیال نے جمائے — خواہش کو بہانے ہاتھ آئے
اللہ رے جذب دل کی تاثیر — حیرت ہوئی دیکھکر وہ تصویر
سودے کا ہوا یہ گرم بازار — ٹھنڈی سانسونکا بندھ گیا تار
آنا فانا مین بگڑے تیور — لینے لگی کروٹین برابر
وحشت لیے ساتھ فوج غم کو — برپا کیے آہ کے علم کو
نرغہ کیے چار سو سے آئی — پھرنے لگی عشق کی دوہائی
سب دل کا علاقہ تھا جنون کا — سکّہ جاری ہوا جنون کا
لکھے مین ہی دخل کیا کسی کا — مجبوری نام ہی اسی کا
ہمجولی مصاحب ایک اوسکی — کہتے ہین کمال رازدان تھی
تھی نسل کی شاہزادی وہ مہر — نام اوسکا تھا ملکۂ قمر چہر
چالاک غضب وہ شوخ طرار — خوشرو و خوشخو حسین طرحدار
فطرت مین تھی آفت زمانہ — عیّاری و سحر مین یگانہ
جب تاب کسی طرح نہ آئی — گھبرائی قلق سے بوکھلائی
اوس فتنۂ دہر کو بلایا — قصہ وہ تمام کہہ سنایا
ہنسنے لگی سنکے وہ کھسائی — بولی یہ خدا کی مہربانی
اللہ نے یہ گھڑی دکھائی — فتہ۔ ہان مری مراد آئی
مجکو تو خوشی ہی آئین اللہ — سچ کہتی ہون اپنے جی کی واللہ

دم گھٹ گیا چپکے بیٹھے بیٹھے
کچھ ہو گئی دل لگی تو بارے

صدقے خالق کے اپنے قربان
یہ غیب سے قدرتی ہی سامان

دنیا ہی کا تھا نہ کچھ ذرا لطف
گذری یونہین زندگی تو کیا لطف

جینے کا مزہ ہی کیا محبت
کس کام کی پھر وہ اچھی صورت

بیٹھے رہے گوشے ہین جو بیکار
بے فائدہ جیسے نقش دیوار

یا دیکھے کسی کو یا دکھائے
وہ دل نہین جو کہین نہ آئے

سنتے ہین کہ دل ہی عشق کا گھر
گھر والا نہ جسکا ہو وہ کیا گھر

بولی یہ بگڑ کے وہ خود آرا
بک بک نہ کرو سوا خدا را

مین کہتی ہون کیا ہوئی یہ آفت
تم ہنستی ہو لو خدا کی قدرت

رہنے دو ڈھکوسل بازیون کو
بس بس چلو سر کو دور بھی ہو

تو ج اپنا بیان کرے کوئی راز
تم ہنستی چغل ہو دل لگی باز

سمجھاتی نہین مجھے کہ یہ کیا
دیکھو انجام بد ہی اسکا

دل سے اس بات کو نکالو
توبہ جانے دو خاک ڈالو

رسوائی کا پاس ڈر بھی ہی کچھ
بدنامیون کی خبر بھی ہی کچھ

آجائے گا آبرو مین دھبا
کیا کہتی ہو وضعدار تمسا

چھوڑے اسطرح پاس ناموس
عبرت کی ہی جا مقام افسوس

تقدیر کا پاکے اور پہلو
کہنے لگی ہنس کے وہ پریرو

اچھا مرضی تمھاری بیگم
ہین تابع حکم سب طرح ہم

یونہین سہی بات ہی یہ بیڈھب
توبہ چلو دم نہ مارینگے اب

جون تون وہ تمام دن تو گذرا
تنہائی مین شبکو جب یہ تنہا

لیٹی تو کہان تھا آنکھ مین خواب
بیتاب سوا تھی جان بیتاب

بہتیرا کروٹین بدل کر
یہ چاہتی تھی وہ ماہ پیکر

سو جاؤن کسی طرح سے نیند آئے
دم بھر راحت ہو آنکھ لگ جائے

لیکن کہین نیند کا پتا تھا
اب خواب خیال ہو گیا تھا

اعضا شکنی بخار کے طور
ٹھنڈے ہوئے ہاتھ پاون فی الفور

باتین تھین یہ دل سے چُپکے چُپکے
ایسا نہین کوئی اور سُن لے

ای خانہ خراب سُن مری بات
بالا رہی آج تک تری بات

بدنامی ہی اِسمین ہی نری دیکھ
ہو جائیگی شیخی کرکری دیکھ

رسوائی وہ سامنے کھڑی ہی
بدنامی ہی اسمین ہر گھڑی ہی

مرنا ہی پڑے کھُلے یہ جسدن
یہ بیل منڈھے چڑھی ہی کسدن

برپا اسمین کوئی ہوا ہی
انجام اسکا بہت بُرا ہی

چل سکتا تھا اِن بھلاوون سے کام
آخر یہ ہوا کہ وہ گل اندام

ہاری دل کی لگی ہوئی سے
دھو بیٹھی ہاتھ زندگی سے

ڈھانے لگی فوجِ غم تباہی
یکسر ہوئے عقل وہوش راہی

بھڑکی یہ حرارتِ تپِ غم
بھرنے لگی آہِ سرد کا دم

کمزور جو سب طرح سے پایا
وحشت نے وہین گلا دبایا

سودے مین خلل دماغ ہو کر
ایسی ہوئی آپ سے وہ باہر

تھا سان گمان بھی نہ جسکا
کیسا ناموس ننگ کا

الفت کی یہ پھر گئی دوہائی — آندھی کی طرح طبیعت آئی
کچھ کام نہ آئی خود پسندی — رکھی ہی رہی وہ عقلمندی
بندھنے لگے ٹھنڈی سانسون کے تار — اُف اُف کی صدا تھی لب پہ ہر بار
اُلجھن ہوئی دل سے دل جو اٹکا — سر پایا یہان پہ دھڑ سے پٹکا
دل مین ہوا فوجِ غم کا ڈیرا — وحشت نے مکان قلب گھیرا
سودے نے کیا مقام سر مین — جلنے لگی آگ دل سے گھر مین
دکھلائے یہ جوشِ عشق نے رنگ — ہر اشک مین لختِ دل کا تھا ڈھنگ
الفت نے دکھائے زور اپنے — بس نام لگی اوسی کا جپنے
اس سے بھی سوا ہوئی جو مضطر — پھر خوف کسی کا تھا نہ کچھ ڈر
چلانے لگی وہ غم کی ماری — کہتی تھی کہ جان لی ہماری
اچھے رہے خوب دل لگایا — تمکو یہ خیال بھی نہ آیا
ساتھ اپنے کسی کو کیون ڈبوئین — الفت کے بہانے بس نہ بوئین
کھویا مجھے تمنے دو جہان سے — دشمن مرے تم ہوے کہان سے
ایسی ہی جو عشق عاشقی ہی — تو بندہ نواز بندگی ہی
دشمن بھی نہو گا ایسا بدخواہ — دل خوب لگایا واہ واہ واہ
کس سے کہون اپنے جی کا احوال — ہی ہی کہ ابھی سے ہی بُرا حال
اک بات کہون بُرا نمانو — اپنا سا ہر اک کو تم نجانو
باعث یہ کہ تم ہو تجربہ کار — یان پہلے پہل ہوا ہی آزار
اور اسکے سوا تو کیا کہون مین — ناواقف رسمِ عشق ہون مین

مجھکو نہین اسمین کچھ سلیقہ
کیا جانون کہ ہی یہ کیا طریقہ

ہوتی ہی اسی طرح محبت
یان وو ہی پہر مین ہی یہ صورت

بیزار ہوا ہی جان سے دل
ہی سانس تلک بھی لینی مشکل

ہی آج تو پہلی ہی شبِ غم
سینے مین ابھی سے بند ہی دم

بسم اللہ عشق ہی ابھی تو
کیا آگے لکھی ہی دیکھون لوگو

تنہائی کا رنج الٰہی توبہ
دل کا ششش و پنج الٰہی توبہ

کِس سے پوچھون یہ عشق کیا ہی
الفت جسے کہتے ہین بلا ہی

وحشت کے بھی اسمین ہوتے ہین جوش
رہتا نہین اپنی جان کا ہوش

سب کے اِسی طرح آتے ہین دل
مرجانے کو کیا لگاتے ہین دل

ہوجاتا ہی آدمی کو یہ خبط
رہتا نہین اپنے دل پہ بھی ضبط

پڑجاتے ہین زندگی کے لالے
کیا کرتے ہین عشق کرنے والے

دیکھی نہ سُنی کبھی یہ باتین
کٹتی ہین یہ کس طرح سی راتین

ہی نام اِسی کا ہجر کی شب
اس رات کی صبح ہوتی ہی کب

کیا جان غضب مین پڑگئی ہاے
اتنا اللہ کوئی بتلاے

بچتا بھی ہی اس مرض کا بیمار
اچھا ہوجاتا ہی یہ آزار

اس درد کی کیا دوا ہی آخر
الفت مین یہی مزا ہی آخر

دل بیچ کے رنج مول لینا
بیٹھے بٹھلائے جان دینا

اتنے مین وہ رازدار اوسکی
چُپکے وہ دبے پاون وان تک آئی

گستاخ تھی مونھ لگی تھی از حد
بولی کہ حضور خیر باشد

آرام کیا نہ آج یہ کیا
کچھ کہئے تو ہی مزاج کیسا

کیون جاگتی ہو خلاف عادت
کھسانی تو بھی وہ ماہ طلعت

رونے لگی زار زار پھر تو
از حد ہوئی بیقرار پھر تو

ہچکی جو تھمی تو کی یہ تقریر
قسمت پھوٹی ہماری تقدیر

لکھے سے ہی کیا کسی کا چارا
مقسوم پلٹ گیا ہمارا

کس قہر کی تھی بُری گھڑی ہاے
کیسی یہ بلا گلے پڑی ہاے

ناحق کی چپیٹ کھائی قسمت
گھر بیٹھے قیامت آئی قسمت

بیکار کا غم خدا کی مرضی
مجبور ہین ہم خدا کی مرضی

ہوش اوڑ گئے اوسکے اس بیان پر
رونے لگی غم کی داستان پر

سمجھانے لگی پھر اوس پری کو
روکو للہ اپنے جی کو

گھبرائی نہ جاؤ دل سنبھالو
اوٹھو ہنسو بولو غم کو ٹالو

کیا کرتے نہین بشر محبت
ہوتی نہین کیا کسیکو الفت

انسان بھی کوئی ہی اس سے باہر
چرچا اس بات کا ہی گھر گھر

کچھ منحصر آپ پر نہین ہی
یہ خانہ خراب سب کہین ہی

خالی نہین عشق سے کوئی دل
یہ حضرت سب کہین ہین داخل

جب ساری خدائی مبتلا ہی
پھر ہم بھی ہوے تو عیب کیا ہی

لیکن اسکا بھی ہی طریقہ
ہر کام مین شرط ہی سلیقہ

راز اپنا بشر چھپائے سب سے
جو کام کرے وہ ایک ڈھب سے

جلدی اس کام مین ہی بیجا
ہوتی ہین یہ باتین رفتہ رفتہ

بنتے ہین سہولتون سے یہ کام — گھبراہٹ کا برا ہی انجام

لازم ہی کہ بوکھلا نہ جائے — ٹھنڈا کر کے نوالہ کھائے

دی ہی اپنی سمجھ خدا نے — تیور رکھیے ذرا ٹھکانے

اس بات کی اصل ہی اگر کچھ — بیخوف ہین پھر نہین ہی ڈر کچھ

نکلے گی اوسی طرف سے صورت — مطلب حاصل ہی پھر ضرورت

وقت کا ہے کو ہم اوٹھائین — وہ خود یہین ناک گھستے آئین

اور دوسری شکل ہی تو اے ماہ — ہم سمجھین گے شعبدہ تھا واللہ

مرشد کوئی ذات پاک عیار — دھمکاتے ڈراتے ہین سو بیکار

ہووے نہین کچھ دے نہین ہم — جن ہو کہ پلید اسکا کیا غم

جاتا نہین اس طرف کبھی دھیان — کافی ہی بس ایک شاہ نگہبان

اب سنیے ادھر کی وہ پریزاد — تصویر بدل کے بادل شاد

ہنستا شہزادے پاس آیا — کی عرض کہ لیجیے مین لایا

اتنے کے لیے ملال تھا بس — یہ آپکا مال تال تھا بس

حضرت اسی واسطے تھے بیچین — لیجے حاضر ہی کیجیے چین

باقی احوال سب وہان کا — پوشیدہ ہی اوس قمر سے رکھا

تنہا اوسی طرح دوسری شب — آیا تو سنی وہ گفتگو سب

پائی کو تھے پہ جب وہ تحریر — سمجھا کہ پڑا نشانے پر تیر

پھر اولٹے ہی پاون وان سے آ کے — قصہ وہ تمام اوسے سنا کے

جس وقت طلب کا خط دکھایا — بھولا نہ وہ جامے مین سمایا

شاد ایسا ہوا کہ خود فراموش
چلنے کو کمر یہ چست باندھی
کہتا تھا کہ اب ہی کیا تامل
اب کاہے کا ڈر چلو چلیں بھی
کرنے لگا منتیں وہ شخص محزون
مہلت اٹھوارے بھر کی لے ہی
دو دن بھی ابھی نہیں ہیں گذرے
جلدی ہی لازم نہیں ہی للہ
کیجے اک رات اور تاخیر
فہمائش خوب کر چکا جب
اوڑتا پہونچا غرض اوسی دم
جُھلیں تھیں نہ وہ ہنسی نہ جلسا
لیکن تنہا وہ نو گرفتار
سچ تو ہو خوب واہ جی واہ
کم ہو گئی یا مری محبت
یہ سچ ہی تو اور ہی کسی کا
بہتر ہی جو کچھ تمھاری مرضی
لیکن کچھ کام کی نہ تھی بات
جب خوب یہ سن چکا وہ تقریر

بس کھل گئیں باچھیں تا بنا گوش
اوڑتا تھا ہوا پہ جیسے آندھی
بُلواتی ہی خود وہ غیرت گل
دیکھیں گے جو ہونی ہی وہ ہوگی
میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں
اقرار ہوا کبھی بدی ہو
تعجیل ہی آپ کو ابھی سے
باقی تو نکل چکی ہی سب راہ
بن کر یہ بگڑ نہ جائے تدبیر
سونچا کہ چلو چلیں وہاں اب
دیکھا تو وہاں کا تھا یہ عالم
چُپ چپ سناٹے میں تھا جو تھا
کس درد سے کہہ رہی تھی ہر بار
کیا بھول گئے ادھر کی تم راہ
دل ہی تو ہی اب نہیں وہ الفت
مارے باندھے کا کیا ہی سودا
یہ کہنے بہلے کو خیر گذری
دھوکے بازی نری بری بات
پھر کی وہی پہلے دن کی تدبیر

لکھکر مطلب کے دو دو فقرے
جب وقت سحر اوٹھی وہ دلگیر
لکھا تھا کہ بعد حسرت دید
انشاء اللہ کل سر شام
تنہا کوئی جا کر و مقرر
دو دو باتین زبانی ہو جائین
آیا ہو اول شباب کے دن
ہمراز کو اپنے پھر بلایا
آفت کی مزاج مین تھی جلدی
فرمایا کہ وہ مکان سج دو
محو آمد یار مین ہوئی آپ
شہزادہ بھی خوب سا ٹکھر کے
ازبسکہ قلق سے نیمجان تھا
اسباب حجاب دور کر کے
پوشیدہ رہا مگر وہ جانباز
اوس فتنۂ دہر کو خبر کی
خو منتظر اوس قمر کی تھی وہ
سمجھایا تھا وہ آپ سوجھی
دکھلانے کو تھی زمانہ سازی

چھپکارا ہی ہوا وہان سے
پائی تکیے تلے سے تحریر
معلوم ہو تمکو ای مہ عید
ہم آئین اگے لیکن ایک ہی کام
ہم آپ فقط ہون اوس جگہ پر
یہ کلفتین سب لون کی دھو جاین
پڑھتے ہی پھڑک اوٹھی وہ کمسن
مضمون وہ خط کا سب سنایا
تاخیر نہ دم کی بھی ذرا کی
بس بس اسی وقت تخلیہ ہو
مشغول سنگار مین ہوئی آپ
اوس روز غضب کا ٹھاٹھ کر کے
داخل سر شام ہی وہان تھا
حضرت تو کھلے خزانے بیٹھے
پہرے والون نے پا کے آواز
چلیے نہ وہان سواری آئی
دوڑی آئی یہ سنتے ہی وہ
چلمن کی یونہین سی اوٹ گہرتی
ہونے لگی چھپ کے دید بازی

بگڑا ہوا پہلے ہی سے تھا رنگ ۔ صورت جو دیکھی تو ہوگئی دنگ
دونون کی یہ ٹکٹکی بندھی تھی ۔ ہر ایک درود پڑھ رہی تھی
یہ ماہ تو دم بخود تھی بالکل ۔ بول اوٹھی مگر وہ غیرت گل
کیون صاحب آپ کا ہی کیا نام ۔ کچھ کہیے تو ہمسے ہی کوئی کام
برروہوتی ہی گفتگو اب ۔ فرمائیے آخر اپنا مطلب
تشریف یہان جولائے ہین آپ ۔ کیا سوچ کے دل مین آئے ہین آپ
کہنے لگا ہنسکے شاہزادہ ۔ باتین نہ بنائیے زیادہ
اوٹھو چلمن کے باہر آؤ ۔ یہ دھوکے کی ٹٹی تو ہٹاؤ
باطن کا تو حال سب کھلا ہی ۔ ظاہر مین حجاب ہی تو کیا ہی
سارا مری جان ہی دل کا پردا ۔ اور یون جو چھپے تو فائدہ کیا
بولی وہ شریر تمکو واللہ ۔ کیا سادہ دلی ہی سچ کہو واہ
پردہ نہ کرے یہ غیرت حور ۔ ماشاء اللہ چشم بددور
چل نکلے اب اور دیکھیے سیر ۔ فرمائیے جان کی تو ہی خیر
بہکے تو یہ بہکے بیخودی مین ۔ کیا سمجھے ہین آپ اپنے جی مین
اترائے تو اتنے پاون پھیلائے ۔ سودا تو نہ دشمنون کو ہو جائے
باتین یہ بناتی تھی وہ غمکوش ۔ کھوئے ہوئے تھے بجا نہ تھے ہوش
صورت وہ کچھ ایسی بھا گئی تھی ۔ دل ہی مین ادا سما گئی تھی
سناٹے سے آرہے تھے باہم ۔ آیا تھا سمٹ کے آنکھون مین دم
اسطرح کی ٹکٹکی بندھی تھی ۔ حیرت سے پلک تلک نہ جھپکی

شہزادے کا حال تھا یہ اوس آن
مطلق کسی بات کا نہ تھا دھیان

جس وقت سے لڑ گئی تھین آنکھین
بالکل وہین گڑ گئی تھین آنکھین

آخر کو رہا نہ دل پہ قابو
غش کھا کے گرے وہ دونون خوشخو

بیہوش اودھر یہ غیرتِ مہر
گھبرائی ہوئی اودھر قمر چہر

کہتی تھی غضب مین پڑ گئی جان
اسوقت ہوا عجیب سامان

جلدی کہین انکو ہوش آئے
بدنامیون سے خدا بچائے

یہ اور سوا ہی مجکو وسواس
تنہائی ہی دوسرا انہین پاس

رحم انکی جوانیون پہ کھانا
اللہ مرے انھین بچانا

جلدی مین یہ کچھ اور بن نہ آیا
تلوے سہلائے مُنہ دُھلایا

بارے چیتی وہ غیرتِ حور
لیکن اوسی طرح سے یہ مجبور

بیہوش پڑا ہوا تھا غافل
توبہ کہین مانتا تھا اب دل

دوڑی چلی آئی وہ خود آرا
رکھا ہی رہا حجاب سارا

زانو پہ اوٹھا کے رکھ لیا سر
الفت سے ہوئی سوا جو مضطر

رو رو کے لگی بلائین لینے
آنچل کی ہوائین مُنہ کو دینے

کہتی تھی کہ آنکھ تو ذرا کھول
مرتی ہون خدا کے واسطے بول

ناخوش ہو جو چپ ہو کچھ خفا ہو
تقصیر وہ کیا ہوئی بتاؤ

پردے کا جو شکوہ آپ کیجے
تو اسکا جواب مجسے لیجے

سارا یہ قصور تھا حیا کا
بیجرم ہون کیا گناہ میرا

رنگ اپنا یہ شرم نے دکھایا
یہ کچھ آپ سے مینے مُنہ چھپایا

سو پہلے نہیل کی بات تھی وہ
بس رفت و گذشت ہو گئی وہ

دیکھو تو حجاب اب کہین ہے
غصے کا جواب کچھ نہین ہے

اللہ رے طنطنہ تمھارا
حق ناحق کا ملال تو با

آپے سے گذر گئے ہین دشمن
ہی ہی تم بھی ہو کیا جلے تن

بس بس بس غصے کو تھوک دیجے
پھیکا غمزہ نہ مجھسے کیجے

جب یون بھی نہ اوسکو ہوش آیا
سینے مین دل اور تلملایا

کہنے لگی وہ پری شمائل
مین اپنے نصیب کی ہون قائل

بیوجہ کی بیخودی نہین ہے
ناصاحبو یہ غشی نہین ہے

قسمت کے بگاڑ کے ہین آثار
کچھ اور ہے دور پار آزار

اسوقت کسے یہ حال دکھلاؤن
مجبور ہون کیا کرون کدھر جاؤن

کچھ کہہ نہین سکتی ڈر کے مارے
کھوئے ہوئے ہین حواس سارے

مُنہ رکھتی تھی گاہ اوسکے مُنہ پر
چونکاتی تھی گاہ قسمین دیکر

سر سے کبھی سر اوتارتی تھی
آہستہ کبھی پکارتی تھی

کس ناز سے کہتی تھی اوٹھو جان
قربان مین اس ادا کے قربان

اس پیار سے اوسنے جب جگایا
حضرت کو بھی اسمین ہوش آیا

دیکھا تو نصیب اوج پر ہے
زانوے حبیب زیب سر ہے

چونکا جو غشی سے یہ پریرو
سر کا لیا اوس حسین نے زانو

انگڑائی جو آنکھ کھول کر لی
کہنے لگی ہٹ کے شاہزادی

کیون کاہے کو اب بھی ہوش آیا
شاباش بڑی دیر دم چرایا

مین ڈر گئی اُف ری جعلسازی
کیا کر دیے ہاتھ پاون بے ست
سیکھے کوئی اِنسے مُڑ چڑا پن
نوج ایسے بھی کوئی پلون پھیلائے
کوسون کیا کہ کے کیا نہ کوسون
کروٹ اُسنے جو یہین بدل کر
بولی وہ حواس ہول لو بس
کچھ خیر ہی سر کو سر کو سرکاو
لو اور سنو بڑھے تو نے حد
چڑھ ہی مری اختلاط اتنا
گھبرائیے نہ جائیے سنبھلیے
جذبے مین سوا نہ آئیے گا
سودائی بنے کو اپنے چھوڑو
تقریر کا دیکھکر یہ انداز
ہنستی ہوئی سامنے سے آئی
پھر کہنے لگی چلو مبارک
سب کے یونہین دن پھرین الٰہی
جو جسکی مراد ہو بر آئے
ہو یونہین ہر اک کے دل کو تسکین

اللہ ری تمھاری دھوکے بازی
بیدم کیسے پڑے تھے لت پت
مین سمجھی بس اب سدھارے دشمن
مجھ مین نہین اب تلک حواس آے
اس وقت تلک تو منتشر ہون
قدمون پہ اوٹھا کے رکھدیا سر
بیٹھو چلو ہٹو بس
لاحول پڑھو حواس مین آو
کیا خوب چہ خوش چرا نباشد
یہ چونچلے رہنے دو سمجھے گا
گر یہ نہ کہین وہ چال چلیے
اسمین کہین مُنہ کی کھائیے گا
جا کر کہین اور ہاتھ جوڑو
وہ واقفِ کار و محرمِ راز
شہزادے کو بندگی بجا لائی
مژدہ یہ حضور کو مبارک
بچھڑے ملین یونہین سب الٰہی
حقدار حق اپنا حق سے پائے
اسنے کہا تم سمیت آمین

کھسیانی ہوئی وہ منہ بنایا
بن آئی تھی پھر تو دل لگی کی
شہزادے نے اپنا سارا قصا
وہ خواب مین شکل دیکھ پانا
وہ رنج فراق دل پہ سہنا
وہ اپنی تڑپ وہ بیقراری
گھربار وہ کم سنی مین چھٹنا
وہ جادوگرنیون کی صحبت
آپس مین وہ ضد سے جوڑ چلنا
پھنسنا وہ طلسم کے طلسمات
وہ دکھ وہ مصیبتین اوٹھانی
سوغات حکیم کی وہ دینا
سوتے وہ پری کے گھر مین جانا
وہ منتین کرتی اوس قمر کی
پوشیدہ وہان سے پھر رہائی
شہزادہ قاف کا چھوڑانا
وہ شاہ جہان کی سرفرازی
غش آکے وہ راز فاش ہونا
وہ کارگزاری اوس قمر کی

ان دونون نے قہقہہ لگایا
باتین ہونے لگین ہنسی کی
اوس ماہ جبین کے آگے چھیڑا
ناواقفی اور وہ دل کا آنا
وہ شرم کے مارے کچھ نہ کہنا
وہ چپکے ہی چپکے آہ وزاری
لشکر کی تباہی اپنا لٹنا
پھر وان سے وہ مخلصی کی صورت
غصے مین وہ ساحرہ کا جلنا
پریون کی وہ دھوکے بازی و برات
تنہائی مین روز خاک اوڑانی
پھر وان سے وہ سیدھی راہ لینا
تصویر کا وان سے ہاتھ آنا
وہ بے رخی اور وہ قید اپنی
تنہائی وہ اور سفر ہوائی
دونون کا پھر اوس جگہ تک آنا
آنا وہ برائے دید بازی
اپنا وہ بلک بلک کے رونا
سمجھانا پھر اوسکا اپنا جلدی

دوہرا سکے یہ داستان ساری
کی عرض بس اب خوشی تمھاری

رنجور ہین سب طرح ہین مجبور
منصف ہو جو تم کہو سو منظور

حالت سے مری خدا ہی آگاہ
وہ کہنے لگی کہ ایک ہی راہ

چندے ابھی اور صبر کیجے
تعجیل کا نام بھی نہ لیجے

کیا وجہ کہ یہ بھی غیرت حور
اس امر مین ہی کمال مجبور

ہر چند انھین ہی آپکا دھیان
لیکن کچھ بس نہین مری جان

الفت انھین لاکھ ہو گئی ہی
پر وقت کی مصلحت یہی ہی

چاہت نہین ہوتی لاؤبالی
بجتی نہین ایک ہاتھ تالی

دونون کو خیال ایک سا ہی
پر یہ کہو اختیار کیا ہی

مین کھاتی ہون انکے سر کی قسمین
واللہ نہین یہ اپنے بس مین

مان باپ کے ڈر کا اک تو وسواس
اور دوسرے اپنی وضع کا پاس

آخر عزت بھی ہی بچانی
پھر جائے نہ آبرو پہ پانی

سو باتون کا اک جواب ہی بس
حرمت موتی کی آب ہی بس

آتا ہی یہی خیال اسمین
جھپکے نہ کسی سے آنکھ جسمین

کاجل کی ہی کوٹھری مری جان
دھبا لگ جانیکا بھی ہی دھیان

انصاف کرو جو ای حسین کچھ
سچ مچ یہ بات بھی نہین کچھ

مانا کوئی یون بھی دل لگائے
بالفرض چرا چھپا کے آئے

گاہے ماہے سو وہ بمشکل
کہتے نہین چور کا ہی کیا دل

اب جو مین کہون سو آپ مانین
ناچیز کو خیر خواہ جانین

اس شہر سے پہلے کوچ کیجے — جو چاہیے ہو وہ ہم سے لیجے

ٹھاٹھ اپنا ذرا درست کر کے — لکھیے اک نامہ چست کر کے

شادی کا ہوا وہین صاف پیغام — منظور بدل ہی شہ کو یہ کام

ایسا پائے جو کچھ ادھر سے — فی الفور ابھی تو بیاہ کر دے

تھی ضد سے انھین کی ڈھیل آمیز — ہین ہوتی نہون اب وکیل انھین

یہ اب نہین کرنے کی نہین ہان — پھر کیا ہی مزے کرو مری جان

دم بھر مین یہ بازی جیت لی ہی — کس دھوم سے دیکھو شادی کی ہی

خوش تم بھی ہو جس سے مان جاؤ — منہ مانگی مراد اپنی پاؤ

باتین یہ بنا رہی تھی چالاک — لاچار وہ سن رہی تھی غمناک

تھی ضبط و حیا کے بس مین دلریش — دونون کو غضب کا تھا پس و پیش

دل مردہ تھے جان کو قلق تھا — منہ ستے گئے رنگ غم سے فق تھا

آنکھین کہین ڈبڈبائی تھین لال — چہرہ کہین زرد تھا برا حال

غم سے کہین ہاتھ پاؤن تھے سرد — صدمے سے کسی کے دل مین تھا درد

اک جوش مین آپ سے تھا بے آپ — اک ضبط سے دم بخود تھا چپ چاپ

بھرتا کوئی ٹھنڈی آہین — حسرت کی کسی طرف نگاہین

وہ مارے حجاب کے تھی خاموش — یہ فرط قلق سے باختہ ہوش

باقی نہ رہا تھا دل پہ قابو — اس رنگ کو تاڑ کر وہ گلرو

کہنے لگی تیوریان بدل کر — شہزادے سے سنیے بندہ پرور

بات اپنی اگر کوئی نہ مانے — وہ جانے یہ پھر اوسکا کام جانے

بکواس کا یاں نہیں مرض کچھ — مطلب کیا واسطہ غرض کچھ

اسوقت تو یہ بیان ہی واہی — لیکن بخدا ہی خیر خواہی

ہم چاہتے ہین وہ رنگ نکلے — سارے مطلب ہون ٹھیک جس سے

اور آپ کو ہی یہ بوکھلاہٹ — ہو جاے جو ہونی ہی وہ جھٹ پٹ

اچھا پھر کیا مضائقا ہی — انجام برا ہی یا بھلا ہی

جو جی مین ہو اپنے کر گذریے — کاہے کو کسی کا خوف کریے

کھل جائیگی اسکی قدر لیکن — آرام نہ پائیے گا وہ دن

پھر مجھسے نہین ہی کچھ سروکار — ہین فعل کے اپنے آپ مختار

یہ بات بھی دیکھ لیجیے گا — سچ کہتی ہون یاد کیجیے گا

ہم آپ یہ لطف دیکھ لین گے — جیتے ہین تو بندگی کرین گے

تھا صاحب فہم خود بھی وہ ماہ — سمجھا کہ نہ یہ عدو نہ بدخواہ

کرتی ہی جو پند دوستی ہی — سچ کہتی ہی مصلحت یہی ہی

یہ سوچ کے دلمین وہ دل افگار — کہنے لگا اوس سے رو کے ناچار

سچ سچ اے خوش صفات ہی یہ — سو بات کی ایک بات ہی یہ

پر دل نہین مانتا ہی کمبخت — مشکل اسی وجہ سے تو ہی سخت

کیا حال کہون مین اپنے جی کا — سچ کہتے ہین کون ہی کسی کا

کسطرح دکھائین دل کا ہم درد — افسوس ہوا نہ کوئی ہمدرد

عاشق جو کسی پہ تم بھی ہوتین — حالت یہ ہماری خوب [illegible]

جھوٹون بھی یہ رنج پاے ہوتے — فرقت کے مزے اوٹھاے ہوتے

تو اپنے بھی دل پہ ہاتھ دھرتین
باتین نہ چبا چبا کے کرتین

اور تم تو ہو اچھی خاصی بفکر
الفت نہو جسکو اوسکا کیا ذکر

دُکھ پائی نہ جسکی ہو طبیعت
شکوہ ہی نہ اوس سے کچھ شکایت

یہ کھیل بھی ہمتو کھیل لینگے
سختی سہی خیر جھیل لینگے

پر کیا کہین کیا ہی دل کا عالم
کمبخت نکل چکے کہین دم

اک بات کی اور ہی تمنا
کچھ ہرج نہو تو شب کو تنہا

ہم دور سے آکے دیکھ ہی جائین
بولی وہ کہ آپ شوق سے آئین

ہان اسکا نہین مضائقہ کچھ
تم سے ہمین دشمنی ہی کیا کچھ

منظور بدل ہی ہمکو اچھا
یہ آپ کا گھر ہی پوچھنا کیا

تقصیر معاف پر یہ ہی عرض
آنا تو یہان کا کچھ نہین فرض

وہ کام ہی کیون نہ کیجیے جلد
پیغام ہی بھیجدیجیے جلد

چُپ ہو گیا سُنکے شاہ عالم
رخصت ہوتا ہون کہکے جسدم

اوٹھا یہ حسین تو وہ خود آرا
مُنہ دیکھ کے رہ گئی کہ اچھا

بولی یہ کمال ہو کے محزون
جاتے ہو خدا کو سونپتی ہون

اوسوقت کا حال کیا کہا جاے
سب جانتے ہین خدا نہ دکھلاے

تھا دونون کو اک طرح کا سکتا
یہ اوسکو وہ اسکے مُنہ کو تکتا

سینے مین گھُٹی ہوئی تھین آہین
کس یاس سے رخصتی نگاہین

اللہ ری نصیب کی بھلائی
اس طرح سے وصل اور جدائی

کہتا تھا یہ شوق پاون پھیلاو
اور وقت کا مقتضے کہ بس جاؤ

مایوسیون کے کھینچے تھے خنجر — مجروح تھے دونون دل برابر
شہزادہ یہ غم سے مضمحل تھا — آپے مین نہ آپ تھا نہ دل تھا
اوٹھنے کا جہان کیا ارادا — جی بیٹھ گیا کہ ہائین یہ کیا
دم کہتا تھا گھٹ کے غم کے مارے — تم یان سے چلے کہ ہم سدھارے
مچلی ہوئی تھی یہ بیقراری — مرجاوے یہ ضد رہے ہماری
گویا تھی یہ جان زار ہر دم — رخصت ہوتے ہین آپ سے ہم
مجبور مگر سنبھال کر دل — گرتا پڑتا غرض بہ مشکل
گھر کو راہی ہوا بہ ارمان — نکلا قالب سے جسطرح جان
صدمے سے بنی ہوئی تھی دم پہ — غش سا آتا تھا ہر قدم پہ
یون بنکے نہ کھیل سب بگڑ جاے — دشمن کو یہ دن خدا نہ دکھلاے
ایسی نہ بُری بنے کسی پر — حسرت روتی تھی بیکسی پر
ہرچند وہ جان نثار اوسدن — سمجھاے بجھاے اوسکو لیکن
کرتی تھی نہ کوئی بات تاثیر — تھا پار جگر کے عشق کا تیر
آپے سے گذر گیا تھا بالکل — زندہ تھا کہ مر گیا تھا بالکل
آنکھون مین جہان تھا تیرہ و تار — جو سانس تھی اک چھری کی تھی دھار
بہکی ہوئی باتین خود فراموش — مطلق کسی بات کا نہ تھا ہوش
کہتا تھا سوا نہ سر پھراؤ — بس بس نہ دماغ چاٹے جاؤ
کیونکر نہ وہ سینہ غم سے کوٹے — جسپر یہ فلک ستم کا ٹوٹے
اسوقت تو زندگی سے دق ہون — واللہ مین اپنے جی سے دق ہون

کیا خوب کسی کا کیا اجارا — ہم دیتے ہین جان دل ہمارا

شہزادی کا تھا ادھر یہ لیکھا — جسوقت سے اوس قمر کو دیکھا

خود رفتہ کچھ ایسی ہو گئی تھی — مانند حواس کھو گئی تھی

ہاتھون سینے مین دل اوچھلتا — کہتی کچھ منہ سے کچھ نکلتا

بیچین سوا تھی جان مضطر — مشتاق لقا تھی جان مضطر

مر جانا ہی تھا فراق کیا تھا — کیا جانیے اشتیاق کیا تھا

اوسپر ہوئی اس طرح جدائی — اس رنج کی تاب اب نہ لائی

دونون ہاتھون سے تھام کر دل — تڑپی مانند مرغ بسمل

کہتی تھی یہی وہ حور پیکر — شاباش اے واہ رے مقدر

زندہ رہین اوس بغیر معلوم — اب جان کی اپنی خیر معلوم

لو اور سنو نیا تماشا — جی چاہتا ہی کہ بے تحاشا

چلا چلا کے روئیے اب — ہر طرح سے جان کھوئیے اب

کیا جان عذاب مین پھنسی ہی — کچھ دکھ اسوقت یہ کچھ ہنسی ہی

غصہ آتا ہی غم یہ کیسا — یہ شیر ہوا ہی ہم پہ کیسا

بیتابی دل سے بے بسی ہی — سینے مین آگ سی لگی ہی

بیٹھا جاتا ہی دل یہ کچھ ایسا — اسوقت ہی مضمحل کچھ ایسا

پانی مین ہو جس طرح بتاسا — صدمہ اتنا ہوا ہو ذرا سا

پھوڑا سا دکھا دیا کسی نے — ٹیس اوٹھی ہلا دیا کسی نے

ہر دم رک رک کے چلتی ہی سانس — پہلو مین کھٹک رہی ہی اک پھانس

کھولن ہی جگر ٹپک رہا ہے
رونے یہ تلی ہی چشم خونبار
آنکھون پہ پڑے ہوئے ہین چھالے
ہر دم دم تیغ سے ہی بڑھکر
دکھ ایک ہو تو بیان کیا جاے
آفت مین ہی دل غضب مین ہی جان
آتا ہی یہی سمجھ مین ہر بار
ثابت قدمی سے منہ نہ موڑو
یہ ہو نہ سکے تو نام کر جاو
توبہ عزت کا پاس کیسا
صورت کوئی زیست کی نہین ہے
مرتی ہون تڑپ کے غم کے مارے
جولانیون پر تھا ایسا تیسا
تقدیر نے کیا بری بنائی
طوطے کی طرح سے پھیر کر آنکھ
ایسی گھبرائین اے پریزاد
یہ کیا ہوا دشمنون کو بتلاو
نفرت وہ کدھر گئی مری جان
دل آتے ابھی ہوئی نہین دیر

پھوڑے کا مواد بک رہا ہے
سکتہ ہی کھلی ہی چشم خونبار
دیکھون بچتی ہی کس طرح جان
نئے طور بنی ہوئی ہی ہمہیر
آپے ہی مین دل نہین ہمارے
کچھ اپنے پرائے کا نہین دھیان
لعنت بھی کرو کہان کا گھربار
دیکھو نہ وفا کا ساتھ چھوڑو
کچھ کھاؤ تڑپ تڑپ کے مرجاو
دشمن بھی نہو او دا اس ایسا
مجکو کوئی دم مین اب یقین ہی
سامان یہ موت کے ہین سارے
غارت ہو یہ دل پھنسا تو کیسا
کمبخت مجھے نہ موت آئی
بولی وہ ملائیے ادھر آنکھ
اسدم وہ نصیحتین نہین یاد
بی سنبھلو ذرا حواس مین آو
صدقے ایسے بھی دل کے قربان
دنیا کر ڈالی تھی اندھیر

شکوہ شب غم کا ہی ابھی سے
بہتیری ابھی تو ایسی باتین
رونا تمھین اتنی بات کا ہی
الفت مریجان نبھی گی کیونکر
راحت آرام ہی جو پاتے
اچھا کوئی اس سے بڑھ کے تھا کام
ہم پا نہ ابھی کرو قیامت
سچ بات بُری تو لگتی ہو گی
یہ چاہتی ہو کہ عیب اوچھلے
ہمصورتون مین تھُڑی تھُڑی ہو
آنکھین نہ کسی سے ہوسکین چار
بدنامی کی بھی خبر نہین کچھ
الفت ہی یہی تو باز آئیے
جاتی رہے جس سے بات اپنی
باہون کو گلے مین ڈال کر پھر
مین بولنے والی صدقے گی تھی
ہر وقت کا مقتضا ہی بیگم
انشاء اللہ آج کل مین
دیکھو کہین بات کا نہو طول

تنگ آگئین آپ اپنے جی سے
پیش آئین گی کتنی وارداتین
پھر چاہنے کا بھی حوصلا ہی
ہی تمکو ابھی سے جان دوبھر
دنیا مین سبھی نہ دل لگاتے
پھر کیون نہین لیتے ہین کبھی نام
دو دن مین یہ حال لو قیامت
رسوا اپنے کو کیا کروگی
مان باپ تک اوڑتے اوڑتے پہونچے
سب کنبے مین نام اوری ہو
رسوائی ہو دور پار بیکار
انجام پہ اب نظر نہین کچھ
نوج ایسا کوئی دل لگائیے
چاہت وہ نگوڑی صدقے گی تھی
بولی کہ نہو شکستہ خاطر
اسوقت کی مصلحت یہی تھی
ذمہ اسکا مرا ہی بیگم
معشوق ہی آپ کی بغل مین
بیٹھو اوٹھو سب مین حسب معمول

ہی مجکو بس اتنی بات منظور | پوشیدہ ہی رکھیے تا بہ مقدور
یہ راز کسی پہ ہو نہ افشا | کیا معنی اگر ہوا یہ چرچا
رہ رہ کے یہ ان سبھون سے ڈر ہی | خالی از فہم گھر کا گھر ہی
کچھ اچھی بری نہ جانینگے یہ | سنے ذکر کیے نہ مانینگے یہ
بس اتنی ہی بات کا توہم ہی یان | دانا دشمن نہ دوست نادان
یان سنیے یہ دونون مہر طلعت | دربار مین آکے حسب عادت
گھر جانے کا ذکر لب پہ لائے | خلعت رخصت کے بھاری پائے
جھک جھک کے غرض سلام کر کے | راہی اوسی دن ہوئے وہان سے
سامان سفر تھا ساتھ تھوڑا | پہلی منزل پہ سب وہ چھوڑا
آپس مین بہم یہ مصلحت کی | کس سمت یہان سے اب ہون راہی
شہزادۂ قاف نے بہ تکرار | منت سے کہا کہ سنیے سرکار
خادم مجھے خاص اپنا جانین | اب جو مین کہون وہ آپ مانین
نزدیک ہی یان سے شہر میرا | کیجے وہین آپ چل کے ڈیرا
دانائی نہین ہی دور جانا | ہی آپ کا وہ بھی کفش خانا
طرہ یہ کہ یان سے تھوڑی ہی دور | شہزادے نے بھی کہا کہ منظور
اس رائے سے جب قرار پایا | منہ وان سے اوسی طرف اوٹھایا
اوڑتے ہوئے تین دن مین بارے | اوس ملک کی سرزمین مین پہونچے
تا کے ہی پہ شہر کے تھا اک باغ | فردوس برین کو جسکا ہو داغ
اوترے وہین دونون شاہزادے | سنتے ہی خبر یہ لوگ دوڑے

چو طرفہ سے چلا جو ریلا — ٹھٹھ لگ گئی باغ مین تھا میلا

مژدہ جو سنا یہ باپ مان نے — ہوش اونکے رہے نہ پھر ٹھکانے

پہلے تو وہ گر پڑے زمین پر — پھر خاک سے سر اوٹھا اوٹھا کر

کہتی تھی ادا ے شکر ہو کیا — یارب ہی خدائی تجھکو زیبا

بے شک ای قادر و توانا — ممکن نہین یان زبان ہلانا

اس جا نہین عقل و فہم کا کام — بس وہم ہی یہ خیال ہی خام

کوئی نہین کام آنے والا — بگڑے کا ہی تو بنانے والا

تھم جاے ذرا گھڑی مین انسان — مشکل نہین پھر تو سب ہی آسان

ہر بات مین بے نیاز ہی تو — بندے کا تو کارساز ہی تو

آخر کو یہ ماستا کا تھا جوش — دوڑے چلے آئے خود فراموش

جس وقت نظر پڑا وہ دلبند — شادی ہوئی اونکو چند در چند

بیٹے سے یہ باپ کا تھا ایما — مل جاؤ گلے سے جان بابا

مان کہتی تھی روکے غم کی ماری — اے لعل مرے مین تجھپہ واری

سجدہ اسدھم کرون کدھر مین — صدقے تری راہ باٹ پر مین

بچھڑے جو ملے تھے مدتون کے — نکلے ارمان حسرتون کے

حد سے افزون انھین خوشی تھی — دراصل عجیب وہ گھڑی تھی

مان باپ کے قدمون سے لپٹ کے — یون کہنے لگا وہ [illegible]

محسن سے ہمارے مل تو لیجے — وان چل کے ادا ے شکر کیجے

سب کام نہ جنکے بن پڑے ہین — کوٹھے پہ وہ سامنے کھڑے ہین

دشوار تھا زندہ بچ کے آنا
جان بخش وہ ہین خدا ہی دانا

اسوقت تو بدحواس ہون مین
کیا اونکی صفت بیان کرون مین

قدرت نظر آتی ہی خدا کی
کہنے کو تو یون بشر ہین خاکی

انسان ہین مگر فرشتہ خصلت
صورت سیرت سکت شجاعت

کیا منہ کوئی کہہ سکے وہ حالات
اک ذات ہی جامع الکمالات

القصہ یہ سنتے ہی وہ لپکا
گرتا پڑتا وہان تک آیا

تعظیم کو اوٹھ کھڑا ہوا شاہ
بولا وہ گلے لپٹ کے ذیجاہ

تا زیست نہ بھولے گا یہ احسان
صدقے سے تمھارے بچگئی جان

شکر اسکا ادا ہو کس زبان سے
لائے گا یہ موتہ کوئی کہان سے

بس اور تو کیا بیان کرون مین
جبتک زندہ ہون بندہ ہون تیرا

مان کی الفت کا پوچھنا کیا
جسوقت سنا یہ حال سارا

پھر تاب کسی طرح نہ لائی
پردے کو اولٹ کے باہر آئی

دین پہلے تو سیکڑون دعائین
پھر لے کے چٹر چٹر بلائین

کہتی تھی کہ یہ حساب کیسا
مان بیٹون مین اب حجاب کیسا

یہ لخت جگر وہ آنکھ کا نور
اب دو بیٹے ہین چشم بد دور

مان کہنے مین ہو اگر کچھ انکار
لونڈی مجھے اپنی جانئین سرکار

کہنے کا سوا تو کب ہی یارا
پیارے یہ نہین ہی تجسے پیارا

مجھسے مغموم کو کیا خوش
مین خوش تم سے ترا خدا خوش

جس طرح کیا ہی دل مرا شاد
تم بھی رہو یون ہین شاد آباد

شہزادے کا دوبارہ شہر دلدار میں آنا اور شادی کا پیغام بھجوانا بادشاہ کی خفگی اور جواب صاف اور بے اعتنائی اور طمع بدولت وزیر کی کارروائی

مدت سے ہی غیر حال ساقی — دے حسرت دل نکال ساقی

جو بن فصل بہار پر ہی — کچھ تجھکو بسنت کی خبر ہی

آ دیکھ تو ہی ترا کدھر دھیان — موسم وہ بدل گیا مری جان

اک تجھسے سوال ہی ہمارا — سوکھی نہ سنائیو خدارا

لوٹ اتنا ذرا ثواب للہ — جی بھر کے پلا شراب للہ

آنکھیں نہ ہمیں غضب کی دکھلا — صورت بنت العنب کی دکھلا

تھی پہلے تو اور قصہ خوانی — سن ہمسے مزے کی اب کہانی

کہتا ہی یہ آگے کہنے والا — اک ہفتہ تو وان وہ سر و بالا

دیکھا کیا قاف کے طلسمات — مصروف تھا دعوتوں میں دن رات

اک رات کو تخلیہ جو پایا — بیساختہ یہ زبان پہ لایا

کیوں بھائی یہ گھر میں آکے پھولے — شادی سے ہمارا رنج بھولے

رکھی رہی طاق پر وہ تدبیر — کوشش کرتے پھر آگے تقدیر

سن ہو گیا سنکے بس پریزاد — بولا کہ بجا ہوا یہ ارشاد

لیکن بھولا نہیں میں واللہ — دیر اتنی تھی ہمیں ای شہنشاہ

تھی بات غلام کو یہ منظور — ہو جائے سفر کی خستگی دور

اب حکم یہ آپ کا ہوا ہی — کل پرسوں ہی چلیے دیر کیا ہی

سامان ہی سب طرح کا تیار　　ہمراہ رکاب ہی نمکخوار
جب باپ سے اپنے یہ کیا ذکر　　سنتے ہی اوسے ہوئی بڑی فکر
لیکن نہ چلا کوئی بہانا　　مجبور اونہین کیا روانا
ہمراہ لتمام لاو لشکر　　اک ایک جوان وہ کوہ پیکر
دیوون کے جنون کی فوج کے دل　　دو لاکھ سوار اور پیدل
ڈنکا نوبت نشان باشان　　خیمے ڈیرے تمام سامان
گولہ بارود چھکڑون پہ بار　　اُردو گنج اردلی کا بازار
ہمراہ لدے ہوے خزانے　　سارے شاہون کے کارخانے
ٹھاٹھ اونکا درست کردیا جب　　سمجھا کر اونچ نیچ بھی سب
دونون سے کہا خدا نگہبان　　لیکن مری بات کا رہے دھیان
بنتے ہین سہولتون مین سب کام　　جلدی کا بہت بُرا ہی انجام
تم پہلے بہ عجز پیش آنا　　دھمکا کے اخیر مین ڈرانا
کرنا مری بات کو ذرا غور　　شادی مین نہون ملال کے طور
ایسا نہو کھیل سب بگڑ جاے　　گتھی کہین باتون مین نہ پڑ جاے
رخصت ہوے دونون شاہزادے　　لڑنے کے کیے ہوے ارادے
پہونچے اوس حد مین بیسوین دن　　تھا شہر وطن سے دور لیکن
خیمے اونکی جا پہ کرکے استاد　　تنہا راہی ہوا پریزاد
اخبار کے پرچے جا چکے تھے　　ہرکارے خبر یہ لا چکے تھے
یعنی کسی ملک کا شہنشاہ　　عازم ہی ادھر کا یا شہنشاہ

فوجین لیے نے طرح چڑھا ہی
کھلتا نہیں آگے قصد کیا ہی

سلطان نے وزیر کو بلا کر
پرچے وہ بجنسہ دکھا کر

ارشاد کیا تم آپ جاؤ
کیا حال ہی کچھ خبر تو لاؤ

وان سے بھی چلا اٹھا وہ خوش اوقات
رستے مین غرض ہوئی ملاقات

دونون وہ جوان پیر تدبیر
باہم ہوئے لطف سے بغلگیر

سب حال وہ پہلے سن سنا کے
کی عرض حضور مین یہ آکے

حضرت حاضر سفیر ہی یہ
اوس شاہ کا یہ وزیر ہی یہ

کرتا ہی یہ عرض دست بستا
کچھ مجکو ہی تخلیے مین کہنا

فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی
اسوقت تو عین تخلیہ ہی

اور تم تو پیام بر فقط ہو
اسوقت ہی سب معاف تمکو

مجرے کو اوٹھا یہ حکم پا کر
بوسہ لیا قرب تخت جاکر

آداب شہی سے سر جھکا کے
کی عرض بہت زبان دبا کے

کیا تاب غلط جو کچھ بیان ہو
لیکن مری جان کی امان ہو

جس شاہ کا ایلچی ہی فدوی
حضرت سے یہ التجا ہی اونکی

اک بندہ نوازی آپ کیجے
بے دام غلام ہول لیجے

ہر چند فلک مقام ہوون مین
حضرت کا مگر غلام ہوں تمہین

حسرت ہی کہ زیر دامن پاک
ہو جائین یہ مشت استخوان خاک

عمر اتنی غلامی مین بسر ہو
خادم نہ خراب و دربدر ہو

سن ہو گیا سنکے وہ جوانمرد
چہرہ کبھی سرخ تھا کبھی زرد

لیکن بکمال بردباری — خلعت منگوا کے ایک بھاری

دستور کو قاعدے سے دیکر — فرمایا رہا جواب کل پر

ہم پہلے صلاح اسمین کرلین — پھر اسکا جواب سوچکر دین

رخصت ہوا وہ تو وان سے فی الفور — یان شاہ نے اسمین کی بڑی غور

سب مشورہ کارون کو بلا کے — ہر اک کا جواب سن سنا کے

سلطان نے وزیر سے کہا یہ — کیون تمنے جواب سن لیا یہ

اب جاؤ سب اوس سے جاکے ٹہراؤ — کہنا ابھی یان سے کوچ کر جاؤ

جب حکم ملا تو وان سے آکے — بولا یہ وزیر منہ بنا کے

ہرچند گمان ملال کا ہی — پر ایلچی کو زوال کیا ہی

ارشاد یہ کرتے ہین شہنشاہ — کس بات پر اتنے ہین یہ گمراہ

سوچے ہین یہ دل مین کیا بتائین — ہمکو تو نہ وبدنے دکھائین

نادان ہین انیلے ہین نڈر ہین — بھولے ہی یہ کسکے برتے پر ہین

ہین کثرت فوج پر جو مغرور — رکھین یہ خیال ذہن سے دور

تقدیر کے ہاتھ کام ہی یہ — سب اونکا خیال خام ہی یہ

کچھ یان کم و بیش کی نہین فکر — قرآن مین آیا ہی یہی ذکر

ناتجربہ کار ابھی ہین لڑکے — کام اونکو پڑا نہین کسی سے

دیکھا ہی نہین ہی وہ قرینہ — آجاتا ہی دانتون پر پسینہ

اللہ کے کارخانے ہین یہ — لوہے کے چنے چبانے ہین یہ

اورانکا مزہ یقین ہی کھل جائے — بگڑے سے تو چھٹی کا دودھ یاد آئے

یہ سنتے ہی وہ بلند پایا
تقریر کو اور ڈھب پہ لایا

دینے لینے کا دے کے لالچ
کچھ ڈینگ تھی اپنی جھوٹ کچھ سچ

دکھلا کے یہ سبز باغ کی سیر
کہنے لگا خاتمہ ہی بالخیر

سچ کہتا ہوں خیر خواہ گر ہو
وہ بات کرو نہ جس میں شر ہو

اِس بات سے میں ہوں خوب آگاہ
دُوبھر اوسے زندگی ہی واللہ

غفلت جو عشق کی ہی مشہور
الفت کے نشے میں ہی غضب چور

ناکردہ خدا کہیں بگڑ جاے
پھر لینے کا دینا اسمیں پڑ جاے

گرمی پہ جو شعلۂ جنون ہو
آپسمیں کہیں نہ کشت و خون ہو

نقصان ہم ایسونکا تو کیا ہی
دولہ ہی دولھن سے سابقا ہی

ڈر ہی کہیں وہ پڑے نہ افتاد
ان دونوں میں ایک گھر ہو برباد

پھر میرے کہے سے تم ذرا جاو
بہتر ہی کہ اونچ نیچ سمجھاو

کہنا نہیں بات کچھ بُری یہ
ہی کون سی جا ملال کی یہ

فرمائیے تو قصور کیا ہی
غصے کا محل حضور کیا ہی

ہیں فضل خدا سے آپ دانا
دنیا کا یہی ہی کارخانا

فرض اسکو سمجھتے ہیں خردمند
قصہ ہی طویل طول تا چند

نکلے گا یہ کام راستی میں
سوچو تو ہی مصلحت اسی میں

بات اسکے سمجھ میں بھی یہ آئی
خود کہنے لگا کہ سچ ہی بھائی

لاریب ہی دوستی کی تقریر
دشوار تو اس سے ہی یہ تدبیر

کیا کہنے پرائی بات ہو گی
اک اور ہی وجہ خاص اسکی

وہ ماہ نہ وہ ہفتہ غیرت حور
پاتے اگر اوس قمر کی مرضی
بولا وہ کہ ہی یہ دوسری بات
دنیا سے الگ ہی پر یہ افتاد
اسکی بھی ہی سہل ایک تدبیر
سرکار مین پہلے پیش کیجے
اس بات کا مجکو تو یقین ہی
انکار نہ وہ زبان پہ لاے
مانے نہ وہی تو کیا ہی چارا
کہنے کی نہ چار ہے گی زنہار
بولا وہ کہ ہان مرے بھی نزدیک
نکلی تو ہی بات رفع شر کی
رخصت ہوا پیش شاہ آیا
کی عرض فزون ہو جاہ و حشمت
بہتر ہی بہ لطف فیصلا ہو
یون رہتی ہی بات بھی ہماری
مرشد زادی جو مان جائین
تھا حال سے پادشاہ آگاہ
عنسم ہمکو اسی کا تو سوا ہی

کرتی ہی نہین یہ امر منظور
ابتک ہو جاتی کبکی شادی
کیونکر مین جھٹا لون آپکی بات
مان باپ کے بس مین ہو نہ اولاد
مالک کی ہمارے لیکے تصویر
پھر اوسکو محل مین بھیجدیجے
گر عاشق پاک یہ حسین ہی
عشق اپنا اثر ضرور دکھلاے
دو باتون مین فیصلہ ہی سارا
پھر ہمکو بھی کچھ نہین ہی تکرار
بہتر ہی یہ راے ہی بہت ٹھیک
جاتا ہون اب آگے اونکی مرضی
گذرا ہوا حال کہہ سنایا
نکلی ہی اک اور اسکی صورت
اور عرض کا فرض بھی ادا ہو
کرتا ہی بہ عجز خواستگاری
بے مانگی مراد ہمتو پائین
بولا حسرت سے بھرکے اک آہ
پہلے بھی یہ ذکر آچکا ہی

لیکن نہیں مانتی وہ خوشخو — ابکی تمھیں امتحان کر لو
ایسا جو یہ اپنے شہ کا پایا — ڈیوڑہی پہ وزیرزادن سے آیا
چیدہ چیدہ جو تھے وہان لوگ — معقول حسن مزاجدان لوگ
پاس اپنے اونھیں الگ بلا کے — تنہائی مین اک جگہ بٹھا کے
فہمائش خوب طرح سے کی — تصویر وہ پھر نکال کر دی
سمجھایا کہ پہلے تو دکھاؤ — دلکش یہ شبیہ پھر دکھاؤ
کہنا کہ یہ بات ہے بھلے کی — دیکھو نہ کرو عدول حکمی
سب حکم بڑون کا مانتے ہین — مان باپ کو قبلہ جانتے ہین
کیجے وہی انکی جو خوشی ہے — خوشنودی خدا رسول کی ہے
ہامی بھر کر اونھیں وہ جھٹ پٹ — لین پہلے بلائین آ کے چٹ پٹ
پھر کہنے لگین سنو تو واری — تم مانو نگی بات اک ہماری
ایسا نہو قول سے پلٹ جاؤ — اس بات کی پہلے تم قسم کھاؤ
ذلت نہ بڑھوتی وقت دینا — جو بات کہین وہ مان لینا
اب ہے یہ تمھارے ہاتھ عزت — دیکھو یہ نہو کہ ہو ندامت
کہنے لگی مسکرا کے وہ حور — اچھا اچھا مجھے ہے منظور
لوگو وہ ہے ایسی کون سی بات — مین بھی تو سنون وہ قہر کی بات
سوچو نہ کہو تو دل کی سمجھون — کچھ ایسی مین اولیا نہیں ہون
جب خوب سا خوش مزاج پایا — تب ذکر وہ درمیان مین آیا
تصویر نکال کر جو رکھدی — سن ہو گئی بادشاہزادی

باطن مین تو خوش مگر بظاہر
بل تیوریون مین شکن جبین پر
چہرہ غصے مین لال اک جوش
اتنے مین وہ رازدار طرار
کیون لوگو بس اب ہی کیا ارادہ
دنیا مین کوئی بھی بولتا ہی
لے آؤ اٹھو چلو مبارک
خالق نے یہ روز خوش دکھایا
تھی پھر تو خوشی کی دھوم اوسجا
اک عید سی تھی محل مین سارے
آیا جو وزیر وان سے بشاش
سب کام ترے سپرد ہی اب
دخل اسمین نہین کسی کا زنہار
منصب یہ وزیر نے جو پایا
دکھلانے کو اپنی خیرخواہی
دوہرا کے کہا مہم یہ سر کی
شیشے مین یہ جن اتارنا تھا
کرنی پڑی حد کی جانفشانی
سنتے ہی یہ بھڑک گیا پریزاد

روٹھی روٹھی کبیدہ خاطر
بنوٹ سے کمال ہی مکدر
بالکل ہی مگر سکوت خاموش
کہنے لگی منہ بنا کے یکبار
کھلواؤ گے منہ مرا زیادہ
کیا شرم و لحاظ اوڑ گیا ہی
نذرین دو خوشی کرو مبارک
جس دن کو مناتے تھے وہ آیا
گھر بھر کا ہوا ہجوم اوسجا
سلطان کو ہوئی خبر یہ بارے
خلعت دیکر کہا کہ شاباش
کچھ ہمسے نہ واسطہ نہ مطلب
تو میری طرف سے کل ہی مختار
خوش وان سے سفیر پاس آیا
شہزادی کی ہٹ عتاب شاہی
اک شکل تو بہتری کی نکلی
پر یہ سمجھو تو لڑائی مارنا تھا
فولاد ہوا پگھل کے پانی
تعریف کی بعد بادل شاد

ساتھ اپنے وہان سے اسکو لایا — شہزادے کے رو برو جو آیا
بیہوش تو تھا وہ ماہ طلعت — منگوا کے دیا وہ بھاری خلعت
کچھ حوصلے سے بھی اوسکے بڑھکے — رخصت کیا ہاتھی پالکی سے
نقدی خواہش سے اور وہ چند — پلٹا وہ کمال شاد و خرسند
پھر دوسرے دن لکھی یہ عرضی — سلطان جہان جناب عالی
ہو فضل خدا سے تابصد سال — افزایش عمر و جاہ واقبال
قائم رہے یہ جہان پناہی — سکہ از مہر تا بہ ماہی
سب باتین تو یان کی ہو چکین طی — مہلت اب اتنی چاہیے ہی
سامان درست کرلے فدوی — تاریخین دیکھکر یہ بھر اچھی
مانجھا مہندی یہان سے جائے — ساچق ہو برات وان سے آئے
لیکن جو نہو خلاف مرضی — قرب آرہین بندگان عالی
وان بھیج کے پہلے یہ عریضا — پھیلا دیا کاروبار سارا

خوشی کی داستان بعد مدت شادی کا مختصر بیان پادشاہ سے شہزادی کی ملاقات اور عیش و عشرت مین رہنا دن رات

ساقی ہی یہ اتفاق کی بات — کیا اب کے بہار پر ہی برسات
یہ ابر گھرے ہوئے دھوان دھار — یہ سرد ہوا کا گرم بازار
گلشن مین چمن چمن خوشی ہی — شادی فصل بہار کی ہی
کس روپ پہ ہین نہال بستان — صف باندھے کھڑی ہون جیسے پریان

پچھوے پھلے پیڑون کا ہی جوبن
غنچے جو چٹکتے ہین برابر
شہنا کے سُرون مین گاتے ہین مور
اِس دُھن مین ہین کویل اور پپیہے
یون جام و سبو کھنکتے ہین آج
اِس وقت سمان و لطف کا ہی
سرتا بہ قدم لنڈھے گلابی
بدمست ہر اک تھرک رہا ہو
آغاز ہی اب خوشی کا مذکور
شادی کا جو حال کل بیان ہو
مجمل یہ کہانی اس سے چھوڑی
لیکن ہان اندکے ز بسیار
تھوڑا یو نہین کچھ وہان کا سامان
دسوین تاریخ جمعے کے روز
یان مانجھے کا زعفرانی جوڑا
ہمراہ بہت جلوس شاہی
ڈنکا نوبت نشان والے
اک لاکھ کئی ہزار پھر خوان
لوٹا سادہ جڑاؤ چوکی

یا وجد مین شاہدانِ گلشن
دیتی ہی بہار تال سم پر
نوبت کی ٹکور رعد کا شور
گویا انگریزی بلجے واپے
جس طرح سے جل ترنگ کا باج
صدقے ترے جی یہ چاہتا ہی
دولھا بنے بیٹھے ہون شرابی
تو مفت کا ناچ دیکھتا ہو
لکھتا ہی قلم کہ چشم بد دور
اک طول طویل داستان ہو
ہین سانگ بہت سے رات تھوڑی
مشتی ست نمونۂ ز خروار
ہی نقل پتے کی طرح سے یان
وان مائیون بیٹھی گیتی افروز
دولھا کو دولھن کی مان نے بھیجا
خادم مصروفِ خیر خواہی
کچھ پلٹنین ساتھ کچھ رسالے
اُٹھنے پہ پنڈی کا جسم سامان
لاکھ اشرفی کھانے جوڑے کی بھی

پھکنے ہوئے لاکھون پنچشلنے
مانجھا وہ ہنسی خوشی بنھایا
رشتے کی جو سالیان تھین آئین
اب صبح کو یہ ہوئی سنادی
ساچق منہدی کے رنگ کے جلسے
آیا اسمین برات کا دن
دولھا کے مکان سے گھر دولھن کا
دروازے سے ایک سان برابر
فرشی جھاڑون کا طرفہ عالم
روشن کنولون مین شمع کافور
بازار مین سا قنون کا میلا
منظور یہ تھی بلند نامی
نوبت خانے قدم قدم پر
چوگرد جما و واہ جی واہ
لنگر خانے ہزارون جاری
ہندو ہو کہ اسمین ہو مسلمان
پہونچا تھا یہ حکم عام سبکو
بے غم آنا کہین نہ جانا
پڑتی ہر سمت طبلے پر تھاپ

دولھا کے مکان تلک جو پہونچے
پھولا نہ یہ جامے مین سمایا
وہ نیگ یہ خوب فیل لائین
پوشاک نہ پہنے کوئی سادی
اس سے بڑھکر قیاس کیجے
تعریف ہی اوسکی غیر ممکن
سنتے ہین کہ پانچ کوس پر تھا
روشن تھے گلاس ٹٹیون پر
گلدستے کھلے تھے قد آدم
تھا رات مین ان سے چوگنا نور
دس کوس کی گنوار ودل کا ریلا
منڈھوا دی درختون پر تمامی
آٹھ پہر باج رہی برابر
مشکل سے نظر کو ملتی تھی راہ
نوکر بازاری کار و باری
بے قید تمام شہر مہمان
گل چھرّے اڑاو ناچ دیکھو
گھر بیٹھے پلاو قلیے کھانا
آپے سے تماشہ بین بے آپ

رنگ اور تھے لطف جا بجا تھا — دیکھو جدھر اک سمان نیا تھا
جمشید کا جشن تھا وہان گرد — اندر کا اکھاڑا ہو گیا سرد
جشن ایک جگہ خوشی تھی گھر گھر — شادی وہ غرض رچی تھی گھر گھر
دولھا نے سواری اپنی مانگی — بجنے لگی چار سمت وردی
بس پھر تو جلوس کو بڑھایا — ہاتھی پہ نشان آگے آیا
زنبورچی شلکین اوڑاتے — طنبور تلنگے کڑکڑاتے
باندھے ہوئے ٹولیان برابر — وردی بھی جھلاجھلی کی کیسر
انگریزی وہ بین والون کے غٹ — بجتا تھا کلارنٹ ترم پیٹ
بے گنتی ہی غول پلٹنون کے — بجتے ہوئے ساتھ تاشے مرفے
بعد اونکے ترک سوار جرار — گھوڑے سرکاری باد رفتار
ڈنکے ہوتے ہوئے کڑم دھون — دہلے دون دون سے جنگی گردون
وہ بادِ بہاری کا رسالا — اک ایک جوان سرو بالا
جوڑے سب کے گلون مین زرکار — رنگے ہوئے چہچہاتے گلنار
شہنا والون کے سُر سہانے — بجتے وہ خوشی کے شادیانے
عَلَم بردارون کے جدا غول — وہ بان وہ برچھیان کہ انمول
سونٹے لیے چوبدار ہشیار — گھیرے ہوئے ہاتھی خاص بردار
صدہا وہ نقیب غل مچاتے — شیرانہ بہا اور وادب سے
آتش بازی کا چھوٹنا واہ — دن مہتابون سے شب شب ماہ
ہر رنگ کے وہ ہوائی گولے — دنّاتے سنے جبکہ یہ چھوٹتے تھے

سَو سَو دو دو سَو ایک ہی ساتھ
چرخی وہ کہ جس سے چرخ چکرائے
آرایش کی بہار ایسی
پھل دار درخت کیسے کیسے
حلقہ جو گرد ہاتھیون کا
بارے گھر تک برات آئی
محفل مین اب آکے بیٹھے نوشاہ
نامی افسر امیر زادے
اور بیچ مین یون حضور والا
اتنے مین جناب قاضی صاحب
آہستہ خرامیون سے آئے
وہ سامنے سے نظر پڑے جب
چپ چپ خاموش کے ہوئے غل
ایجاب وقبول ہو گیا جب
باہر تو نہ جانے پائے ہونگے
پھر دیکھو تو تھا عجب تماشا
دوڑے انعام لینے گاتے
بجنے لگی ملکے ایک سنگت
وہ طائفون کا جماؤ اک ساتھ

کانون پہ فرشتے رکھتے تھے ہاتھ
مہتاب سے ماہتاب شرمائے
سرسون آنکھون مین سب کے پھولی
پھولا ہوا باغ ساتھ جیسے
وہ ٹھاٹھ غضب براتیون کا
سب رسمون سے بھی نجات پائی
چیدہ چیدہ رفیق ہمراہ
حلقہ کیے چار سمت بیٹھے
مہتاب کے گرد جیسے ہالا
ساتھ اپنے لیے کئی مصاحب
تشریف برائے عقد لائے
تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے سب
سب رقص وسرود بند بالکل[۱۴]
اب وان سے اوٹھے چلے مؤدب
دروازے پہ شاید آئے ہونگے
ارباب نشاط نے تماشا
اٹھلاتے تالیان بجاتے
تانین تھین وہ بھیروین کی آفت
چلتے تھے غضب وقہر کے ہاتھ

آنکھون مین خمار نیند کا جوش — مستانہ روش وہ جیسے بیہوش
نکھری ہوئی نور کی وہ محفل — پریون کا وہ ناچ لوگ خوشدل
پرجانے جگہ جو پائی خالی — آنے لگی ڈالیون پہ ڈالی
توڑون کے کھلے ہوئے تھے مُہرے — انعام ہر اک نے پائے دوہرے
اسمین نواب ناظمہ آیا — کی عرض محل مین ہی بلایا
وہ لطف بیان ہو کس زبان سے — نوشاہ محل مین آئے وان سے
ہونے لگین پھر تو ریت رسمین — مجبور پھنسے ہوئے تھے بس مین
جلدی سے اوٹھی جو اک سمن بر — آئینہ و مصحف اوسنے لاکر
رکھا اون دونون کے مقابل — وہ وقت تھا دیکھنے کے قابل
دولھا کا وہ اشتیاق وسدم — شرمائی ہوئی دولھن کا عالم
دونون کو بدل خوشی بڑی تھی — سچ پوچھیے تو عجب گھڑی تھی
میراثنون کا وہ ٹوٹے گانا — دولھا کا وہ ہنسکے سر ہلانا
نوباتون کے چٹنے مین وہ دھوکے — غل شور وہ رنڈیون کے ٹھٹھے
ڈہکا ڈہکا کے منہ مین دینا — دولھا کو وہ آڑے ہاتھون لینا
اس سے بھی غرض نجات پائی — رخصت کی گھڑی اب اسمین آئی
مل مل کے یگانے ایسے روئے — بیگانون کے جس سے ہوش کھوئے
دولھا نے دولھن کو جب اوٹھایا — اوسوقت ہر اک کا دل بھر آیا
شادی مین ہی غم ضرور ہونا — معمول ہی اس خوشی کا رونا
یہ جا وہ جا خوشی کے مارے — نوشاہ دولھن کو لے سدھارے

سکھپال مین جب ایسے تجمل ۔ اوس گل کو سوار کر کے یہ گل
یکسر لگا مال و زر لٹانے ۔ شادی کی خوشی مین گھر لٹانے
قارون کا خزانہ بھی جو پاتا ۔ اوس روز وہ سب کا سب لٹاتا
سسرال مین آئی اب سواری ۔ کیمن یان کی بھی ریت رسمین ساری
بارے جو وہ خاص وقت آیا ۔ پھولا نہ یہ جامے مین سمایا
اوسدم کی خوشی تھی قابل دید ۔ سچ پوچھو تو دونون کو تھی اک عید
شادی سے کھلا ہوا یہ گلرو ۔ وہ شرم کے مارے سر بزانو
بند آنکھین ادھر شباب کا جوش ۔ وان مُہر سکوت لب پہ خاموش
گستاخیون کا ادھر ارادہ ۔ انکار کی ضد اودھر زیادہ
یان دست ہوس ترقیون پر ۔ وان لب پہ نہین نہین برابر
بدلا ہوا یان مزاج کا رنگ ۔ وان شرم وحیا سے اور کچھ ڈھنگ
یان فکر کہ اپنے ڈھب پہ لے آؤ ۔ ایما یہ اودھر کہ ٹھیرو غم کھاؤ
مطلب کی ادھر ہزارون گھاتین ۔ وان ٹالنے ہی کی ساری باتین
بنوٹ سے وہ لطف کی لڑائی ۔ باہم وہ مزے کی ہاتھا پائی
قسمین کوئی سیکڑون دلائے ۔ ٹھینگا کوئی ناز سے دکھائے
ترچھی کبھی یہ چتونین کبھی پیار ۔ اقرار کے ساتھ ہی پھر انکار
گہ ہاتھ گلے مین ڈالدینا ۔ روٹھی کبھی ہو کے ٹال دینا
شوخی سے کبھی وہ شاہزادی ۔ کس ناز سے کہتی تھی الٰہی
تھکتے ہی نہین یہ ہاتھ ٹوٹین ۔ کیا گھور رہا ہے آنکھین پھوٹین

موقع پہ کبھی زبان دینا
کہنا کبھی اپنا مُنہ تو بنواو
ارمان تو دل کے پورے کرلو
چڑہی مری اتنی ڈھینگا مشتی
کیسی یہ غضب مین پڑ گئی جان
کیا خوب یہ ہمکو چاہتے تھے
گھر آئے کی تھی یہی مدارات
انسان بنا کیا ہی کتنا
بارے وہ حجاب کچھ ہوا دور
کیا وجہ شباب بھی تھا کامل
جوبن پہ جوانیون کا اک جوش
اوراوسپہ انیلے پن کا طرا
تھی پہلے پہل کی بات انجان
نادان تھی پُچُو کی دم مین آئی
قابو سے نکل سکی نہ لیکن
موقع پہ چلا نہ زور زنہار
برآئی مراد دل کی بارے
تھے نشۂ وصل سے بہم چور
کس لطف سے پھر گلے لپٹ کے

چٹکی کبھی لے کے تان دینا
سودائی ہو گیا حواس مین آو
سر کو یہ چلو ہوش کی خبر لو
کیجے کہین اور جا کے گشتی
اتنا نہ کرے کسیکو ہلکان
اے کیون نہوا چھے پیش آئے
بات اتنی ہی بس تمھاری کیا بات
چاہے تو کسیکو چاہے اتنا
کچھ راہ پہ آچلی وہ مغرور
اور دل کا لگا واوسپہ شامل
اس فصل مین نیک و بد کا کیا ہوش
ناواقفی سے اوٹھایا دھوکا
فقرے پہ چڑھی تو بٹ گیا دھیان
پھر تڑپی ہزار تلملائی
تھا زور پہ بچپنا غیر ممکن
گلنار کوئی کوئی گھر بار
دم چڑھنے لگا خوشی کے مارے
اب شرم ولحاظ سب ہوا دور
سوئے تو سحر تلک نہ چونکے

لوگوں نے بجبر کب جگایا
جب گھر سے وہ دلھن کا بھائی آیا

اوٹھتے ہی وہ آفت زمانہ
سکھیاں مین گھر ہوئی روانہ

میکے گئی جب وہ ماہ تابان
چوتھی کا ہوا ادھر سے سامان

اوس دھوم کی حد ہو کچھ تو کہیے
اس سے یہ بھلا کہ چپ ہی رہیے

کہنے کو کہیں بیان کیا ہو
جب کچھ کسی شی کی انتہا ہو

حاصل یہ کہ جو چلے نکالے
جب ہو گئے ختم چاروں چالے

داماد کو شاہ نے بلا کے
شرما کے بہت گلے لگا کے

ارشاد کیا یہ بادل شاد
دنیا سازی مجھے نہیں یاد

واللہ یقین تم اسکا لانا
یہ ملک یہ فوج یہ خزانا

ہے آج سے ملک مین تمھاری
جے دن کی ہے زندگی ہماری

اللہ کا نام اوسمیں لیں گے
گوشے مین خدا خدا کریں گے

اوسوقت تو دست بستہ یہ بھی
کرتا تھا خوشامدیں غضب کی

آخر یہ قسم کہا کہ بابا
دیکھو مجھے اب ملال ہوگا

اچھا جو یہ ہے تمھاری مرضی
یہ چند رہیں ہم بھی اسم فرضی

قبضہ مرے بعد ہی کرو تم
پر میرے ولی عہد ہوئے تم

نذرانہ دکھائی سر جھکایا
دوہرا خلعت خطاب پایا

رخصت ہوئے گھر مین شاد آئے
خالق نے خوشی کے دن دکھائے

ہر وقت تھا پھر یہ عیش کا رنگ
جمشید کا جشن جسکا پاسنگ

دن رات ہنسی خوشی کی صحبت
بس آٹھ پہر بعیش و عشرت

جو شخص تھا محو بیخودی تھا | یون کہیے کہ لطف زندگی تھا

قاصد دلربا پری کا پیام لیکے آنا شہزادے کا نئے گھر سے پے چلے جانا گھر والون کا انتشار اور گھبرانا فوجون کے صف آرائی کے طومار بعد فتح بامراد اپنے گھر آنا.

کیون آج کدھر ہی یار ساقی | صدقے مین ترے نثار ساقی

یہ جو کہے وہ جام مجکو دلوا | وہ توبہ شکن شراب پلوا

واعظ کی بھی جسپہ رال ٹپکے | باچھون سے بھی زلال ٹپکے

کافی ہے مجھے جسکا سونگھنا ہو | اور ناگنی ہو شراب کیا ہو

ہو وہ ہری کشید کی دھوان دھار | خوش رنگ لہو کی بوند گلنار

ارمان ابھی تو دل کے نکلین سارے | آتی ہی یہ جی مین اب ہمارے

گھر چھوڑ دین کسی طرف چلے جائین | صحرا کی بھی کچھ دنون ہوا کھائین

اولجھن یہی دل کو ہر گھڑی ہی | منزل وہ پیش اک کڑی ہی

کہتے ہین کہ جب یہ مہر طلعت | سب باتون سے پا چکا فراغت

رہتا تھا مکان مین باصد آرام | تفریح کو ایک دن سر شام

آیا سوے خانہ باغ یہ ماہ | گلگشت چمن مین تھا کہ ناگاہ

اک حور پری کی شکل آئی | آداب سے بندگی بجا لائی

کی عرض کہ کنیز آپکی ہون | مین قاصد دلربا پری ہون

خط آپ کو اک رقم کیا ہی | پیغام یہ مجھسے کہدیا ہی

مل جائے اگر کہین وہ گلرو
کہیو یہ مری زبان سے تو

کیا خوب غضب مین ہمکو چھوڑا
کروٹ بھی نہ لی جو مُنہ کو موڑا

مدت ہوئی تکتے آپ کی راہ
صورت کوئی وہ نکالو ای ماہ

صورت تو دکھائی دے تمھاری
اس غم سے ہو مخلصی ہماری

بیماریِ غم گھُلا چکی ہی
آؤ نہین جان جا چکی ہی

چپکا یہ سُنا کیا وہ تقریر
پھر ہاتھ سے اوسکے لیکے تحریر

سرنامے کو پڑھ کے خط جو کھولا
گویا ہر فقرہ مُنہ سے بولا

مطلب سارا تھا حسرت آمیز
جو بات تھی وہ ملال انگیز

دُکھ درد سب یکقلم تھے تحریر
نامہ تھا کہ سرنوشت تقدیر

لکھا تھا کہ طول سے غرض کیا
دو باتین سُنو مری خلاصا

برہم نہو جس سے طبع اقدس
حد ہو گئی انتظار کی بس

اب جان کو تابِ غم نہین ہی
یہ جانیے دم مین دم نہین ہی

صورت ہی کچھ اور اب ہماری
باقی ہی فقط نفس شماری

بالکل ہی حرام آب و دانا
کھانے کی جگہ ہی کوفت کھانا

گھُٹ گھُٹ کے لہو کے گھونٹ پینا
آخر کہو کب تک ایسا جینا

دم ناک مین ہجر نے کیا ہی
طاقت نے جواب دیدیا ہی

ہر لحظہ ہی دل کے ضعف کا زور
جیتی ہون مگر ہون زندہ درگور

ترساؤ نہ اسقدر ترس کھاؤ
دیکھو مری بات جاتی ہی آؤ

دکھلاؤ نہ مجھکو راہ جاتی
مرتی ہون خدا گواہ جاتی

فرقت کی پہاڑ ہی شب غم
اب کیا کہین کیا تڑپتے ہین ہم

حال شب ہجر کیا بیان ہو
کس مُنہ سے ادا وہ داستان ہو

سختی مین ہی رات سے سوا دن
گھڑیان گنتی ہون روز تم بن

ہوتا ہی روی جو حال ہر بار
آتا ہی یہی خیال ہر بار

تنہائی کی شب بسر نہو گی
اب حشر تلک سحر نہو گی

صدمے نہوئے ہین کم نہ ہون گے
اور یون بھی ہوا تو ہم نہ ہون گے

طول شب غم کا کیا بھروسا
اک سانس ہی دم کا کیا بھروسا

دم آئے نہ آئے زور کیا ہی
جینے ہی کا کسکو آسرا ہی

قسمت سے فقط ہون اپنی شاکی
فریاد دہائی ہی خدا کی

زندان بلا و جوش وحشت
دیوانے کو قید وا مصیبت

الفت کا اسیر پا بہ زنجیر
برگشتہ نصیب یہ بھی تقدیر

یہ رنج فراق یہ اذیت
اک جان حزین یہ اور یہ آفت

ناصح کے کلام پند آمیز
چھریان ہین اوپی ہوئی بہت تیز

سمجھاتے تو ہین وہ دوستی کی
کیا جانین مگر کسی کے جی کی

مرجاؤن تو مجکو چین آئے
دل ہی کہ عدو یہ مارا جائے

خود اپنی خطا پہ منفعل ہون
پوچھے تو خدا سے بھی ہین کہدون

الفت کا قصور ہی یہ سارا
اس دل کے لگاو ہی نے مارا

بس دشمن جان یہی مرا ہی
کمبخت بڑا فسادیا ہی

یہ ساری خرابی اسنے کی ہی
نے موت اسی نے جان لی ہی

واللہ یہ بیج بس اسی نے بویا ‏ دنیا نہیں دین سے بھی کھویا
فریاد و فغان و آہ و زاری ‏ بدذاتی اسی کی ہی یہ ساری
شکوہ نہیں کچھ کسی سے جانی ‏ موجد ہی یہی ستم کا بانی
سب کہتے ہین بیوقوف ہی یہ ‏ تو بہ اک فیلسوف ہی یہ
یہ خانہ خراب ہی وہ دشمن ‏ بس اولٹی چھری سے کاٹے گردن
ٹکڑے کرون بوٹیان اوڑاؤن ‏ مین اسپہ کبھی ترس نہ کھاؤن
ہی ہی کبھی یہ بھی سوجھتی ہین ‏ منہ آپ ہی اپنا نوچتی ہون
مجبور ہی اِسکا جرم کیا ہی ‏ لکھا بھی کوئی مٹا سکا ہی
شکوہ کسی بات کا ہی بیکار ‏ قسمت سے غریب ہی یہ ناچار
تقدیر کی ساری ہی یہ خوبی ‏ ساتھ اپنے ہمین بھی لیکے ڈوبی
خیر اسکا کچھ اب گِلا نہ شکوا ‏ دوکھڑا یہ کبھی نہ ختم ہوگا
اک تم سے مرا سوال ہی اب ‏ ظاہر ہی کہ غیر حال ہی اب
باقی ہی بدن مین جان کچھ دن ‏ دنیا کی ہون مہمان کچھ دن
جسطرح سے ہو یہان تلک آو ‏ دیدار تو آخری دکھا جاو
آنکھون مین ہی انتظار سے جان ‏ تم آؤ تو ہو یہ مشکل آسان
رستہ نہ بہت دکھائیے گا ‏ آنا ہو تو جلد آئیے گا
باتون مین فقط نہ ٹال دینا ‏ اتنی حسرت نکال دینا
محشر مین نہین تو بس مرے جان ‏ یہ ہاتھ ہی اور وہ گریبان
پھر لکھتی ہون تمکو یہ مکرر ‏ لِلّٰہ ترس کی جا ہی مجھپر

بیتاب بہت ہون بس نہین کچھ
مجبور رہون دسترس نہین کچھ

طاقت نہین ورنہ چین لیتی
تکلیف کبھی تمھین نہ دیتی

مین قید سے گر نجات پاتی
بلواتی نہ آپ اوڑکے آتی

ممکن ہی نہین مگر رہائی
تقدیر کی یہ بھی ہی بھلائی

آفت مین پھنسی ہی جان محزون
مرجاؤن تو مخلصی نہ پاؤن

دم مارنے کا نہین ہی یارا
مقسوم سے کچھ نہین ہی چارا

ہی چار طرف سے غم کی بوچھار
اک جان حزین ہزار آزار

کیا کیجیے کیا نہ کیجیے اب
دل کہتا ہی جان دیجیے اب

قابو نہین کچھ اجل سے چلتا
بے غیرتی دم نہین نکلتا

کہنے مین نہ دل نہ جان کو چین
کیا خوب ہے اجتماع ضدین

کس منہ سے نصیب کا گلہ ہو
موت آئے کہین تو فیصلہ ہو

چلتا ہی نہین اجل سے کچھ زور
یہ بھی کوئی زندگی ہی در گور

حال اپنا جو کچھ رقم کیا ہی
تھوڑا ہی بہت کو کم کیا ہی

انصاف تمھین پہ اب رہا ہی
قصہ نہین ختم اب مرا ہی

بس ہی جکے یہ بھی مرحلے طی
سب چند روز کی اور زندگی ہی

رو پیٹ کے وہ بھی کاٹ دونگی
مجبور ہون جو پڑی ہو سہونگی

کیا وجہ شلل وہی ہی کہنی
کڑکے تو ڈرے پڑے تو سہنی

پڑھتا تھا ابھی وہ غم کی تحریر
الفت کی ہوئی کچھ ایسی تاثیر

افسردہ ہوا بہت وہ گلرو
ٹپکے کاغذ پہ پھٹ سے آنسو

رقت ہوئی اس غضب کی طاری — فوارے کی طرح اشک جاری
تھمتا ہی نہ آنسوؤن کا تھا تار — دم رکتا تھا ہچکیون سے ہر بار
کچھ دل کا لگاؤ کچھ مروت — الفت کی کشش نے کی یہ صورت
کہنے لگا اوس پری سے وہ ماہ — ٹھہرو یہ مَین چلا تمھارے ہمراہ
مت پلٹی کچھ ایسی اوس قمر کی — مطلق نہ کسیکو بھی خبر کی
سب ٹھاٹھ اوسی طرح سے چھوڑا — معشوق تلک سے منہ کو موڑا
تنہا ہوا او سیکے ساتھ راہی — بارے جون تون بصد تباہی
محبوس تھی جس جگہہ وہ خوشخو — داخل ہوا آکے یہ پریرو
دیکھا تو عجیب حال بیحال — ہے غش مین پڑی نڈھال بیحال
گھیرے ہوے گرد پیش پریان — دم ہونٹون پہ کوئی دم کی مہمان
شہزادہ اونھین نظر پڑا جب — کہنے لگے رو کے رازدان سب
ہی ہی کیا مفت جان لی ہاے — افسوس تم آئے بھی تو کب آے
جب کھنچ کے لبون پر آچکی جان — کس وقت مین نکلے دل کے ارمان
یہ بھی کہو دیکھنا بدا تھا — تو یہ نہین دشمنون مین کیا تھا
اس بحث مین سر پہ جب ہوا غل — چونکی وہ غشی سے غیرت گل
آواز ہی پر کھڑے کیئے کان — یہ کہیے پھر آئی جان مین جان
ہر چند تھا ضعف انتہا کا — پر پاس سے چار سمت دیکھا
تکیے ہی پہ سر پھرا پھرا کر — تکتی تھی ادھر ادھر برابر
اللہ رے شوق دید مہرو — آنکھین اوسے ڈھونڈھتی تھین ہر سو

حالت اپنی تو یون روی تھی | پر شوق مین ٹکٹکی بندھی تھی
شہزادے نے جب یہ رنگ دیکھا | اک دم مین ہی یان کچھ اور لیکھا
اکبار گلے لپٹ کے رو کے | کہنے لگا بیقرار ہو کے
مجبور تھا عذر خواہ ہون مین | شرمندہ خدا گواہ ہون مین
جانی یہ خطا تھی دل کی ساری | تقصیر معاف ہو ہماری
محجوب ہون شرمسار واللہ | ہوتی نہین آنکھ چار واللہ
ایذا مری وجہ سے اوٹھائی | کیا شکل فراق مین بنائی
ناواقفی رنگ لائی ہوتی | جان اپنی عبث گنوائی ہوتی
کرتا نہین کیا کوئی محبت | رو کے رکھتے ہین پر طبیعت
افسوس ذرا کیا نہ یہ دھیان | جی ہی تو جہان ہی مری جان
دیکھا بخدا وہ حال اسوقت | کیا جی کو ہوا ملال اسوقت
الفت کا بھی کیا برا ہی کوچہ | رہتا نہین کچھ خیال توبہ
سچ کہتے ہین بس خدا بچائے | مر جائے مگر نہ دل لگائے
بولی اوسی حال مین وہ محزون | لونڈی بخدا ہین آپکی ہون
آزردہ نہو مگر نہ چھیڑ کو | زخمون پہ سوا نمک نہ چھڑکو
تھوڑا ہی سواری یان تک آئی | صورت وہم نزع تو دکھائی
مین اونمین نہین جو حق چھپاؤن | احسان کسی کا بھول جاؤن
بھولون گی نہ حشر تک یہ احسان | ان بندہ نوازیون کے قربان
تھی لحظہ بہ لحظہ پھر تو صحت | باتون سے بدن مین آئی طاقت

مُنہ پھیر کے بھاگی ناتوانی
قصّہ ہوا ضعف کا کہانی

قسمت نے دکھائے طرفہ نیرنگ
سب دیکھنے والے ہو گئے دنگ

جب ہوش ہوئے ذرا ٹھکانے
معشوق بنا لگی دکھانے

خوش پاکے مزاج کو بصد ناز
باتون کا بدل دیا وہ انداز

گہ شکر زبان پہ گہ شکایت
تھی وہ بھی مزے کی اک حکایت

دل شاد پر انکھڑیان گہربار
تقصیر کا عذر ادھر سے ہر بار

ہر بار وہ بیرخی کے شکوے
دفتر دفتر شکایتون کے

رونے مین بھی تار باتون کا تھا
خاموش ادھر جواب کیا تھا

بس ہاتھ گلے مین ڈالدینا
مُنہ چوم کے بات ٹالدینا

حاصل یہ کہ عشق رنگ لایا
الفت نے نیا مزہ چکھایا

پیش آئے وہ بیخودی مین سامان
پورے ہوئے مدتون کے ارمان

اک عمر سے جسکا تھا شش وپنج
راحت سے بدل گیا وہ سب رنج

جب آتش شوق ہو چکی سرد
چھیڑے گئے قصہ ہاے پُردرد

دُکھ اپنی مصیبتون کے پیہم
رو رو کے کہے پری نے اوسدم

شہزادے نے اپنا قصّہ یکسر
دوہرا کے کہا سُن اے سمن بر

تم پہلے قسم یہ مجھسے لے لو
دیتا ہون اگر فریب تمکو

اب مین بخدا دغا نہ دون گا
جو کہتا ہون بس وہی کرون گا

کچھ دن کی مصلحت ہے دوری
سمجھو تو یہ بات ہے ضروری

دشوار نہین یہ ہوگا لیکن
مین آج کے چوتھے پانچوین دن

اس شہر سے اپنے ملک جا کے
شادی کا پیام صاف بھیجون
ہی اتنے لیے یہ جانفشانی
بولی یہ تڑپ کے وہ پریزاد
مین آپ کو یان سے جانے دونگی
سایے کی طرح ہون ساتھ ای ماہ
مرجاؤن ذرا جو یان سے سر کو
نے ننگ ہوئی ذرا نہین ننگ
جھیلی ہوئی ہی بلاے فرقت
تنہائی کی راتون سے ہون آگاہ
نے آپ کے جان کب بچیگی
چھٹی ہو کسی طرح یہ مرجاے
دو جاکے کہین یہ او فقرا
سونچا یہ کچھ دل مین شاہزادہ
مجبور ہنسی مین ٹالدی بات
چاہا کہ چلا چلون سوی شہر
بولی کہ حلال کرتے جاؤ
ہی جان عذاب مین ہماری
قصہ ہی چکاتے جاؤ ہلند
لشکر ہمراہ وان سے لاکے
لڑ بھڑ کے نہین بزور لون
یکجائی کسی طرح ہو جائی
معقول بجا ہوا ہی ارشاد
اسدم مین ضرور اب پھنسونگی
جو آپ کی راہ وہ مری راہ
کیا آگ لگاؤن پھر مین گھر کو
مین جان سے اپنی آپ ہون تنگ
جی بھر کے اوٹھا چکی مصیبت
مین خوب ان باتون سے ہون آگاہ
تدبیر تو سوچتے ہو اچھی
جھگڑا یہ چک جاے درد سر جاے
ایسی مین نہین انیلی تو با
ہی عشق کا ولولہ زیادہ
لیکن پوشیدہ دوسری رات
چونک اوٹھی مگر وہ فتنۂ دہر
جب یان سے قدم کہین بڑھاؤ
منزل کھوٹی نہو تمھاری
اک ہاتھ لگاتے جاو ہلند

گردن نہ چھری سے کاٹ ڈالو
جھگڑا مٹ جائے فیصلہ ہو

اللہ رے سنگدل ستمگر
چھاتی کرلی ہی کیسی پتھر

کچھ خوف خدا جو چھو گیا ہو
اسمین کوئی خوش ہو یا خفا ہو

ہی ہی یہ غضب یہ قہر ڈھانا
آخر ہی خدا کو مُنہ دکھانا

اس ظلم کا کیا جواب دوگے
حیلہ اوسوقت کیا کروگے

پہلے کا خیال پھر جو آیا
قدمون سے لپٹ کے سر جھکایا

منت سے کہا کہ شاہ عالم
مرجائینگے تم سے چھوٹ کر ہم

کچھ زور نہیں نہ کچھ اجارا
لیکن ہی ترس کی جا خدارا

جیتی نہ بچونگی تم سے چھٹ کے
بنجائیگی دم پہ جان گھٹ کے

یا زہر منگا کے دیتے جاؤ
یا ساتھ مجھے ابھی لیتے جاؤ

لشکر ہی کو ہی اگر بلانا
قاصد کوئی کیجیے روانا

مُہر ہی پروانہ اپنا دیکر
بلوائیے فوج کو برابر

ہو سکتی ہی یان سے بھی یہ تدبیر
مجبور ٹھہر گیا وہ دلگیر

اصرار نے اوسکے دل اُڑ کھایا
خاطر شکنی کا پاس آیا

فوراً اوسی وقت ایک پرزا
شہزادہ ماہ رخ کو لکھا

تحریر تو مختصر ضروری
تاکید بہ اسکی تھی کہ بھائی

جلدی سے ہو اسطرف روانہ
تاخیر کا اب نہیں زمانہ

یہ دھیان رہے پرای سخن ساز
اظہار کسی پہ ہو نہ یہ راز

دیکھو یہ رہے خیال تمکو
آگاہ نہ کوئی دوسرا ہو

یہ قصہ تو چھوڑیے اسی طور — سننے قابل ہی اک بیان اور

کیا معنی کہ جب وہ غیرت حور — رو پوش ہوا تو تھا یہ مشہور

بیتنگ کوئی جادوگرنی آ کر — شہزادے کو لے گیئی اوڑا کر

شہزادی کا تھا یہ غم سے عالم — مُردے کی طرح پڑی تھی بیدم

اوترا ہوا چہرہ رنگ رو زرد — ہر سانس کے ساتھ اک دم سرد

پھرون پڑے چپکے چپکے رونا — تنہائی مین غم سے جان کھونا

ہر وقت اوسی کی دل سے باتین — فرقت کی پہاڑ کسی وہ راتین

دنیا تو نظر مین تیرہ و تار — اک ایک سے پوچھنا یہ ہر بار

کیون صاحبو کیا ہوا بتاؤ — للہ نہ بات کو چھپاؤ

تم جانتی ہو کہ مجھ مین ہی جان — مین اور رہون کوئی دم کی مہمان

سارا ہی یہ جسکے دم کا سامان — جب وہ ہی نہین تو پھر مری جان

چھوڑا یون ہین سب یہ راگ مالا — اپنا بھی سوِ عدم ہی چالا

یون جان اگر نہ تن سے نکلی — اک اور صلاح ہی پھر اسکی

ہاتھون سے گلے کو گھونٹ ڈالون — پھانسی ہی لگا کے دم نکالون

موت آئے نہ آئے کسکو غم ہی — دم لون نہ چھُری سے قسم ہی

یہ کچھ بات ہی جان کا گنوانا — آسان بہت ہی زہر کھانا

ہر طرح سے خودکشی کرینگے — حاصل یہ کہ اپنی جان دینگے

آخیر ہی اتنی وجہ سے بس — دل کو اسی بات کی ہی ڈھارس

شاید ابھی زندہ ہو چلا آئے — جس طرح چھٹا ہی ویسے بلجائے

مالک ہی خدا بڑا ہی قادر
عاجز نہیں اوسکی ہی بڑی شان
قدرت سے خدا کی کچھ نہیں دور
ممکن ہین اوسی کو سب محالات
سب دور غم و ملال کر دے
تصویر کی سمت دیکھ کر گاہ
کچھ اپنے تو رنج کا نہیں غم
پھر خیر سے تو گھر آئے جانی
یا یہ کہ جہان مین نام کر جاون
جس گھر مین جہان ہو تو مریجان
تجھپر نہ کوئی گزند آئے
کہتی تھین مصاحبین سب آمین
خوش کرنے کو بات اک بناکے
کھلوائی تھی ہم نے فال واللہ
کچھ ڈر کا مقام ہی نہ وحشت
ہی جن کا خطر نہ کچھ پری کا
اب کام بنے گا کچھ نہین دیر
کل پرسون تلک گرہ بدل جاے
اٹھوارے مین خوبہ کرتے ہین ہم

م وقت اور کوئی برا نہ دیکھون + میلا ترا رونگٹا نہ دیکھون +

بگڑی ہوئی کیا عجب بنے پھر
مردے مین وہ چاہے ڈالدے جان
غمگین کو وہ دم مین کردے مسرور
وہ چاہے تو ہی یہ کیا بڑی بات
دم بھر مین ابھی نہال کر دے
کس یاس سے کہتی تھی یہ وہ ماہ
زندہ تجھے پاؤن شاہ عالم
پھر تجھسے خدا ملائے جانی
مین تیری بلائین لیکے مرجاون
اللہ و نبی ترے نگہبان
ہر آفت سے خدا بچائے
چالاک جو تھین وہ بھر تسکین
کہتی تھین ہزارون قسمین کھاکے
نکلا کہ ہی خیریت سے وہ ماہ
سب طرح ہین زندہ و سلامت
صدقہ دلواؤ مشتری کا
اٹھارھوین سال کا یہ تھا پھیر
وہ خیر سے آئین یا خبر آئے
بدلے گا خوشی کے ساتھ سب غم

سب سنکے یہ کہتی تھی وہ خوشخو ‏— پھر کیا ہی خدا کرے یہی ہو
مُنہ سے کہے نیک بات انسان ‏— ہی فال زبان بھی فالِ قرآن
شہزادۂ قاف کا وہ نقشا ‏— اِن سب سے زیادہ منتشر تھا
کہتا تھا نیا ہی یہ تماشا ‏— آتا ہی نہین سمجھ مین حاشا
جادو مین پھنسے گا وہ پریزاد ‏— کیا جانیے کیا پڑی ہی افتاد
یون کہیے وطن کا رخ کیا ہو ‏— کچھ دور نہین چلا گیا ہو
یا یہ کہ ہنسی سے ہی ستانا ‏— ہم سبکو فقط ہی آزمانا
حاصل یہ کہ اوسکو تھی بڑی فکر ‏— پھر اون یہی سونچ تھا یہی ذکر
ہر وقت اک انتشار مین تھا ‏— جی ہی نہین اختیار مین تھا
بے چین تھی جان زار کیا کیا ‏— وہم آتے تھے بار بار کیا کیا
اک دل کو ہزار ہا تھے وسواس ‏— امید کبھی تھی اور کبھی یاس
بھیجے تھے تلاش کو کئی جن ‏— تھا رنج سے منتشر کہ اک دن
پیغامبر اوس قمر کا آیا ‏— پروانہ لکھا ہوا دکھایا
پہچان کے خط پڑھی وہ تحریر ‏— چلنے کو جو تھا تو کی یہ تدبیر
اوس ماہ کے پاس پہلے جاکے ‏— کی عرض ادب سے سر جُھکا کے
دریافت حضور ہو گیا آج ‏— تشویش مین تھے پتا ملا آج
ہین فضلِ خدا سے خرم و شاد ‏— یار اونکے قدیم اک پریزاد
آ نکلے تھے سیر کو ادھر بھی ‏— ساری یہ اونھین کی دلگی تھی
دھوکے سے قریب تخت لاکے ‏— پاس اپنے فریب سے بٹھا کے

سناٹا بھرا تو پھر کہان تھے
دم بھر مین ہوائے آسمان تھے

یارانہ تو تھا ہنسی جو سوجھی
مہلت ہی نہ بات کرنے کی دی

چھوڑا ہی نہ مے کے ہاتھ مین ہاتھ
مجبور یو ہین چلے گئے ساتھ

گھبرائے ہوئے وہان بہت ہین
پرچہ یہ کہ بخیر و عافیت ہین

لکھا ہی مجھے کہ جلد آؤ
فقرہ کوئی تازہ دم بناؤ

چھٹکارا جسمین ہو یہان سے
ہم کہہ نہین سکتے کچھ زبان سے

کل کیجے غلام کو روانا
جلدی ہی مجھے پلٹ بھی آنا

تاخیر ہو پہنچنے تک ہی ساری
موجود ہی پھر یہین سواری

گھبرائے ہین اک تو خود ہی سرکار
مین جا کے کرون گا اور اصرار

کچھ دیر نہین ہی پھر تو لایا
دو دن مین گیا بھی پھر بھی آیا

دم بھر نہ وہان ٹھہرنے دونگا
اولٹے انھین پاؤن راہ لونگا

پہلے تو ہنسی وہ آفتِ جان
پھر بولی سمجھ کے مجکو نادان

دم دینے کی گھات ہی یہ واللہ
اس پیچ سے خوب ہون مین آگاہ

بہلانے کی چال یہ فقط ہی
تو یہ نہین جھوٹ سب غلط ہی

کچھ بات ہی کیون بکون زیادہ
مضمون ہی یہ پیشِ پا فتادہ

کچھ اور نہین سمجھ مین آتا
مطلب ہی یہ ذہن مین سماتا

دم دھاگون مین اسکو ٹالدیجے
چلدینے کی ڈھب نکال لیجے

چمپت ہوئے پہلے خود بدولت
اب آپ کھسک چلے ہین رخصت

مشفق وہ گرو تم اونکے چیلے
ہم بھی ہین بہت یہ کھیل کھیلے

راہین وہی سب بتا گئے ہین — پہلے ہی سکھا پڑھا گیے ہین

سب جانتی ہون یہ کارخانے — کاہے کو لگی فریب کھانے

فقرہ نئی طرح کا بنایا — ہان سچ ہی مجھے یقین آیا

کھاتی ہون قسم یہ جھوٹ ہی سب — مین آپ کا ساتھ چھوڑونگی کب

تم کہتے ہو بے تکلفی ہے — آپس مین کمال دوستی ہے

پھر ہم بھی ہین چل کے اونکے مہمان — دیکھین تو ہی کیا جگہ پرستان

اکدل ہین تو کیا مضائقہ ہی — یار اپنے ہین ایک واسطہ ہی

اس طرح کا میل جول ہی گر — پھر جیسے یہ گھر ہی ویسے وہ گھر

ہین دوست کچھ اونسے غیریت ہی — دھوکا مجھے یہ بخیریت ہی

فقرا تو عبث بناتے ہین آپ — یون کہیے کہ چھوڑے جاتے ہین آپ

اچھا چلو اسکا کچھ نہین غم — تقدیر پلٹ سکین گے کیا ہم

لکھے سے کسی کا زور کیا ہی — تو بہ کوئی اوسکا دوسرا ہی

تقدیر کے یہ بھی کارخانے — ہوت آئے چلو اسی بہانے

زندہ کہین ہو اگر ملاقات — کہہ دیجیے گا مری بھی اک بات

اپنی رہی تو ہمنے کر دکھائی — پھٹکار تمھین نہ شرم آئی

وہ دعوی دوستی تمھارا — اوسپر یہ فراق ہو گوارا

یہ شوق یہ ولولہ یہ چاہت — اوسپر یہ گریز لو قیامت

الفت کی بھی قدر تمنے کھودی — عشاق کی آبرو ڈبو دی

خوش ہو کہ خفا ہو کیون نہو واہ — تم اہل وفا ہو کیون نہو واہ

وہ مبازیون کے فقط تھے دھوکے
کچھ آدمی سیکھتا ہی کھوکے

ہان آج سے یہ سبھی ہوگئے کان
بھوے کسی بات پر نہ انسان

اظہار جو عشق کے تھے دن رات
اک وہ بھی تھی اتفاق کی بات

کام اپنا نکالنے سے تھا کام
پھر کاہے کا چاہ پیار کیا کام

دھوکا تھا وہ سب نری بناوٹ
صرف اوپری دل کی تھی لگاوٹ

ہرجائی مثل ہی یار کسکے
چھپکے دئے پاون خوب کھسکے

پہلے ہی سے طور کچھ تھے بیطور
سمجھی مین کچھ اور ہو گیا اور

اب حال نہین بیان کے قابل
کس رنگ مین تھی وہ غیرت گل

معشوق مزاج پر یہ آفت
باتون سے ٹپک رہی تھی رقت

جوشش اور سوا ہوا جو یکبار
بس بندہ گیا پھر تو رونے کا تار

ناتجربہ کار عشق کا جوش
صدمے سے حواس تھے نہ کچھ ہوش

غش آگیا اس طرح سے روئی
کچھ خوف سے کہ سکا نہ کوئی

مغموم وہ اوٹھ کے وان سے مضطر
آیا درِ دولتِ شہی پر

کی عرض سلامِ رخصتی ہی
فدوی کو سند خبر ملی ہی

ساحر ہی شریر ایک بدخو
دھوکے سے وہ پاکے اپنا قابو

شہزادے کو یان سے لیگیا ہی
غفلت مین فریب دیگیا ہی

مجبور پھنسا ہی وان وہ جرّار
ہی قید طلسم مین گرفتار

جاتا ہی کہان اب ایسا تیسا
دیکھون جا وہ ہی اوسکا کیسا

جاتے ہی عنایت خدا سے
جانباز یہ آپ کی دعا سے

لاتا ہی اونھین بخیر و خوبی
ابتک تو غلام جا کے ہر روز
کہہ آتا تھا اونسے بھر تسکین
ہر چند سمجھتی تھین وہ گھاتین
عرض اسکے لیے حضور اب ہی
غمگین وہ کمال ہو رہی ہین
اورون کو تو لغو جانین گی وہ
دین جا کے حضور اگر تشفی
ممکن ہی نہین یقین نہ آئے
فرمانے لگے یہ شاہ والا
اور اسکا ملال بھی بجا ہی
اچھا سمجھایا جائے گا اب
اب فکر تو اسکی ہی زیادہ
کیا جانیے وقت کیا دکھائے
شاید یہ کچھ اور سامنا ہو
اس سے یہ صلاح ہی ہماری
ہمراہ وزیر کو بھی لیلو
سامان ہی سب طرح کا موجود
جادو کے ڈھکوسلے بھلا دو

لیکن ہین او دا اس شاہزادی
باتین نئی دس بنا کے ہر روز
مطلب یہ کہ جسمین ہون نہ غمگین
فرماتی تھین سب ہین جھوٹ باتین
جانا مجھے وان ضرور اب ہی
اسوقت بھی بلکہ رو رہی ہین
پر آپ کی بات مانین گی وہ
سنتے شک ہو وہ کار گر تشفی
صدمہ تو یہ ہر گھڑی کا جائے
حافظ رہے اونکا حق تعالیٰ
شوہر ہی تو ہی بعید کیا ہی
سچ کہتے ہو بات ہی یہ بیڈھب
جانے کا ہی کس طرح ارادہ
لشکر بھی ضرور ساتھ جائے
دشوار ہی پھر اونکا تھامنا ہو
لو ساتھ یہان سے فوج ساری
کہتے نہین ایک کی جگہ دو
اصل اوسکی ہی کیا وہ کیا ہی مردود
تو یون سے طلسم کو اوڑا دو

پھر اپنے وزیر کو بلا کر — فرمایا کر درست لشکر
مین آپ خدا گواہ جاتا — لیکن ہی یہی خیال آتا
اس ملک پہ دانت ہی ہر اک کا — کچھ نوع دگر نہوئے نقشا
دشمن مہلت کا وقت پاکر — کردے سب کاروبار ابتر
ہی فرض مگر تمہارا جانا — اندیشہ نہ کوئی دل مین لانا
خبرین مجھے دو گھڑی گھڑی کی — وان جان لڑی رہیگی میری
جرأت کبھی ہاتھ سے نہ دینا — بگڑی کو ذرا سنبھال لینا
سو کوس ہو اسکا یہ کچھ نہین غم — پہونچا مجھے جاننا اوسی دم
بس دیر تھی حکم پاتے ہی کی — نکلی اوسی روز لین ڈوری
تھی صبح کو فوج بھی روانہ — اللہ وغنی وہ کارخانہ
اک ساتھ جو دونون فوجون کے دل — نکلے تو خدائی مین تھی ہل چل
فوجون کا شمار کیا کہا جائے — سچ یہ ہی خدا نہ جھوٹ بلوائے
خود اپنے ہزار تھے رسالے — پیدل دس لاکھ مرنے والے
توپین بارہ ہزار جنگی — غبار رہی کاروان فرنگی
حاصل یہ کہ بحساب فوجین — طوفان کی طرح بلند موجین
دریا تھا جدھر ہوئی روانی — باقی نہ رہا کنوؤن مین پانی
ہر چند یہ ذکر ہی خرافات — کہنے ہی مین آتی ہی مگر بات
جس ملک مین آپڑے یہ نامی — عالم نے وہان کے کی غلامی
خطبہ فورا آپڑھا گیا یہ — کمندہ گزرنے پر ہوا یہ

ظلِ الٰہ خسروِ معظم ۔۔۔ سلطانِ زمانہ شاہِ عالم
بگڑا جو کوئی تو نے آ مل ۔۔۔ بستی ہوئی بے چراغ بالکل
کرتی یہ بڑی سبکو صلح آخر ۔۔۔ یکسر ہوئے دست بستہ حاضر
جو آیا اوسے نہ پھر ستایا ۔۔۔ جس شہر مین تھا وہین بسایا
اوس شاہ کو بھی لگا یہ پرچا ۔۔۔ دشمن کوئی ملک پر چڑھ آیا
ازبسکہ جری تھا وہ دلاور ۔۔۔ فی الفور وزیر کو بُلا کر
ارشاد کیا خبر سُنی ہی ۔۔۔ آمد اودھر اک غنیم کی ہی
تیاریاں بولدو اسی دم ۔۔۔ کل خود بھی سوار ہوتے ہین ہم
یہ فوج تو یان سے جلے ساری ۔۔۔ بھرتی ہوئی ابھی سے جاری
غیرت کی ہی بات اگر وہ بڑھ آئین ۔۔۔ ہم شہر کے شہر ہی مین گھر جائین
یان آنے نہ پائین بڑھ کے روکو ۔۔۔ رستے ہی مین چل کے مورچہ لو
بیشک یہی قصد ہی ہمارا ۔۔۔ میدان مین فوج ہو صف آرا
ہی لطف لڑائی کا خلاصا ۔۔۔ کچھ نکلے تو حوصلہ بھی دل کا
کرتا ہون مین اس سے اور سبقت ۔۔۔ محفوظ رہے مری رعیت
آپس مین اودھر یہ گفتگو تھی ۔۔۔ ان دونون نے کی ادھر یہ پھرتی
سب طرح کا بندوبست کرکے ۔۔۔ ہموار بلند و پست کرکے
لشکر اک دشت مین اوتارا ۔۔۔ میدان مین مورچہ سنوارا
جب کر چکے اپنی سب درستی ۔۔۔ اک نامہ رقم کیا بچستی
آغاز تو حمد و نعت سے تھا ۔۔۔ بعد اوسکے یہ صاف صاف لکھا

بالفعل ہمارا شاہزادا
ہی عقد کا خواستگار اسجا

افسانۂ حسن سُن سُنا کر
نادیدہ فدا ہی وہ دلاور

سرکار کے بھیجے آئے ہین ہم
نسبت کا پیام لائے ہین ہم

بہتر ہی جو پیش و پس نہ کیجے
اوس رشک قمر کو بیاہ دیجے

ہر چند خلاف ہی یہ مذکور
پر کیا کرین حکم سے ہین مجبور

فرماتے ہین جتنا شاہ عالم
اوتنا ہی حضور لکھتے ہین ہم

کیا جان جو بیش کم ہو تحریر
ہی قابل عفو پھر یہ تقصیر

مضمون جو تھا وہ لکھ چکے سب
تمت بالخیر ختم مطلب

نامہ وہ سفیر اودھر جو لایا
اوس شاہ کو راستے مین پایا

حاضر ہوا جب حضور فغفور
دیکھا تو غضب مین ہی وہ مغرور

خود آپ ہی خط وہ لیکے کھولا
غصے مین یہ نامہ بر سے بولا

کچھ دور نہین ہی دیکھ لینگے
ہم اسکا جواب آکے دینگے

ہشیار مگر ذرا خبردار
جو سب سے بڑا ہو تم مین سردار

پیغام مرا اوسے یہ دینا
انشاء اللہ دیکھ لینا

کس لطف سے بیٹھے آتے ہین ہم
شادی کا مزہ چکھاتے ہین ہم

یہ مین یہ خودی یہ لن ترانی
کچھ ہین بھی کہ صرف مُنہ زبانی

دم داعیہ ہم سے لڑنے کا ہی
سر پر ہی اجل سوار کیا ہی

یہ دُون کی باتین ہم سے اللہ
کیا شان خدا ہی واہ جی واہ

ایسی ہی تعلیان بھلائین
ساری یہ ترنگ بھول جائین

کام ایسے ہی وسیون سے پڑا ہی — لوہا یان کا بہت کڑا ہی
ٹکرائین گے پھر خراب وخستہ — پائین گے نہ بھاگنے کا رستہ
گیدڑ بھبکی دکھاتے ہین خوب — شیرون کے مقابل آتے ہین خوب
کانٹون مین اونجھنے کا مزا ہی — سودائی سڑی ہین اور کیا ہی
ہین فوج کے برتے پر جو بھولے — بہتیرے اون ایسے لنگڑے لونے
مزدور کرا اپنے کیسے ٹٹو — دیکھا ہی کہ ہو گئے اوڑن چھو
دقّت ہی ذرا قدم جمانا — مشکل ہی کسامسی اوٹھانا
کچھ کھیل نہین کرٹی یہ تھمنا — دشوار ہی اوکھڑے پاون جمنا
تلوار کی آنچ وہ بڑی ہی — گر گر کے کنوے مین جان دی ہی
مر جاتے ہین آبرو گنوا کر — چڑھتے نہین لیکن اسکے مُنہ پہ
کون اپنا دماغ اب پھرائے — تم جا کے یہی کہو وہ آئے
قاصد کا اودھر پلٹ کے جانا — لشکر تو کیا ہی تمھارا وانا
خود بھی ہوا فوج لے کے داخل — دشمن کی سپاہ کے مقابل
غصّے کے سبب سے تھی یہ جلدی — بجوا دیے خود ہی طبل جنگی
تعجیل یہ تھی مقابلے کی — جنگی چلی توپ داخلے کی
حاصل یہ کہ چھڑ گئی لڑائی — گولون نے دُھسونکی خاک اوڑائی
غبّارہ چیون نے ریل کے ریل — برسا دیے ہر طرف بم وسیل
ہوٹون نے یہ جی چُھڑا دیے تھے — لشکر کے دھوئین اوڑا دیے تھے
گرداب نے دھجیان اوڑائین — صف بندیان خاک مین ملائین

سردارون نے دیکھکر یہ نقشے — کھدوائے سلامتی کے کوچے
خود جم گئے مورچون پر آکر — لڑنے لگے جھانکیان بناکر
تیرون کی بندھی تھین ایسی لڑیان — ساون بھادون کی جیسے جھڑیان
ہر سمت تھی گولیون کی بوچھار — گزتب وکھلا رہے تھے بھرمار
بندوقچی گل چلے غضب کے — چالاک نشانے باز ایسے
سر مورچے سے جہان نکالا — کورا نہ بچا چٹین ڈالا
جیدار نکل نکل کے صف سے — دھاوے کرتے تھے ہر طرف سے
جس سمت جھپٹ پڑا رسالا — صدہا کو سمون سے روند ڈالا
میدان مین سوارون کی بن آئی — اس پیچ سے لڑتے تھے لڑائی
جیوٹ کی نہ انتہا نہ کچھ حد — گھوڑون پہ چھری کٹاری کی زد
اک قہر خدا تھی برچھون کی مار — بوڑی مع ڈانڈ سینے کے پار
نیزے دشمن کو دیکھ بھالے — افعی کی طرح زبان نکالے
پڑتی تھی جدھر چمک کے تلوار — اک ہاتھ مین ایک دو تھے دو چار
راکب مرکب سمیت کٹکر — دو ٹکڑے ادھر ادھر برابر
کاوے دشمن کے گرد ایسے — ہو چاندنی مین چکور جیسے
کمری وہ تینچون کے تڑاقے — جس طرح سے چھٹتے ہین پڑاقے
دستی گولون کا تھا یہ نقشا — پڑ جاتا تھا جیسے بغلی گھونسا
ہاتھون مین پتیت لیکے بانے — جنبدم لگے جو مکھی ہلانے
پھر کوئی چڑھا نہ منہ پر اونکے — تلوار سے پناہ مانگتے تھے

کہتے تھے کہ اگ پھانکتے ہین
یہ ایک ہی لاٹھی ہانکتے ہین

گھس جاے کہین جو راہ پائے
لوہے کے مکان مین کیا بنائے

اب پیش نظر قضا رہی بس
یہ مار خدا کی مار ہی بس

بےبے کے دو دستی پہلوان گرز
گیسیڈون یہ بسان کوہ البرز

چلاتے تھے مثل رعد ہر بار
تھرآیا جدھر کو چلگیا وار

جسپر پڑی ایک ضرب بھرپور
سر ہے ہوا ہڈی پسلی تک چور

گوٹے یہ برس رہے تھے بیہم
چھت کُٹتی ہی جسطرح دھما دھم

لاشون سے زمین پٹی تھی ساری
تھا گاو شرا یہ بوجھ بھاری

ڈرپوک جو ٹھہر جیے تھے دبکور
تھے خوف سے وہ تو زندہ درگور

بودے ازلی نرے بھگوڑے
برسون سے سدھالیے تھے گھوڑے

کیا دخل بڑھین ذرا قدم بھر
رخ پھیرے ہوے تھے بھاگنے پر

کہتا تھا کوئی خدا کا مارا
رازق رزاق ہی ہمارا

ہاتھ آئے گا کیا جو جان دینگے
جیتے ہین تو بھیک مانگ لینگے

کیا جانتے تھے قضا دھری ہی
پیغام اجل یہ جا کری ہی

آفت مین پڑی ہی جان کیسی
اِس نوکری کی تو ایسی تیسی

جی آج جو خیریت سے بچ جائے
ہم جانین خدا کے گھر سے پھر آئے

بالکل ہی جو بزدلے تھے نامرد
تھا اونکے تو ہاتھ پاون مین درد

دل چوریون سے نئے بہانے
بستر ہی پہ کر دیے تھے تھانے

گولی گوٹے کی زد بچائے
لڑنے مرنے سے دم چرائے

کھائی سفدی جو آپڑی چوٹ   پر صاف بچا گئے کڑی چوٹ
شیخی سے وہ لمبی چوڑی باتین   اورون کو بتا رہے تھے گھاتین
ہم چشمون نے جب بہت ستایا   پھر آئے پڑاو کا طلایا
اکثر جو دلیر تھے جلے تن   جاہل تھے سمجھ کے دشمن
تن تنکے وہ سینے تانتے تھے   مرجانے کو عید جانتے تھے
جھلّے تھے جو من چلے سپاہی   اللہ ری اونکی خیر خواہی
دیتے تھے نقیب جب بڑھاوے   ہوجاتے تھے دن مین بیس دھاوے
چھاپا مارا کسی نے چھپ کر   اوپر پڑی آیا اک دلاور
مالک کے نمک کا پاس کر گئے   ہٹتے تھے جگہ سے اپنی مرکے
دُھن مین کوئی بگڑے دل جو آیا   گھس پل گیا مُنہ جدھر اوٹھایا
سونتی مرے شیر نے جو تلوار   اِس پار سے ایک دم مین اوس پار
سب کہتے تھے واہ رے سپاہی   بجلی ہی کہ نیمچہ ترا ہی
للکار کے برق سا جو آیا   صف صاف تھی ہوگیا صفایا
حسرت باقی رہی نہ جی کی   لاکھون مین بھی کی تو اپنی ہی کی
جانبازیون کی دکھائین چالین   توپون ہی کے مُنہ پہ رکھدین ڈھالین
نوروز یوہین رہی لڑائی   دسوین دن ون کاٹ کر کنائی
شہزادۂ ماہ رخ تھا دانا   پوشیدہ سپاہ کی روانا
اوس شہر کا سب پتا بتا کر   تاکید سے کہدیا کہ جا کر
تم قلعے مین اپنا دخل کر لو   لیکن یہ رہے خیال دیکھو

پہلے حضرت کے پاس جاکے — پھرے سب ناکون پہ سنبھلکے
قبضہ اوس تخت گہ پہ کرنا — بے اذن قدم کہین نہ دھرنا
عزت کا ہر ایک کی رہے دھیان — تنکے کا نہونے پاے نقصان
مطلب یہ سمجھ مین بھی کچھ آیا — بددل نہو شہر کی رعایا
ہر بونگ سوا کہین نہو جاے — کچھ فرق نہ انتظام مین آے
دیکھو نہو لوٹ مار گھر گھر — بازار کھلا رہے برابر
بنیے بقالون کو بچانا — اتنا بھی تلف نہو خزانا
ہان تم سے جو لڑنے کو کھڑا ہو — فی الفور وہین مرا پڑا ہو
مہلت دم لینے کی نہ دو پھر — گھر بار تمام لوٹ لو پھر
او جسکو سپاہ پیشہ جانو — ہتھیار اوسے نہ باندھنے دو
سو حکم کا حکم ہی خبردار — سب سونچ سمجھ کے خوب ہشیار
یہ سنتے ہی افسران لشکر — راہی ہوئے بس اوسی پتے پر
جاسوس بلاے دھر ہمراہ — جنگل کی طرف سے کاٹتے راہ
جلدی جلدی چلے شب و روز — گذرین جب تین [illegible] روز
افضال خدا سے وہ دلاور — داخل ہوے شہر ہی کے اندر
کچھ ایسا ہی بن پڑا یہ لٹکا — مطلق ہوا کسیکا نہ کھٹکا
منہ دیکھتے رہ گیے سب اکبار — بالکل ہوا بند و بست یکبار
دقت نہ کوئی پڑی نہ مشکل — جب کر چکے بند و بست کامل
کی خدمت شاہ مین یہ عرضی — فوج آ گئی سب جناب عالی

ہر چند وہ تھا خوشی کا ہنگام — پر پہلے ہی سب سے یہ کیا کام
جاری کیے اشتہار اوسی دم — اوس طرح کے حکمران نہین ہم
بیداد کے ہوتے ہین جو خوگر — اپنون سے عزیز تم ہو بڑھ کر
یہ حکم ہی عام شہر بھر مین — بیخوف ہر ایک اپنے گھر مین
محفوظ ہمنشی خوشی رہے اب — یان راحت خلق سے ہی مطلب
ہی مدنظر رفاہ ہمکو — سمجھو اک خیر خواہ ہمکو
یہ کچھ بغض ہمین نہ دشمنی ہی — منظور تمھاری ہی خوشی ہی
سرتابیون کی بری سزا ہی — انصاف کا در کھلا ہوا ہی
دربار مین آئیگا جو مضطر — حق اپنا وہ پائیگا مقرر
فرمان ہوئے جب ایسے جاری — گھر آئی رعیت اسمین ساری
نذرین لے کر رئیس آئے — انعام و خطاب سب نے پائے
یہ سنکے پری کی مان تھی چالاک — بیٹے کو پنہا کے خاص پوشاک
سمجھایا کہ دست بستہ جانا — قدمون پہ سر ادب جھکانا
کہنا کہ حضور کیسے مان باپ — مالک مرے سرپرست ہین آپ
اب اور کسی کو کیا مین جانون — بندہ ہون غلام آپکا ہون
حال اوسکا تو کیا بیان ہو — بیجرم ہون جان کی امان ہو
بھیجا جو اوسے سکھا پڑھا کے — پیار اوسنے کیا گلے لگا کے
معصوم تو تھا ترس جو آیا — فوراً اوسے تخت پر بٹھایا
سب طرح سے دے کے پھر تسلی — کی اپنی طرف سے تاج بخشی

اب اوٹھ کے وہان سے شاہزادا — شہزادی کی مان کے پاس آیا
شادی کی جو اونی یہ چھیڑی تقریر — محجوب بہت ہوئی وہ دلگیر
کی عرض کہان کا بیاہ شادی — مین لونڈی ہون وہ کنیززادی
شرم آتی ہی اسکا نام کیا لون — ہر تابع حکم ہون بلا لون
دیکھی ہی نہین یہ نیر چشمی — جان بخشی اور اوسپہ تاج بخشی
قالب مین ہی جب تلک مری جان — بھولے گا نہ آپ کا یہ احسان
ایمان سے پوچھیے جو دل کی — سو بیٹیان صدقے کین تمھین ایسی
ہی قول قسم سے یہ ہمارا — تم سے نہین اب تو کوئی پیارا
حاصل یہ کہ دلربا پری سے — عقد انکا ہوا ہنسی خوشی سے
لیکن ہوئے گھر ہی گھر مین سب رسم — طی ہو گئے چپ چپاتے جب رسم
پورے ہوے دلربا کے ارمان — مقسوم کی بات ای تری شان
دن پھیر دیے غرض خدا نے — لطف اوڑنے لگے کھلے خزانے
سلطان کو خبر ہوئی یہ جسدم — اک رنج مین دوسرا ہوا غم
صدمے سے لبون پہ جان آئی — دل تھام لیا وہ کوفت کھائی
دراصل ملال کی یہ جا تھی — گھر بار کی ہو گئی تباہی
دیکھی نہ سنی کبھی یہ آفت — یون آگئی دفعۃً قیامت
تھا غیرت دار انتہا کا — شبکو اوسی طرح اوٹھکے تنہا
روپوش ہوا وہ غم کا مارا — چھوڑا یونہین ملک و مال سارا
افشا ہوا راز صبحدم جب — بس جنگ کا خاتمہ ہوا اب

مہ رُخ نے جو ہین خبر یہ پائی   کی چار طرف سے وان چڑھائی
بات اتنی ہی بات بن پڑی خوب   جی توڑکے فوج بھی لڑی خوب
بگڑی ہی ہوئی کیا بنائی جاتی   بے دولھا کے رہ گئے براتی
سردار کے دم تلک تھا سب اوج   لڑ سکتی ہی بے سری کہین فوج
پچھا اٹکے تو کچھ ہوئے فراری   برباد ہوئی سپاہ ساری
منظور کسی نے کی اطاعت   گھر کو ہوا اپنے کوئی چمپت
جسکو جو بن پڑا اُسی بیتا   اپنا اپنا کیا سُبھیتا
اس طرح سے جب یہ فتح پائی   لشکر کے لٹیرون کی بن آئی
خیمہ ڈیرا سب اونکا لوٹا   نقدی اسباب کچھ نہ چھوٹا
خوشدل خدمت مین شاہ کی پھر   غازی ہوئے دست بستہ حاضر
وہ عاشق زار محو دیدار   لپٹا قدمون سے آکے یکبار
شکوے کرنے لگا بصد غم   اللہ جناب شاہ عالم
اسدن کی امید تھی نہ ہمکو   کیا خوب خبر بھی کی نہ ہمکو
شکوہ ہی یہ آپ سے نہایت   زیبا ہی جو یہ کچھ کرون شکایت
تا زیست یہی گلا کرون گا   مرتے مرتے گلا کرون گا
ہم کون تھے خیر ہمکو چھوڑ آئے   معشوق تلک سے مُنہ کو موڑ آئے
ایسی ادھر آنے کی خوشی تھی   بس بس یہی عشق عاشقی تھی
قربان نثار ایسے دل کے   چھوڑا تو گلے سے بھی غزل کے
فرقت ہوئی کس طرح گوارا   رکھا نہ اشتیاق سارا

الفت ہوئی اونسے بڑھکے انکی | تھی چاندنی بس وہ چار دن کی
تنہائی کا بھی نہ دھیان آیا | معشوق کے دل کو کیون کھایا
کھسیانی ہنسی ہنسا وہ غمگین | شرمایا تو آنکھین نیچی کر لین
کہنے لگا خود ہی ہو کے محجوب | سچ ہی مری وضع سے تھا معیوب
کیا کہیے بڑا ملال ہی اب | صدمہ بخدا کمال ہی اب
آزردہ وہ گلعذار ہو گی | مجھسے تو نہ آنکھ چار ہو گی
شرم آتی ہی کیا جواب دونگا | دراصل بہت خفیف ہونگا
رہ رہ کے ہی اب یہ دھیان مجکو | کیا عذر کرونگا کچھ بتاؤ
کیا خاک چھپائے سے چھپی گی | تو یہ کوئی بات بن پڑے گی
اللہ کرے یہ کام بن جائے | بگڑے تو منائے سے وہ من جائے
نذرین لیے اسمین آئے افسر | انعام عطا ہوئے برابر
اب اسمین مراجعت کی ٹھہری | سامان درست کر کے جلدی
یہ ذکر کیا پری کی مان سے | رخصت ہی ہماری اب یہان سے
بولی وہ کہ زور کیا ہمارا | لیجاؤ یہ مال ہی تمھارا
سونپا بخدا تمھین مری جان | ہان اسکا بھی اقرار ہے دھیان
بس اور تو کیا کہون مین واری | سمجھو یہ کنیز ہی تمھاری
لونڈی تمھین دیتی ہون مین صدقے | کون اسکا ہی وان سوا تمھارے
اللہ و نبی کو سونپتی ہون | خالق کے ولی کو سونپتی ہون
چلنے جو لگے تو دلربا نے | کھدواتے گڑھے سنپتے خزانے

رقمین وہ گران بہا نکالین | جو کانون سنین نہ آنکھون دیکھین
نے دے کے غرض بھری بھرائی | شہزادے ہنسی خوشی گھر آئے
سلطان کو خبر یہ جا چکی تھی | شہزادی بھی سن سنا چکی تھی
باطن مین تو خوش تھی حد سے بڑھکے | ظاہر مین کمال بیرخی سے
کہتی تھی کہ توبہ کرتی ہون اب | رکھون گی نہ اور کوئی مطلب
بات ایک ہی میری اور زبان ایک | ہو جائے زمین و آسمان ایک
ممکن نہین اون سے اب صفائی | کیا وجہ سما گئی برائی
اوقات عزیز کیون تلف ہو | ہو ساری خدائی اک طرف ہو
اصلا اونکی ہے کیا وہی ہین کیا مال | آئینے مین دل کے آگیا بال
نکلے گی نہ جی سے یہ کدورت | دل صاف نہین تو کیا ضرورت
اتنی تو ہے بات آب و گل مین | آتی ہے جہان برائی دل مین
ٹالے سے نہین وہ بات ٹلتی | طینت سے بدی نہین نکلتی
ہو جاتی ہے جب کسی سے نفرت | نفرت بخدا ہے جی سے نفرت
پھر لاکھ جتن کرو وہ سب ہیچ | گتھی ہی رہے گی پیچ در پیچ
دوکھڑا یہ کہان کا مین نے چھیڑا | در گور وفان یہ بکھیڑا
محظوظ کمال ہو چکے ہین | بھر پایا نہال ہو چکے ہین
اونسے نہ ملون مین جھنڈھا دون | گھر بار کو خاک مین ملا دون
مین کون ہون مجھسے واسطا کیا | رشتہ مرے اونکے اب رہا کیا
سب تھا وہ خیال خام میرا | باز آئی مین بس سلام میرا

توبہ مین وہ بات کی وہنی ہون
یا پوش بھی نام پہ نہ مارون

کیون سوت کی سوختی مین جلسے
نوج ایسے خصم کا منہ نہ جھلسے

ہان پہلے کرون گی اک ملاقات
سب دل کے نکالون گی بخارات

دو چار ہی باتین کرکے بر تو
کہہ بیٹھون گی صاف منہ پہ اخ تھو

ای ذوق ہی شرم بھی نہ آئی
صورت مجھے آکے پھر دکھائی

شرمندہ نہوکے سر جھکاؤ
چار آنکھین کرو نظر اوٹھاؤ

پورے ہوئے سارے قول و اقرار
کیا منہ پہ برس رہی ہی پھٹکار

خوش خوش چلو بیاہ کرکے آئے
تھوڑا ہی کہ سر پہ سوت لائے

کس بات پر آکے منہ دکھایا
پانی کہین چلو بھر نہ پایا

دعوے اسی منہ پہ چاہ کا تھا
اقرار یہی نباہ کا تھا

کہتے ہین اسی کو شرط الفت
دھوکے ہی کا نام ہی محبت

انداز وفا کا کیا یہی ہی
کیون جی یہی طرز عاشقی ہی

کیا دوست سے دشمنی ہی کچھ فرض
نیکی کا عوض بدی ہی کچھ فرض

تمکو نہین یون بھی غیرت آتی
پڑتا ہی گھڑون مجھی پہ پانی

شرمندہ ہون تمسے منفعل ہون
خود اپنے کیے سے مین خجل ہون

بے غیرتی کا عرض بھلا ہو
نوج اتنا بھی کوئی بیحیا ہو

سر کو چلو دور ہو کہین جاؤ
درگور مجھے یہ منہ نہ دکھلاؤ

اب آپ کو مجھسے کیا سروکار
دشمن سے ہی میل جول دشوار

زنہار یہ دل سے دور رکھو
چاہت کا نئی مزا تو یہ چکھو

نادان نہ مین نہ تم ہو بھولے — بس پڑ گئے دل مین اب پھپھولے

اوُلجھن سے زیادہ طول ہوگا — مرنا ہی مجھے قبول ہوگا

لیکن نہ ملون گی صاف ہوکے — بس خوب اوٹھا چکی مین دھوکے

اس اوپری میل کے بھی قربان — دل ہی وہ نہین رہا مری جان

بھولون گی نہ منہ چھپا کے بھاگے — اب تم سے مین دو قدم ہون آگے

حسرت ہی کوئی نہ کچھ ہی ارمان — جھگڑے سے چھُٹی بچی مری جان

دنیا ہی سے ابتو ہاتھ اوٹھایا — بس مین نے جو کچھ کیا سو پایا

دن زیست کے یون ہین کاٹ دینگے — کوُنے مین خدا کا نام لینگے

یون رہتے رہو تمھارا گھر ہی — کچھ ننگ مرے ملاپ پر ہی

ایسی ہی یہ کونسی بڑی بات — اک مجھسے نہ کی چلو نہ کی بات

ڈر لگتا ہی دیکھے میری صورت — نفرت ہی پھر اسکی کیا ضرورت

یہ بھی سہی تو فرض کیا ہی — نقصان ہی اسمین کونسا ہی

اسباب خوشی کے سب بہم ہین — بہلاوے کو اور شغل کم ہین

بھولے سے نہ آئینگے کبھی یاد — موجود بغل مین ہی پریزاد

سو بات کی پھر ہی ایک یہ بات — چاہت ہی نئی نئی ملاقات

ارمان وہین نکالیے اب — اِس بات پہ خاک ڈالیے اب

یان باتین بنا رہی تھی وہ گل — وان پڑ گیا شہر بھر مین اک غل

بچھڑے کو خدا نے لا ملایا — گھر خیر سے شاہزادہ آیا

سلطان نے جو ہین خبر یہ پائی — کی تا درِ شہر پیشوائی

داماد کو چھاتی سے لگا کر
کرتا ہوا سیم و زر نچھاور

داخل ہوا بارگہ مین بارے
گھر آئے محل کے لوگ سارے

صدقے لگے ہر طرف اوترنے
گونڈے کیے سارے گھر کے گھر نے

باطن مین تو خوش تھی گیتی افروز
اغماز جتانے کو پر اوس روز

ملنے سے جلنے کو بھی نہ آئی
معشوق پنے کی تھی رُکھائی

جو ہین سنا آیا شاہزادہ
مُنہ اور بنا لیا زیادہ

تھی بسکہ مزاجدان قمر چہر
پہچان کے دل کی بات وہ مہر

بولی کہ حضور سُن تو لیجے
اظہار ملال ابھی نہ کیجے

غصے کا محل نہین مری جان
سب سونچ لے اونچ نیچ انسان

لے سمجھے نہ کیجے کوئی کام
سُنیے خفگی کا ہے یہ ہنگام

اسوقت یہ آپ کو ہے زیبا
پھر ذکر تلک نہ آئے اسکا

خود مُنہ سے وہ جب قبول دینگے
پھر خوب ہی آڑے ہاتھون لینگے

ہم سب کے سب اک زبان ہوکر
بوچھار کرینگے کیسی اونپر

پھر حق بہ طرف ہے تم بگڑنا
بات اِتنی ہی بات رکھ کے لڑنا

خود چاہتی تھی یہ وہ سمن بر
احسان جتا کے بولی بہتر

تم کہتی ہو مُنہ سے کچھ نہ بولون
اچھا چلو یون سہی مین چپ ہون

تو تو مین مین سے کیا سروکار
مطلب ہے تجھے رنج کھائے بیزار

تم سب کی صلاح اگر یہی ہے
تو جاؤ ہماری بھی خوشی ہے

دنیا کا ہے یہ بھی ایک جھیلا
کچھ بھیج بھجا دو صدقہ تھیلا

وان ملنے کو تو مری بلا جاے — یان آپ سے گر وہ آے تو آے

ہی قفل زبان مین بت بنی ہون — بلواتی ہون مین نہ روکتی ہون

بندی کو نہین کچھ ایسی خواہش — مختار ہین اونکی جیسی خواہش

یان دل سے وہ بات جب اوٹھاوی — پھر آنے کی روک ٹوک کیسی

غم کہتے ہین کسکو رنج کیسا — بیکار نہ کچھ گلا نہ شکوا

اپنے سے شکایتین ہین ساری — دشمن کو کہان کی پاسداری

قسمت مین بدا تھا رنج ہونا — دوکھڑا ہی فضول پھر یہ رونا

مقسوم کی یہ بھی اک بھلائی — توبہ یہ چلو اب مین باز آئی

غم کھانے سے چاہے دم پہ بنجاے — اچھی بری کچھ ہی ہمپہ بنجاے

کیا دخل زبان تک ہلاؤن — ہونٹ اپنے کہو تو آپ سی لون

لیکن یہ کبھی نہ ہون کے برباد — انشاء اللہ دیکھ لینا

بدلا کوئی لینے والا ہے گا — خالق مری چپ کی داد دے گا

ایسا جو یہ پا گئی تو وہ حور — اوٹھتے ہی ہوئی وہان سے کافور

تسلیم بجا کے نذر دے کے — سر تا بہ قدم بلائین لے کے

کہنے لگی واہ شاہ عالم — مر مر گئے انتظار مین ہم

کیا خوب یہ سیر جی کو بھائی — گھر چھوڑ کے چھاونی ہی چھائی

کیا جانیے اب بھی کیونکر آئے — ایسا کوئی دل کہان سے لائے

یکبار گی سبکو چھوڑ بیٹھے — مطلب ہی نہ جیسے تھا کسی سے

چل نکلے جدھر کو منہ اوٹھایا — کہکر نہ گئے یہ قہر ڈھایا

وہم آئے یہان حضور کیا کیا ۔ مشہور تھا اب سے دور کیا کیا
بارے مین خدا کے اپنے صدقے ۔ پھر جسنے تمھین ملایا ہمسے
اور آنکھ سے یہ کیا اشارا ۔ اوٹھو کہین گھر چلو خدارا
کچھ دھیان بھی شاہزادی کا ہے ۔ دیکھو تو وہان کا رنگ کیا ہے
اوٹھی یہ وہان سے آخر کار ۔ سب اوسنے بیان کیا وہ طومار
دوہرائی کہانی جزو کل سب ۔ سونچا یہ کہ اب ہی بات بے ڈھب
کہنے لگا اوس قمر سے وہ ماہ ۔ للہ بتاؤ تم کوئی راہ
ایسی کوئی گھات اب نکالو ۔ بگڑی ہوئی بات کو بنالو
مجھسے تو خفا ہے گرم ہوگی ۔ پگھلاوگی تم تو نرم ہوگی
سنئے شبہہ ہوئی بڑی یہ تقصیر ۔ بتلاؤ مجھے بھی کوئی تدبیر
اور یون نہین پہلے ہاتھ مارو ۔ اس طرح سے شیشے مین اوتارو
دل اپنا وہ مجھسے صاف کرلے ۔ پہلے یہ خطا معاف کردے
آئندہ قصور ہو گر ایسا ۔ پھر کہیے تو لکھدون اک مچلکا
ہے اپنی زبان سے آپ اقبال ۔ جو چور کا حال وہ مرا حال
ہنسنے لگی وہ پری شمائل ۔ بولی کہ صفائی کی ہون قائل
خوب آپ تو شادیان رچائین ۔ بیکار ہمین برا بنائین
پر آپ سے منہ نہ موڑینگے ہم ۔ باقی کوئی بھل نہ چھوڑینگے ہم
منظور بجان و دل ہے خاطر ۔ خدمت مین ہین سب طرح سے حاضر
فقرہ و بتاتی ہون پہ نیرا و ۔ سنتے ہی یہ پھرگیا وہ اوستاد

تم چل کے ادھر بعجز بیٹھ آو — وان یہ جو سواری اونکو بلواو
وہ آتے ہی بس گلے لپٹ کے — اخلاص جتانے کو جھپٹ کے
ظاہر کرین بے تکلفی سی — تعریف بھی کر اونھین فرضی سی
ہر مرتبہ مرتبہ بڑھاوین — اب اونسے جھکین وہ نھین چڑھاوین
ہونٹ سے ہو انکسار ہر بار — تیور نہ بگڑتے پایئن زنہار
غربت سے ہون عاجزی کی باتین — بس ہین یہی پھانسنے کی گھاتین
مجکو تو یقین بہت قوی ہی — بھولی ہی وہ نرم دل بڑی ہی
اتنی ہی خوشامدون سے کھل جائے — گیا دور ہی صاف ہو کے مل جائے
گر دیکھنا رنگ اور کچھ ہی — غصے مین ترنگ اور کچھ ہی
اوسوقت تم اک ذرا بپھرنا — رخ دیکھ کے اور باتین کرنا
دھمکانا کہ خودکشی کرینگے — تنگ آئے ہین اپنی جان دینگے
عطر آنکھون مین چپکے پھیر لینا — دکھلانے ہی کو بسور دینا
قسمین بھی ہزارون جھوٹی کھالو — قرآن کتاب ایک کردو
باہم یہ صلاح کر کے آئے — وہ ہنستی ہوئی یہ سر جھکائے
دکھلانے کو شکل بھی وہ غمگین — شرمائے تو آنکھین نیچی کرلین
محجوب بہت او وہ اس چتون — سہما ہوا منہ خمیدہ گردن
رومال سے دونون ہاتھ باندھے — تل نظرین نگاہین جیسے جھپے
تیوریاں ادھر انتہا کے خونخوار — وہ تیز نگاہین جیسے تلوار
ابرو کی کھنچین ہوئین کمانین — پلکین تھین کہ تیر کی زبانین

غصے مین وہ سرخ انکھڑیان ہاے / جلاد فلک بھی جس سے تھراے

انکھون مین بھرا ہوا تھا اک قہر / برہم تھی ہمت وہ فتنۂ دہر

وہ غیظ و غضب کہ حسبی اللہ / دیکھے سے لہو جگر ہو واللہ

بچھوا دی برابر اپنے کرسی / اک جبر سے کی مزاج پرسی

تھی خوف سے یان تو جان سوکھی / وان بات بھی اوسنے کی تو روکھی

کس لطف سے سنچ ٹالتی تھی / ہونٹون کو چبائے ڈالتی تھی

اوٹھتے تھے بخار دل دھوان دھار / تنبیائے ہوئے وہ گل سے رخسار

اتنے مین سنا سواری آئی / گھبرائی کچھ ایسا سٹ پٹائی

بس سرو قد اوٹھی بہر تعظیم / کی اسمین پری نے جھککے تسلیم

قدمون پہ جو ہین جھکا دیا سر / چھاتی سے وہین اوسے لگا کر

بولی کہ جو اس مین تو آؤ / خیلا نہ مجھے سوا بناؤ

ہین ہین کچھ خیر ہی سبب کیا / واللہ یہ کرتی ہو غضب کیا

للہ یہ کیا ہوا ہی تمکو / خود جوڑتی ہون مین ہاتھ دیکھو

پھر ہنسکے گلے لگا کے بولی / کیون بنتی ہی ایسی ننھی بھولی

معقول یہ طرفہ جو چلا ہی / رنڈی کچھ خبط ہو گیا ہی

باتین نہ بنا جو اس مین آ / بس ہنے بھی دے یہ اپنا نخرا

پھسلانے کی میرے گھاتین ہین یہ / سب آپ کی اونکی باتین ہین یہ

ساری یہ اونھین کی شیطنت ہی / مرشد یہ ملی ہوئی بھگت ہی

لو اور سنو نیا تماشا / تمسے نہین مجکو رنج حاشا

انصاف کرو تو اپنے جی سے — پہلی ہو تمھین سلامتی سے

مین خوب سمجھتی ہون یہ انداز — وہ بیٹھے ہین سامنے جو دمباز

سب اونکے سبق پڑھائے ہین یہ — پہلے ہی سکھا کے آئے ہین یہ

تعظیم کی جا یہ کونسی ہی — رشتے سے تمھین برابری ہی

اور اوسکے سوا ہی ایک بات اور — کچھ سونچکے دل مین کیجئے غور

پہلے ہی تھا چھپ کے چھاپا مارا — نسبہ ہی بڑھا ہوا تمھارا

بولی یہ پری کہ شاہزادی — سچ کہتی ہون مین قسم خدا کی

دعوٰی نہین ہمسری کا زنہار — لونڈی مجھے اپنی جانین سرکار

ہی آپنی ہی بس مری حقیقت — آنکھون سے بجاؤن شرط خدمت

سنتے ہی سخن یہ دلربا سے — شہزادی بہت خوشی مین آکے

منہ پیار سے منہ پہ رکھ کے بولی — یون تو مری خو ہی دل لگی کی

پر آج کے دن سے اے پریزاد — رکھنا یہ کلام بھی مرا یاد

سمجھونگی بہن سے بڑھ کے تمکو — مالک مری جان و مال کی ہو

بس دل نہ سواد کھاؤ للہ — کیا کہتی ہو جھینپتی ہون مین واہ

باتین یہ زبان پہ لاتی ہو تم — توبہ مرا جی کڑھاتی ہو تم

سچ کہتی ہون مین یقین لانا — اس سر کی قسم خدا ہی دانا

کمبخت کچھ ایسی ہی طبیعت — اتنے ہی مین ہو گئی صحبت

نخوت سے جسے ہو کچھ تکبر — صورت سے پھر اوسکی ہی تنفر

اپنے سے جھکا ہوا جسے پاون — پھر چاہے وہ بیچ لے تو بکجاون

اسدم مرے دل کا ہی یہ نقشا — ہون عاشق زار رنج کیسا
یہ سر ہی مجھے بجاے قرآن — تم جان ہو میری بلکہ ایمان
رنجش کا کبھی جو لب پہ نام آے — یہ جان جوانی کچھ نہ کام آے
کہدیتی ہون صاف بینوا ہو بن — تمسے جو کرون خدا سے پاؤن
اِسنے بھی ملال تھا جو بیحد — خاطر سے تمھاری اب ندارد
دم مارنے کا رہا نہ یارا — جب بیچ مین ہی قدم تمھارا
پہ چھُٹی ہوئی وہ بھی فیصلہ ہی — سب آپ کا مُنہ ملاحظہ ہی
پھر کہنے لگی یہ وہ پریزاد — جیسا مجھے آپ نے کیا شاد
پھولین پھلین آپ اسکے بدلے — اقبال سے بامراد رہیے
دشمن پامال دوست دلشاد — احسان کیا یہ خانہ آباد
ازبس تھی ظریف وہ سمن بر — کہنے لگی اوس سے مسکرا کر
بس بس چمیگوئیان نہ کیجے — تہذیب تو اپنی رہنے دیجے
بکواس ہی دشمنون کو کتنی — ای بی خیلا نہین مین اتنی
باتین کہین اور یہ بناؤ — مُہری کسی بودلی پہ آؤ
ہی جسکے لیے سب سُگھڑ بھلائی — لو مردوے کو مین باز آئی
سیدھے رہین تمسے یہ تم اِسنے — جوڑا گھس پس کے خوب اوترے
ہنسنے لگی دلربا بھی اوسدم — بشاش تھا جی مین شاہ عالم
بیچ مین کمال ہو رہا تھا — بولا تو یہ مسکرا کے بولا
پھڑکی ہی غضب کی جو ماشاءاللہ — کانٹے پہ تلی ہی کیون نہووا؟

بس قابلِ دید ہی یہ ساماں — دیکھیں یہ ہے کسکے ہاتھ میدان
گھٹ بڑھ ہی کوئی جو بازی ہارا — ایسا نہو ہم کہیں وہ مارا
اک شور تھا قہقہوں کا پھر تو — ہنستا ہی تھا اپنی جا پہ تھا جو
ذی عقل تو تھی بڑی قمر چہر — کہتی تھی یہی کھڑی قمر چہر
ای کیوں نہو واہ شاہزادی — واللہ ریاست آپ نے کی
اسوقت یہی محل تھا بیگم — اب آج سے ماننے لگے ہم
اس سر کی قسم پھڑک گیا دل — مین بھی ہوئی اس سمجھ کی قائل
کیا بات ہی بات کبھی یہی ہی — مالک کی خوشی ہی سے خوشی ہی
بیٹھے مل جل کے پھر تو اک جا — شہزادی پری وہ شاہزادا
دعوت کی ادھر ہوئی درستی — تعریف ہو کس زبان سے اوسکی
معمولی بات کا بیان کیا — سب کچھ تھا دیا ہوا خدا کا
ہاں اور نئے نئے تماشے — بے فکری و خوشدلی کے جلسے
باقی تھی نہ لطف کی کوئی بات — اک دھوم تھی ناچ رنگ و نرات
محفل مین یہ بادہ خواری کا طَو — کشتی گردش مین وریہ دور
ارباب نشاط کا وہ جلسا — سب طائفے گا رہنون کے یکجا
اوٹھکر کوئی آفتِ زمانہ — گاتی تھی غزل یہ عاشقانہ

غزل حسبِ حال

ناخوش ہو تم اسمین یا خفا ہو — بے دید ہو یا رہی وفا ہو
دلداریوں کا چلن تو سیکھو — دل ہاتھ مین لو جو دلربا ہو

کچھ منہ سے کہیں تو کہئے بے صبر
اور صبر کریں تو بد دعا ہو
فرقت میں نہیں ہی جان کو چین
بیتابی دل ترا برا ہو
شاباش جفا و فا کے بدلے
اتنا بھی نہ تم سے ہو تو کیا ہو
کیا وجہ ملال منہ سے بولو
کیوں چپ ہوئے ہمسے کچھ خفا ہو
دل لے چکے سچ ہی اب غرض کیا
مطلب یہ کہ مطلب آشنا ہو
تنگ آکے ہی غم سے خواہش مرگ
اور وہ بھی کمی کرے تو کیا ہو

ناقدری جنس دل ہی عاشق
جھوٹوں بھی کوئی جو پوچھتا ہو

کچھ سوچ سمجھ کے ایک طرار
پردے ہی میں کرتی تھی ظہار
اک اور غزل سناتی ہوں میں
سنئیے تو حضور گاتی ہوں میں

غزل دوسری

الفت میں لگا ہی روگ جی کو
الزام نہ دینگے ہم کسی کو
ای کاہش غم ترس کی جا ہی
اتنا نہ ستائے آدمی کو
بے پردہ کبھی نہ منھ دکھایا
دیکھا تری خوبصورتی کو
بنوٹ سے مزاج یار بگڑا
ہم دینگے دعائیں آرسی کو
تیور ترے آج بد ہیں جلاد
دیکھے مجھے دیکھکر چھری کو
کچھ دور نہ تھا غریب خانہ
گھس جاتے جو آتے دو گھڑی کو
بندہ کا سلام بندگی بس
دشمن سے نبا ہو دوستی کو
باقی نہیں غم سے جان ہیں جان
دل چاہیے یار دل لگی کو

یہ جان کی دشمنی ہی واللہ
عاشق کبھی دل نہ دے کسی کو

دل لگی کا قصہ ذکر ماہ رخ اور قمر عذار کی محبت کا تنہائی مین مزے کی بات چیت ہو جانی شہزادی کی بدولت شادی ہو کے غم سے مخلصی پانی

صدقے ترے منہ سے بول ساقی — کیا خم مین نہین شراب باقی
اک تھوڑی ہی اور مہربانی — اب ختم یہ ہوتی ہی کہانی
بس مجکو ہوس نہین زیادہ — توبہ کرنے کا ہی ارادہ
جی چاہے تو مختصر سی اک بات — سن لے کہ یہ ختم ہو کہین رات
کس لطف کا مختصر بیان ہی — یہ سب سے مزے کی داستان ہی
وہ ہمدم و جان نثار اسکا — شہزادہ قاف مہر سیما
نے مثل حسین تھا غیرت حور — اس وجہ سے ماہ رخ تھا مشہور
کہتے ہین قمر عذار خوشخو — در پردہ وہ چاہتی تھی اوسکو
سر مین یہ ہوائے ماہ رخ تھی — سو جان سے فدائے ماہ رخ تھی
پر فرط حیا سے وہ دل افگار — اس راز کو کرتی تھی نہ اظہار
جب سنگ الم سے دل ہوا چور — شہزادی سے ایک دن وہ رنجور
تنہائی مین یون ہوئی سخن سنج — اکبات کا ہی مجھے کشمکش و پیچ
مین دیکھتی ہون جو کر کے کچھ غور — انداز ہین ماہ رخ کے بے طور
بس دل کی ہوس نکالتے ہین — بندی پہ وہ ڈورے ڈالتے ہین

ہین زعم مین اپنے خوبصورت — بگڑی نظر آتی ہی طبیعت

تیور ہین کچھ اور اور کچھ ڈھنگ — یہ آج ہی کل مین لائینگے رنگ

باتین یہ سلامتی سے راس آئین — مین کہتی ہون اپنا مُنہ تو بنوائین

نادانی اک اور ہی یہ افتاد — سمجھے ہین کہ ہم بھی ہین پریزاد

احمق ہین وہ دلمین سمجھے کیا ہین — یان آدمی زاد بد بلا ہین

معلوم ہوا ہین دل کے سادے — کیا جانے ہین کیا سے کیا ارادے

توبہ کر واونکے دم مین آؤن — ایسون کو تو راستا بتاؤن

پیرجی مین یہ ہی بناؤن ہین بھی — ٹھٹھون مین فرا اوڑاون مین بھی

باتون سے وہ دلمین چُٹکیان لون — ساری چمیگوئیان بھُلادون

شہزادی سمجھ گئی اشارہ — سونچی کہ پھنسی یہ ماہ پارہ

بولی یہ لگاو پاکے وہ مہر — تجھکو بھی قسم ہی ای قمر چہر

خوب اسکو تو آڑے ہاتھون لینا — زنہار کبھی طرح نہ دینا

آئی یہ نہ چوکنا خبردار — پھڑکے نہ یہ مرغ نو گرفتار

اچھا ہوا دل لگی تو ہوگی — دو چار گھڑی ہنسی تو ہوگی

باتین یہ ادھر تھین اسطرف بھی — پہلے ہی سے کچھ طبیعت اسکی

اوس رشک قمر پہ آچکی تھی — الفت نقشے جما چکی تھی

سچ کہتے ہین دل سے دل کو ہی راہ — چھپتی ہی کہین چھپائے سے چاہ

لیکن بہ لحاظ وہ گل اندام — لایا نہ زبان پہ بھی کبھی نام

سونچا کیا دل ہی دل مین تدبیر — پھر ٹھان کے جی مین تن بتقدیر

اک دن فرصت کا وقت پا کے — پوشیدہ مکان مین اوسکے جا کے
گوشے مین چھپا رہا کسی جا — پایا اوسے جس گھڑی اکیلا
قدمون ہی پہ گر پڑا بس اک بار — پہلے تو جھجک گئی وہ طرار
پہچان کے پھر کہا کہ یہ کیا — تمکو نہین ایسی باتین زیبا
ظاہر مین تو تھے کمال معقول — کیا آگیا یہ خیال معقول
حیرت ہی مجھے کہ تمسا دانا — جو وضع مین اپنی ہو یگانا
ایسی حرکت ہو اوس سے صادر — اب عرض یہ ہی کہ آج سے پھر
اس ڈھب کا نہ آنے پائے مذکور — رکھیے گا یہ بات ذہن سے دور
مین اونمین نہین خدا ہی آگاہ — ہوتے ہین وہ اور لوگ بدراہ
ان باتون سے یان ہی دلکو وسواس — بس اتنی سی آبرو کا ہی پاس
صدقے مین خدا کے اس گھڑی تک — عزت سے بسر ہوئی ابھی تک
کیا زور بشر ہی یون تو مجبور — اب آگے جو کچھ ہوا اوسکو منظور
لیکن ہی دعا خدا بچائے — حرمت پہ نہ حرف آنے پائے
رہتا ہی یہی خیال دن رات — بگڑے نہ بنی رہے یونہین بات
یون کیا مری اصل اور مین کیا ہون — یکسان وہ نباہ دے تو جانون
تقدیر کا وان کچھ اور پہلو — یان آپ مین خود نہ دل پہ قابو
رہ رہ کے جگر مین ہوتا تھا درد — اوترا ہوا چہرہ غم سے مُنہ زرد
بھڑکی جو حرارت محبت — کہنے لگا پیار سے بہ منت
للہ خدا کو اپنے مانو — عاشق نہ سہی غلام جانو

بجانی تب غم سے پھک رہا ہون | یہ جان کہ بندۂ خدا ہون
اس سنگدلی سے فائدہ کیا | ہی کار ثواب اجر ہوگا
انکار سے دل مرا نہ توڑو | مرجاؤن گا دیکھو مُنہ نہ موڑو
جلا دینے سے باز آؤ | مرتا ہون گلے سے تو لگاؤ
انکار کا اتنے کیا سبب ہی | اسوقت کی بیرخی غضب ہی
اتنا تو خیال کر مین قربان | جاتی ہی کسی غریب کی جان
یہ جان کہ زندگی سے ہون تنگ | وحشت نہ کہین دکھائے کچھ رنگ
گھر آئی تو زہر کھا مرون گا | اس سر کی قسم مین جان دون گا
پھر ہوگی خدائی بھر مین بدنام | عقبے مین بہت بُرا ہی انجام
پرسش بھی کبھی ضرور ہوگی | اللہ کو کیا جواب دوگی
بولی یہ وہ مُنہ بنا کے اچھا | ہو فضلِ خدا سے خوب گویا
کچھ خیر ہی کیا یہ بک رہے ہو | یا نشہ مین ہو بہک رہے ہو
تم آج کہین ہو دل کہین ہی | مین کہتی ہون خبط تو نہین ہی
بس بس یہ ثواب رہنے دیجے | عقبے کا عذاب رہنے دیجے
قربان خدا پرست تمسا | دنیا مین تو دوسرا نہوگا
اور اس سے زیادہ اجر کیا ہی | معقول یہ کام خیر کا ہی
کیا خوب مین جبتلک ہون خاموش | جاکر کہین مول لیجیے ہوش
مجکو نہ دکھاؤ منڈ چڑاین | خوب آئے ہو بنکے کٹھے بامہن
بیکار یہان نہ ہتیا دو | سودا تو نہین ہی دشمنون کو

پردیس مین جی سے کیون گذر لے
گھر ہی مین نہ زہر کھا کے مر لے

چونگا ہی کفن کا مجھسے ای واہ
بس جاؤ بھی ٹھنڈے ٹھنڈے لو راہ

بندے نہین وہ همکیون سے ڈرتے
دیکھا نہین آجتک تو مرتے

کہنے ہی کی یہ کہانیان ہین
سب ڈھینگ کی لن ترانیان ہین

بہتیری سنین ہین داستانین
ہم آنکھ سے دیکھ لین تو جانین

فقرہ کوئی اور گڑھیے تازہ
مرتون کا اوٹھا نہین جنازہ

سچون نے تو مر کے جی گنوایا
جھوٹون کو بخار بھی نہ آیا

اچھا مجھے دم مین لیتے ہین آپ
باتون سے فریب دیتے ہین آپ

بس بس نہ جتلائیے محبت
رکھیے چھپر پہ ایسی الفت

سیکھو ابھی بات کا قرینا
در گور کہان کا مرنا جینا

شیخی نہ سوا بگھاریے بس
اب خیر ہے گھر سدھاریے بس

چھل بٹے مجھے بھی ہین یہ سب یاد
دولت ہو زیاد خانہ آباد

اوس سے کہو جو نجانے تمکو
مطلب کی ہی سب یہ چوچو پوچو

گھر جاکے جتاؤ چاہ کیا خوب
خیلا نہ سوا بناؤ کیا خوب

جاکر کسی بودلی کو دو دم
تم پانچ ہو تمسے بیس ہین ہم

کس قہر کی ہی ڈھٹائی توبہ
آفت کی ہی بے حیائی توبہ

کہتی تھی کبھی یہ مُنہ بنا کے
چمٹے ہو بلا کی طرح اچھے

لو ہاتھ مین جوڑتی ہون جاؤ
یہ چھوڑو مری جان باز آؤ

بیکار کروگے سب مین رسوا
آخر یہ بتاؤ قصد ہی کیا

باتون سے جو یہ کچھ لگاؤ پایا
اب ہاتھ انھون نے بھی بڑھایا

جھنجلا کے جھٹک پٹک کے وہ گل
بولی چلو شامت آئی بالکل

بس آپ سوا نہ ہو کھلائین
کمبختیان ہین پھر آ نہ جائین

بیہودہ یہ نوچ توڑ کیسی
سمجھے ہو مجھے بھی ایسی ویسی

اخلاص تو اپنا رہنے دیجے
بس دور سے بات چیت کیجے

مین اون مین نہین کہ دم مین لو
یہ کھیل کہین تم اور کھیلو

ہی خیر سے اور یہ کچھ ارادا
ہرگز نہ ہوا ہی یہ نہو گا

نچلے بیٹھو نہ چمٹو بیکار
ہین ہین یہ کیا یہ کیا خبردار

کیا جلد مزے مین آئے اچھا
لو اور سنو بڑھے تو اتنا

یہ ٹھٹھ کہیے وہی بس ایک زڑ ہی
نفرت ہی مجھے یہ میری چڑ ہی

مکّار زمانے بھر کا نٹ کھٹ
اب پاس کہان کا دور چل ہٹ

کہتی ہون بس اب خفیف ہو گے
یہ کچھ منہ سے مرے سوا سنو گے

بات اپنی نہ اپنے ہاتھ سے دو
بیکار ذلیل ہو گے دیکھو

اتراؤ نہ جس سے منہ کی کھاؤ
پچھتاؤ گے دیکھو باز آؤ

منہ پھٹ ہون برا نہ ماننا پھر
شامت ہی تم آئی جاننا پھر

گھبراؤ گے سخت سست سنکے
رکھدون گی ابھی ابھی مین چن کے

کیا جانے مین کیا سمجھ کے چپ تھی
ابتک تو بری بھگت بنائی

جھٹ ہاتھ جو مین اپنے بھی دکھاؤن
پھر دیکھیے دو ہریان اڑاون

مجھکو نہین دل لگی یہ بھاتی
بیہودہ ہنسی نہین خوش آتی

ہی چھیڑنے کا بھی کچھ سلیقہ — سیکھ آؤ مذاق کا طریقہ
موقع نہ محل ہنسی کا کیا طور — آپس کے مزہ کا وقت ہی اور
القصہ اسی طرح وہ گلرو — تقریر کے پھیرتی تھی پہلو
چھپتی نہین ظاہری بناوٹ — تھی ساتھ رُکھائی کے لگاوٹ
ٹھنڈی ہوئی جب ذرا وہ گرمی — باتون سے عیان تھی پھر تو نرمی
صورت کبھی غصے کی بنانا — ہنسکر کبھی اوسکا مُنہ چڑانا
کہنا کبھی اُف ری جلدبازی — سیکھے کوئی تجھسے جعلسازی
دھوکے ہی ہین اور ہو تو جاے — باتون سے تری فریب کھا جاے
سچ مچ کوئی جانے مرتے ہین یہ — کچھ شک نہین پیار کرتے ہین یہ
پوچھے کوئی میرے دل سے یہ بات — تو ایک فریبیا ہی بدذات
لپٹا ہی بلا کی طرح کیسا — کیا پھانس رہا ہی ایسا ایسا
مطلب کی ہین چکنی چپڑی باتین — مین خوب سمجھتی ہون یہ گھاتین
اس دم مین کبھی نہ آؤن گی مین — دھوکا بخدا نہ کھاؤن گی مین
بھولے نہ بہت بنو مری جان — تم جانتے ہو کہ ہون مین نادان
سمجھے ہوئے خوب ہین یہان ہم — تمسے کسی بات مین نہین کم
دیکھے ہوئے ہین یہ شعبدے سب — مرتے ہو مرو پھر اس سے مطلب
ان باتون سے پیار اِسے جو آیا — بیساختہ بس گلے لگایا
تنہائیون کا جو وقت تھا خاص — باہم لگے ہونے پیار اخلاص
دونون کا شباب جوش مستی — گستاخ ہوئی درازدستی

کہتی تھی ہٹا کے منہ وہ خوشخو — دیکھو نہ سوا ستاؤ مجھکو
اب شامِ سمن آئی ہین مقرر — بس دور نہ مجسے چوچلے کر
غمزے وہ دکھانے کے تھے سارے — ہونے لگی چھیڑ چھاڑ بارے
اتنے مین فلک کو رشک آیا — ظالم نے غضب کا قہر ڈھایا
اِس ردّ و بدل مین تھے کہ یکبار — ظاہر ہوئے صبح کے سب آثار
مشرق سے عیان ہوئی سپیدی — اوسوقت کی یاس و نا امیدی
کس مُنہ سے بیان ہو کیا کہا جائے — توبہ وہ گھڑی خدا نہ دکھلائے
اوسوقت تو تھی جدائی بیڈھب — دل کی یہ ہین دل مین رہ گئی سب
کیونکر نہ کہون مقام حسرت — دو باتون کی بھی نہ آئی نوبت
بیتابیِ جانِ زار ہی ہے — نے وصل فراقِ یار ہی ہے
تقدیر کی کج ادائی افسوس — یکجائی مین یون جدائی افسوس
سنّے موت مرے پڑے تھے دونون — تصویر بنے کھڑے تھے دونون
کچھ رنج سے کہہ نہ سکتے تھے وہ — حیرت زدہ مُنہ کو تکتے تھے وہ
بدنامی کی ڈر سے دلمین وسواس — عزت کا خیال وضع کا پاس
مُرجھایا ہوا اودھر وہ گلرو — مغموم اودھر یہ سر بزانو
آغاز سحر تھا یا قیامت — نوبت کی صدا تھی کوسِ رحلت
دیتا تھا دلون پہ چوٹ گھڑیال — زاہد کی اذان سے تھا بُرا حال
مہرُخ نے جو کھینچکر دمِ سرد — رخصت ہون کہا تو وہ بھی تھی زرد
چُپ رہ گئی پہلے ہوکے ششدر — بولی تو یہ بولی سر جھکا کر

جاتے ہو چلو خدا نگہبان ‖ بس بس کہین چھوڑیے مری جان
اک اور رہی عرض دست بستہ ‖ پچلیے گا نہ اب ادھر کا رستہ
پھر قہر خدا نہ ڈھائیے گا ‖ بھولے سے ادھر نہ آئیے گا
رسوائی کا مجکو اپنی ڈر ہی ‖ افضال خدا سے یہ وہ گھر ہی
سُن پائین کہین تو قہر ڈھادے ‖ جھنڈے یہ ابھی ابھی چڑھادے
بدنام کرین یہی تو سب مین ‖ پڑجائیگی جان پھر غضب مین
سُن گن کہین چھوٹون بھی جو پائین ‖ اس قہر کی دھجیان اڑائین
دشوار ہو جس سے جی بچانا ‖ مشکل پڑے چیتھڑے چھڑانا
مطلب تو یہ خاص کہنے سے ہی ‖ کیا تم مری جان کے ہو درپے
بگڑی ہی تو بنائے کیا بنے گی ‖ جو کچھ ہی وہ مجھپر آ بنے گی
یہ آنکھ بچا کے گھر سدھارے ‖ وان دیکھ چکے تھے لوگ سارے
پھر کیا تھا اوسی کا سب مین چرچا ‖ جو تھا وہی ذکر کر رہا تھا
دم بھر مین ہوا کچھ ایسا مشہور ‖ تھا سبکی زبان پر وہ مذکور
ہمجولیان ٹھٹھے لگا کر ‖ کہتی تھین اوسی سے اوسکے مُنہ پر
ہمکو بھی خوشی ہی اس خوشی سے ‖ جسم جسم یہ گھونسلا ہنسی سے
بی ہمکو سمجھتی ہو کوئی غیر ‖ گھر بارگی ہو گئین چلو خیر
دونون کا ہی توڑ جوڑ اچھا ‖ ای کیون نہو دیکھا بھالا سودا
صورت بھی پری ہی کیا بُرا ہی ‖ پھر آپ کا صورت آشنا ہی
کہتی تھی کوئی ٹھٹھول ای واہ ‖ تم سنگو نئی جلن ہی واللہ

کیا خوب ہوا یہ طرفہ جھگڑا
چھینا تو نہین کسی کا دھگڑا

کھسیانی تو تھی وہ حسن آرا
کہتی تھی کہ بھولا پن ہمارا

سر پھوڑ کے نالشی نہ جاؤ
اچھا کوئی تم بھی ڈھونڈھ لاؤ

ناحق نہین جوش اوٹھا لہو کا
حسرت ہی کہ تمکو کیون نہ تھوکا

افسوس مین جان دے نہ دینا
اب پیٹ کہین نہ مار لینا

ہاتھون کو یون نہین ملا کرو تم
جلتے ہو پڑے جلا کرو تم

تقریر یہ ہیلے پن کی مجھسے
چل دور مین جھیپتی ہون تجھسے

شرمائے وہ جسکے دلمین ہو کھوٹ
کہتے ہین یہان تو ڈنکے کی چوٹ

بیکار ہی اسمین تین اور پانچ
تو یہ کبھی سانچ کو نہین آنچ

شہزادی بھی سُنکے مسکرائی
بولی کہ مری مُراد آئی

چھیڑون گی بہت ستاؤنگی مین
خوب اِسکی بھگت بناؤنگی مین

شہزادے نے سنتے ہی یہ تقریر
رقعہ شادی کا کر کے تحریر

مان باپ کو اوس قمر کے بھیجا
راضی تھے پہ کچھ اونکو عذر تھا کیا

سنتے ہی کہا بدل ہی منظور
جسوقت ہوئی یہ بات مشہور

اوٹھکر اوسی وقت شاہزادی
بولی کہ صلاح ہی یہ اِسکی

جی چاہتا ہی کہ شاہ عالم
تم ایک طرف ہو اک طرف ہم

جب ذکر یہ ماہ رخ سے آیا
شرما کے تب اوسنے سر جھکایا

نیچی کیے آنکھین حد کا محجوب
ہر بات پہ جی بجا بہت خوب

مالک ہین حضور سچ کہون مین
کیا دخل مجھے غلام ہون مین

کیا دیر تھی پھر تو چھڑ گیا بیاہ
کچھ حد سے مبالغے کے بڑھ کر
افضال خدا سے کیا کمی تھی
تھے دونون طرف یہ کارخانے
کیا دخل جو ذکر آئے بس کا
توبہ ہی مبالغے کا کیا ذکر
یان بند ہی ناطقہ زبان کا
سامان تھا انتخاب سارا
کیون فکر رسا کا ہو نہ دم بند
حاصل یہ کہ ہو گیا گھر آباد
مغموم غم و الم سے یہ چھوٹے
بر آئے دلون کے سارے ارمان
جب بیاہ سے ہو چکی فراغت
تھی بسکہ ظریف گیتی افروز
کہتی کبھی ماہرخ سے بھائی
اے کیون نہو اچھے ڈورے ڈالے
سچ پوچھو تو تھی یہ اور ہی ڈھب
تم کیا کرو ٹیکی پڑتی ہی یہ
پہلے ہی مین سمجھی تھی کچھ اب سے

لیکن اس دھوم کا ہوا بیاہ
لٹتا رہا سیم و زر برابر
بس لائق دید تھی وہ شادی
بند آنکھین کھلے ہوئے خزانے
تھا دو کی جگہ یہ صرف دس کا
شاعر کو خود اسکی ہی بڑی فکر
پڑتا نہین حوصلہ بیان کا
جلسہ تھا وہ لاجواب سارا
جتنا کہو بڑھ کے اوس سے وہ چند
شادی کی خوشی سے دونون دلشاد
جی کیونکہ لطف وصل لوٹے
شان اوسکی یہ قدرتی تھے سامان
آپس مین ہوئے شریک صحبت
اون دونون کو چھیڑتی تھی ہر روز
کی ڈھونڈھ کے خوب آشنائی
تھے دیکھنے مین تو بھولے بھالے
سمجھی ہون مین خوب اسکا مطلب
گھر چڑھ کے لڑائی لڑتی ہی یہ
در پردہ لگاوٹین تھین کب سے

اس دن کو خوشامدین تھین ساری — چپ بیٹھی ہین کیسی اب بچاری
آفت ہی یہ بس کی گانٹھ وہ زہر — آتی نہین جسکے کاٹے کو لہر
شہ ماتا تھا ماہ رخ تو چپ تھا — کہ اوٹھتی تھی وہ پری پھر اچھا
کیا وجہ کسیکو کیا غرض ہے — ہمکو اسی بات کا مرض ہے
جب اور رسواستاتی تھی وہ — تب چھپ کے یہ سناتی تھی وہ
پھر دیکھیے جائے گی ذرا دور — صحبت کا اثر ہے سب مین مشہور
دنرات غرض ہنسی خوشی تھی — وہ شاد تھی سب کی دل لگی تھی

قصہ کا اختتام بخیر وخوبی انجام شہزادے کی بامراد مراجعت شہزادی کے مان باپ کا رخصت کے وقت اضطرار وغم اور شہزادے کے والدین کا بیٹے کو دیکھکر خوشی کا عالم

ساقی کوئی رخصتی بھی ساغر — ہے آمد بادشاہ خاور
شب بھر رہی خوب بادہ خواری — لے جاتے ہین بندگی ہماری
تو نے بھی سنی صدا گجر کی — وہ صبح کی بج رہی ہے وردی
اسوقت نہین ہے کوئی دھڑکا — پیارے ابھی نور کا ہے تڑکا
پھر محتسبون کے ہونگے پھیرے — چھپ کر چلے جائین منہ اندھیرے
کب تک یہ فضول قصہ خوانی — لے کہتے ہین پھر وہی کہانی
اب سنیے کہ جب وہ ماہ طلعت — سب باتون سے پا چکا فراغت
بس دل کو وطن کی یاد آئی — بلبل کو چمن کی یاد آئی

اک روز یہ بیٹھے بیٹھے سوچا — کیا جانیے حال باپ مان کا
فرقت کے الم سے کیا ہوا ہو — سو بسوے یقین ہی یہ مجکو
دنیا ہی سے وہ گذر گئے ہون — مدت ہوئی کب کے مر گیے ہون
اسدرجہ لہو نے جوش کھایا — سب سے اونہون نے یہ ذکر آیا
اب ہمکو نہین ہی تاب دوری — چلنا ہی وطن کو بھی ضروری
وہ عاشق زار باوفا یار — کہنے لگا دست بستہ سرکار
مین آپ سے عرض کرنے کو تھا — کچھ سوچیے تو ہوا زمانا
بارے یہ خود آپ نے کیا دھیان — للہ بس اب ہو جلد سامان
جب ہو گئی یہ صلاح باہم — دربار مین جا کے شاہ عالم
رخصت کا سخن زبان پہ لایا — حضرت سے جو ہین یہ ذکر آیا
فرمانے لگے یہ شاہ جم جاہ — کھاتا ہون قسم مین ثم باللہ
ہو جو یہ ملک و مال سب ہی — نفرت مجھے سلطنت سے اب ہی
وقت اور ہی کیونکہ پیر ہون مین — خواہش نہین کچھ فقیر ہون مین
عقبے کے بھی کام کچھ بناؤن — دنیا سے نہ روسیاہ جاؤن
وارث نہین اور کوئی رکھتا — ہو جسکے سپرد سب یہ جھگڑا
تم فضل خدا سے نوجوان ہو — سب کل سے یہ کاروبار دیکھو
ظاہر ہی کہ اب سوا تمھارے — جیتے ہوئے کون ہی ہمارے
مالک مری جان و مال کی ہو — ٹکڑا مجھے ہاتھ اوٹھا کے دیدو
باقی مجھے کچھ نہین سروکار — تم جانو تمھارا سب ہی گھر بار

یہ ذکر زبان پہ بھی نہ لانا
قدمون پہ جھکا کے سر وخود سر
ارشاد حضور کا بجا ہے
اک عرض غلام کی ہو منظور
رخصت مجھے دین کہ باپ مان کو
قدمونکے تلے ہے جنکے جنت
خوف آتا ہے دلمین کچھ خدا کا
ایسا نہو بلبلا کے کوسین
اچھا نہین اونکا دل دکھانا
ہان دیکھے ذرا؛ وہ نہین تسلی
منہ آپسے موڑون گا نہ تا زیست
سلطان نے کہا کہ کیا ستم ہے
گھر جانیکی آپ کو خوشی ہے
میرے تو جو کچھ ہو وہ نہین ہو
دم بھر کا فراق بھی تمہارا
لیکن کچھ بس نہین ہے مجبور
پر شرط یہ ہے کہ تم قسم کھاؤ
طے ہو کے غرض یہ مرحلے سب
تھا پھر تو یہ شہر بھر مین شہرا
کیسا آنا کہان کا جانا
کہنے لگا آب دیدہ ہو کر
نازک یہ مگر معاملا ہے
کچھ دن کے لیے حضور پر نور
دیکھ آؤن حق اونکا بھی ادا ہو
عقبےٰ تو خراب ہو نہ حضرت
دھڑکا ہے بس اونکی بد دعا کا
تنگ آئین تو ہاتھ اوٹھا کے کوسین
پھر دونون طرف نہین ٹھکانا
پھر آتا ہے الٹے پاون فدوی
ان قدمونکو چھوڑون گا نہ تا زیست
یان ہمکو تو دوہرا دوہرا غم ہے
کیا جانے کسی پہ کیا بنی ہے
واللہ خدا گواہ مجکو
ہرگز ہرگز نہین گوارا
منظور نہین بھی ہے تو منظور
گھر جاؤ تو جاکے پھر پلٹ آؤ
اک بات قرار پا گئی اب
پہلی کو یہان سے شاہزادا

شہزادے کو لیکے جائیگا گھر — سنتے ہی خبر یہ اہل لشکر
سامان سفر درست کرکے — تیار تھے چار روز پہلے
جب کوچ چکے صبح کی ہوئی شام — اوس روز تو تھا محل مین کہرام
سلطان جہان یہ غم تھا طاری — شہزادے تھے آنسوؤنکے جاری
شہزادی کی مان کا تھا یہ لیکھا — خود رو دیا جسنے اوسکو دیکھا
کچھ تن مین توان نہ جانمین جان — آنکھون سے برستا تھا باران
تھامے ہوئے دونو ہاتھونسے دل — انگنائی مین مثل مرغ بسمل
کھا کھا کے پچھاڑین گرتی تھی وہ — اون دونو کے گرد پھرتی تھی وہ
سرتا بہ قدم بلائین لیکر — کہتی تھی ہزارون قسمین دیکر
شہزادی ابھی نجاؤ للہ — منظور یہ گر نہین تو اے ماہ
ان گرمیون پھر ابھی نجاؤ — کچھ دن تو سفر سے باز آؤ
کیا جانے کو منع کرتی ہون مین — فصل او رہی اس سے ڈرتی ہون مین
جاڑے دن مین یہ دل پہ داغ دینا — رت بدلے پھر آگے دیکھ لینا
جیتی نہ بچونگی تمسے چھٹ کے — بنجائیگی دم پہ جان گھٹ کے
ہان نان کرو کچھ تو منھ سے واری — اب اسمین ہے کیا خوشی تمہاری
چپ چاپ یہ دونو دم بخود تھے — کچھ بات تھی کیا جواب دیتے
اتنے مین بجی سحر کی نوبت — آثار سحر تھے یا قیامت
کیا حال بیان ہو اوس گھڑی کا — گھر اوجڑے نہ اسطرح کسی کا
شہزادہ تو مستعد کھڑا تھا — کہرام سا ڈیوڑھی پر پڑا تھا

مغموم تھا اک سریسے گھر بھر
صدمہ تھا غضب کا سبکے دلپر

سلطان کا وہ ضبط کرکے رونا
وہ خاص محل کا جان کھونا

عالم اگر اوسکا بھی بیان ہو
یہ قصہ توغمکی داستان ہو

رخصت ہوے سب سے ملکے آخر
راہی ہوے شہر سے مسافر

روتا یوہین اون سبھونکو چھوڑا
منھ گھر کی خوشی مین سب سے موڑا

منزل منزل مقام کرتے
پہونچے اوس سرزمین پہ بارے

پائی جو ہین اپنے ملک کی بو
فرحت ہوئی کھل گیا وہ گلرو

تھا حب وطن سے ایسا خوشدل
طے کرتا تھا دوہری دوہری منزل

جب شہر پناہ پر وہ آیا
کہنے لگا شکر ہے خدایا

پھر شکل نظر پڑی وطن کی
زندہ ہون الہی باپ مان بھی

تھا جوش قلق سے دل جو مضطر
چھوڑا وہین سب وہ لاؤ لشکر

تنہا اوسیطرح وہ جہاندار
آیا تو لپٹ گئے نمک خوار

پہچان کے خیر خواہ سارے
کہتے تھے کہ دن پھرے ہمارے

اللہ نے روز خوش دکھائے
لو صاحب عالم آج آئے

دل شاد تھا ایک ایک مغموم
ڈیوڑھی پہ محل کے مچگئی دھوم

ارباب محل یہ سنتے ہی غل
دروازے پہ آئے بے تامل

دیکھا تو کھڑے ہین شاہ عالم
کیا کہئیے اب اون سبھونکا عالم

کسطرح سے رکھکے پاؤن سرپر
گرتے پڑتے محل کے اندر

پہونچے یہی کہتے لو مبارک
کچھ سنتے ہو صاحبو مبارک

قربان خدا کے اپنے قربان ۔ نکلی ہوئی تن مین آئی پھر جان
دو ایک جو او مین تیز دم تھین ۔ وہ شاہ جہان کے پاس پہونچین
کی عرض ہم آج وہ خبر دین ۔ منھ موتیون سے حضور بھر دین
ہم سب پہ خدا نے رحم کھایا ۔ گھر خیر سے شاہزادہ آیا
اللہ نے یہ گھڑی دکھائی ۔ مین آنکھ سے اپنی دیکھ آئی
حضرت تو یہ سُنکے ہو گئے دنگ ۔ تھا رخ خوشی سے پھیکا رنگ
کہتے تھے یہ دیکھ کر فلک کو ۔ اللہ میری خبر یہ سچ ہو
قدرت کا تیرے نہین ہی انکار ۔ قادر ہے ترا بڑا ہے دربار
مقسوم کا ایر پھیر کیا ہے ۔ تو فضل کرے تو دیر کیا ہے
مژدہ جو یہین مان تلک یہ پھونچا ۔ اوسکا تو خوشی سے تھا یہ نقشا
رعشہ ہوا ہات پانوٗن بیکار ۔ لرزے کے بخار کے سب آثار
کچھ تن کی خبر نہ تھی نہ جان کی ۔ لے لیکے بلائین آسمان کی
کہتی تھی یہ رو بقبلہ ہو کے ۔ کس یاس سے گڑگڑا کے رو کے
درگاہ تیری ہے لاوبالی ۔ یہ بات بھی سچ ہو میرے والی
تقدیر تو اوجڑی ایسی کب ہی ۔ اور ہے تو پھر اسکا بھی عجب ہے
شاکر ہون خدا پہ اپنے لیکن ۔ بگڑی وہ بنا ہی دیگا اک دن
کیون وہ بھی دن آئیگا خدایا ۔ بچھڑا میرا اب مجھسے آملے گا
گھبرائی ہوئی بہت تھی وہ ماہ ۔ کہنا و اُٹھتی تھی و لوٹے مین یہ گاہ
اِس بات کے اس بیان کے صدقے ۔ ماما مین تیری زبان کے صدقے

مشتاق مین اوس گھڑی کی ہون ہم
اتنے مین سبھون نے غل مچایا
اے ملکہ خیر کچھ خبر ہے
دروازے کی سمت منہ جو پھیرا
چاہا کہ اوٹھے تڑپ کے لیکن
تھا الفت مادری کا یہ جوش
شہزادے کو تاب اب کہان تھی
جب صبر نہ آیا تب وہ مضطر
کہتا تھا غشی مین پاکے اوسکو
تحقیق حضور پہلے کر لین
دھوکے سے فریب کھا گیا مین
بارے یونہین سا جو ہوش آیا
رو رو کے یہ پھر کہا بصد غم
جب ہوگی تمھاری کوئی اولاد
اوس دم اسے مامتا کا احوال
کیا معنے سزا انپا واسکی
دھیان آیا بھلے کو اب بھی مانکا
اپنون سے یہی امید اب ہے
حق مان کا نو کر دیا ادا خوب

گھر آئے میرے میرا مسافر
دیکھو تو ذرا یہ کون آیا
وہ چاند یہ کس کا جلوہ گر ہے
آنکھون تلے آگیا اندھیرا
جنبش تھی جگہ سے غیر ممکن
غش کھاکے گری زمین پہ بیہوش
پھر کون تھی آخر اوسکی مان تھی
رونے لگا قدمون سے لپٹکر
کیون امی جان کچھ خفا ہو
ہو چاہیئن پھر آپ وہ سزا دین
اِس سر کی قسم غضب مین تھا مین
پہلے اوسے چھاتی سے لگایا
ہان سچ تو ہے واری کون تھے ہم
انشاءاللہ یہ رہے یاد
کھل جائیگا تمکو بھی میرے لال
یان کرنی ہے جیسے ویسے بھرنی
یہ رنگ بدل گیا جہان کا
دنیا کا لہو سفید اب ہے
اے کیون نہو واہ واہ کیا خوب

چھاتی سے لپٹ لپٹ کے جس دم — کرنے لگا عذر شاہ عالم

اوس وقت کہا سبھون نے اکبار — ملجائین گلے سے ابتو سرکار

اللہ نے یہ گھڑی دکھائی — جو آس مراد تھی برآئی

تقصیر سبھی معاف کیجیے — حضرت کے بھی پاس جانے دیجیے

اتنی بھی مگر نہ تاب لائیے — وہان خود ہی جہان پناہ آئے

حسرت زدہ چار سو نگاہین — پیہم دم سرد و گرم آہین

گھبرائے ہوئے وہ جلد کی چال — سانس اوکھڑی ہوئی غرض یہ حال

بس دیکھتے ہی وہ ماہ پیکر — قدمون سے لپٹ گیا جھپٹ کر

منھ پاؤن پہ رکھے دیتا تھا گاہ — نعلین کے بوسے لیتا تھا گاہ

وہ چاہتا تھا گلے لگائے — یہ شرم کے مارے سر جھکائے

اس درجہ تھین شرمسار آنکھین — ہو سکتی ہی تھین نہ چار آنکھین

مان باپ سے مل چکا جو وہ گل — گذرا ہوا قصہ چھیڑا بالکل

دکھ درد مصیبت اپنی ساری — تنہائی کی یاس و بیقراری

احوال یہ سب تو کہہ سنایا — مطلب کا پہل مگر بچایا

الفت کا جہان تھا ذکر بے ڈھب — باتین وہ چبا چبا کے کین سب

سکھلا تو خود آیا تھا وہ خودبین — آنے مین سواریان بھی آئین

اک شور مچا کہاریون آؤ — سکھپال کو ہاتھون ہاتھ لیجاؤ

مژدہ یہ دیا جب اوسکی مان کو — بولی اوسی حال مین وہ خوشخو

اللہ یہ منھ ہو کے قابل — صدقے ترے کیا کیا ہی خوشدل

کس منہ سے بیان ہو فضل تیرا | دولہا بھی بن آیا لال میرا
یان جان ہی کے پڑے تھے لالے | صدقے ترے رحم کرنے والے
بے آس کے دی مراد تونے | کیا مجکو کیا ہے شاد تونے
اک لاکھ زبانین پاؤن کیونکر | پھر شکر ترا بجاؤن کیونکر
تڑپی ہون مین بیقرار کیا کیا | وہم آتے تھے دور پار کیا کیا
اور یہ تو ہے قدرتی ہی سامان | کیا فضل کیا ہے اے مین قربان
کوئی نہین دکھ بٹانے والا | بگڑی ہی تو ہے بنانے والا
کچھ ایسی تھی بدحواس وہ ماہ | کہتی تھی یہ سب سے لوگو للہ
تم سب کو ہوا ہے کیا بتاؤ | تھم ہو گئی ڈیوڑھی تک تو جاؤ
منھ دیکھ رہی ہو میرا حیران | کون آیا ہی کچھ کسیکو ہی دھیان
بت بن گئین سامنے اڑی ہین | ٹٹی کی طرح جمی کھڑی ہین
میرے تو نہین حواس برجا | تم سب کو سکوت ہی یہ کیسا
اتنے مین وہ دونو مہر تمکین | کس ٹھاٹھ سے ایکساتھ اترین
شرمائی ہوئی وہ قہر جالین | آنچل کو گھڑی گھڑی سنبھالین
انداز سے پائنچے اوٹھائے | کس ناز سے گردنین جھکائے
بوٹا سے وہ پیارے دونو کے قد | شرمائے ہوئے حجاب از حد
بڑہتا تھا نہ پاؤن اک قدم بھر | کیا وجہ سب اجنبی نیا گھر
یہ سب سے زیادہ تھا غضب اور | سسرال کا نام شرم اب اور
بوڑھی بڑی امیمن اک محلدار | کہنے لگی کان مین کہ سرکار

اب جاتی کدھر ہو دیکھو تو تو — مین جانتی ہون وہ سامنے
بیٹھی ہوئی ساس ہین تمھاری — مجرے کو جھکو یہین سے وارے
شاہانہ طریق سے یہ تعظیم — کی دونو نے ایکبار تسلیم
جب اور سوا قریب آئین — نذرین نئے طرز سے دکھائین
کہتی تھی یہ شاہزادی کی مان — اور آؤ ادھر ذرا مین قربان
تم دونو کے نام کے مین صدقے — شربائے سلام کے مین صدقے
کچھ اور سوا جو پیار آیا — دونو کو کلیجے سے لگایا
پھر لاکھون دعائین اونکو دیکے — چوگرد پھری بلائین لیکے
سہرا بندھوا کے موتیون کا — حسرت تھی نئی دولھن بنایا
گھر والے برات کیطرح ساتھ — تھامے ہوئے بیگمین کئی ہاتھ
مجرے کو حضور مین جو لائے — خلعت بھی ملا خطاب پائے
جب اس سے بھی ہو چکی فراغت — باہر تشریف لائے حضرت
مشتاق ملازمت تھے جو جو — حاضر ہوئے باری باری وو
دربار مین مجری کھڑے تھے — نذرین ہوئین قاعدے سے بیٹھے
اوس دم کی خوشی کا کیا ہو مذکور — ماشاء اللہ چشم بد دور
وہ بھیڑ وہ اژدحام اوسدن — بے قید ہوا اذن عام اوسدن
تھا حکم کوئی نہ روکنے پائے — جو دیکھنے آئے شوق سے آئے
کیا ذکر پھر امتیاز یون کا — ادنے اعلے غریب غربا
شہزادے کے دیکھنے کو آئے — مقدور بھر اپنے صدقے لائے

خیرات ہوا تھا اسقدر زر
دس بیس کیے جواہر پھیرے
اب حکم ہوا پھرے منادی
اس وقت سے سال بھر برابر
نوکر چاکر امیر تجار
خوش باش رئیس کل رعایا
ہین آج سے سب ہمارے مہمان
کھانے باورچی خانے سے لین
محبوس تمام مخلصی پائین
محصول خراج سال بھر کا
مژدہ یہ سنا دو نوکرون کو
پھیلی تھی عجب طرح کی شادی
ہر شخص تھا اپنے حال مین مست
کٹتی تھی بڑے مزے سے اوقات
اللہ رے وان کے کارخانے
حاصل یہ کہ باپ مان نے اونکے
جسطرح مراد اونھون نے پائی
کہتے سنتے بھی سب رہین شاد
اور اتنی امید ہے خدا سے

سنتے ہین کہ ڈھیر تھے زمین پر
شل ہو گئے تھک گئے لٹیرے
ہے اس سے زیادہ کون شادی
یہ جشن خوشی ہو سب کے گھر گھر
بنیے بقال اہل بازار
آیا گیا اپنا اور پرایا
دعوت کا ہر ایک کی ہو سامان
خوشیان کرین گھر مین ناچ دیکھین
دے دیکے دعائین اپنے گھر جائین
انعام رعایا کو ہے بخشا
دونی تنخواہ آج سے لو
یکسان زن و مرد کو خوشی تھی
تھے رنج و الم کے حوصلے پست
دن عید شب برات تھی رات
دن رات لٹا دیے خزانے
ارمان دلون کے سب نکالے
سب کے یونہین دن پھرین الٰہی
یارب بہ نبی و آل امجاد
جبتک ہم یہ بلا حظی سے گذرے

فرمائیں یہ بندگانِ عالی	تصویر کھنچی ہے کیا خیالی
تاریخ بھی اسکی ہو یہ معقول	عاشق کی مثنوی ہے مقبول

سنہ ۱۳ ہجری

تمام شد

اطلاع ضروری

چونکہ اِس کتاب کی رجسٹری ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب بلا اجازت مُصَنِّف چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمائیں۔ جسقدر نسخے مطلوب ہوں مُصَنِّف یا مطبع شام اودھ دفتر اودھ پنچ سے طلب فرمائیں۔ قیمت ۸؍ اور محصول ڈاک ۲؍

المشتہر

مرزا محمد مرتضے عاشق۔ فرنگی محل کا پل لکھنؤ

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۰	نہ کہون	یہہ کہون	۱۱۷	۱۹	اور اسکا	اور اسکا
۱۳	۱۰	خوج	فوج	۱۲۰	۱۰	اونہین	اوٹھین
۲۶	۱۴	گرتا جاتا	گرتا جاتا تہا	۱۳۲	۱۵	ولی عہد ہوے	ولی عہد ہو
۲۷	۲	ہٹی	پتی	۱۳۶	۱۸	اودھ	اودہر
۲۹	۱۰	کہنا	کہتا	۱۵۹	۱۹	کہدوانی	کہدواکی
۳۵	۱	یا مادہ	یاوہ مادہ	۱۶۰	۱۶	چکی ہین	دونو مصرعونمین چکی ہین
۴۲	۱۷	لاکھہ	لاکھہ تک تو	۱۶۶	۱۷	نظرین	نظری
۴۵	۳	مکان دیا	مکان بنا دیا	۱۸۰	۵	ڈہا دی	ین دونو مصرعونمین ڈہا دین
۴۹	۵	کونہ	کو	۱۸۲	۱۱	حی کیونکہ	حی کھو سکے
۶۶	۱۶	گر لیا	کر لیا	۱۸۹	۱۵	اسے	اسی
۹۳	۱۲	یہ کسطرح سے یہہ	یہہ کسطرح سے	۱۹۳	۷	کچھا ور	کچھ اور
۱۰۱	۱۷	بچھڑین	بچھڑی				